عمران سیریز
فوگاشے
مظہر کلیم ایم اے

چند باتیں

محترم قارئین! سلام مسنون۔ نیا ناول ''فوگاشے'' آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ کارمن کا ایک ذہین اور طاقتور مجرم فوگاشے پاکیشیا میں اپنا ایک مشن مکمل کرنے آیا لیکن پاکیشیا آتے ہی اس کا سامنا عمران سے ہو گیا۔ عمران کو دیکھ کر فوگاشے نے اس سے چھپنے اور بھاگنے کی بجائے اس کا مقابلہ کیا اور اس مقابلے میں پہلی بار عمران کو احساس ہوا کہ اس کا کوئی ہم پلہ بھی موجود ہے جو اس کا نہ صرف مقابلہ کر سکتا ہے بلکہ اسے شدید اذیت سے بھی دوچار کر سکتا ہے۔ فوگاشے جس نے عمران کا مقابلہ کرتے ہوئے ایک جدید اور نئے وار 'ہیڈ لاک' کا استعمال کیا جس سے عمران کے دماغ کو اس قدر نقصان پہنچا کہ اس کی زندگی یقینی موت کے دہانے پر پہنچ گئی۔ بلیک زیرو عمران کا علاج کرانے کے لئے اسے سپیشل ہسپتال لے جانے کی بجائے سیدھا جوزف کے پاس لے گیا۔ عمران کی حالت دیکھ کر جوزف بھی ڈر گیا۔ کیا جوزف عمران کا علاج کر سکا اور اسے یقینی موت کے منہ سے نکال سکا۔ یہ سب تو آپ کو ناول پڑھ کر ہی پتہ چلے گا البتہ مجھے یقین ہے کہ میرا یہ ناول بھی آپ کے اعلیٰ معیار پر ضرور پورا اترے گا لیکن ناول پڑھنے سے پہلے قارئین کے چند خطوط بھی ملاحظہ کر لیں جو دلچسپی کے لحاظ سے کسی بھی طرح کم نہیں ہیں۔

جام پور سے حفیظ جاوید لکھتے ہیں۔ آپ کا ہر ناول اپنی مثال آپ ہوتا ہے۔ جس کی تعریف سورج کو چراغ دکھانے کے مترادف ہے۔ میری آپ سے درخواست ہے کہ آپ عمران کا کسی مارشل آرٹس کی سپیشل ٹیم سے مقابلہ کرائیں تاکہ عمران کو بھی پتہ چل سکے کہ مارشل آرٹ آخر کہتے کسے ہیں۔

محترم حفیظ جاوید صاحب۔ خط لکھنے اور ناول پسند کرنے کا شکریہ۔ عمران کا مقابلہ مارشل آرٹس کے مجرموں سے بھی ہوتا رہتا ہے اور یہ لڑائی موت کے جلو میں لڑی جاتی ہے جس میں عمران کے ساتھ ساتھ مجرموں کو بھی مارشل آرٹس کا مظاہرہ کرنے کا بہترین موقع ملتا ہے۔ آپ کا کہنے کا مقصد اگر عمران کی فائٹ مارشل آرٹس کی پوری ٹیم سے ہے تو ایسی کوئی ٹیم یا گروہ جب بھی پاکیشیا آ کر کسی جرم کا ارتکاب کرے گا تو آپ کی یہ خواہش بھی پوری ہو جائے گی لیکن اس مقابلے کا انجام کیا ہو گا یہ تو اللہ ہی بہتر جانتا ہے۔

ٹھٹھہ صادق آباد سے نصیر احمد جمیل لکھتے ہیں۔ آپ کی تعریف ناقابل بیان ہے۔ آپ نے 'سپیشل لیبارٹری' ناول لکھا ہے ایسا ناول لکھنا واقعی آپ کا ہی کام تھا البتہ آپ سے ایک شکایت ہے کہ آپ نے جوزف کے ساتھ جوانا کو بھی رانا ہاؤس میں قید کر کے رکھ دیا ہے اور ان سے عرصہ ہوا کوئی کام نہیں لیا۔ امید ہے کہ آپ یہ شکایت ضرور دور کریں گے۔

محترم نصیر احمد جمیل صاحب۔ ناول پسند کرنے اور خط لکھنے کا بے حد شکریہ۔ جوزف اور جوانا کے کردار وقتاً فوقتاً ناولوں میں آتے رہتے ہیں اور ان سے عمران اسی وقت کام لیتا ہے جب اسے ان دونوں کی ضرورت محسوس ہو۔ ہر ناول میں تمام کرداروں کو لانا اور ان سے کام لینا ناول کو طوالت دینے کے مترادف ہے لیکن بہرحال آپ کی شکایت عمران تک پہنچا دی جائے گی جو یقیناً موقع ملتے ہی آپ کی شکایت کا ازالہ کر دے گا۔ امید ہے آپ آئندہ بھی خط لکھتے رہیں گے۔

کراچی سے عشرت عباس لکھتے ہیں کہ میں گزشتہ دو دہائیوں سے آپ کے ناول پڑھ رہا ہوں۔ آپ کا ہر ناول انتہائی شاندار اور بہترین ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے واقعی آپ کو خدا داد صلاحیت دے رکھی ہے۔ میں آپ سے ایک سوال بھی کرنا چاہتا ہوں کہ آپ ایک ماہ میں کتنے ناول لکھ لیتے ہیں اس کے علاوہ آپ کے ناولوں کو مارکیٹ میں آنے میں اتنا وقت کیوں لگتا ہے۔

محترم عشرت عباس صاحب۔ خط لکھنے اور ناولوں کی پسندیدگی کے لئے بے حد شکریہ۔ آپ کی بات درست ہے کہ یہ واقعی خدا داد صلاحیت ہے جس سے اللہ تعالیٰ نے مجھے خصوصی طور پر بہرہ مند کر رکھا ہے جس کے لئے میں اس ذات کا جتنا بھی شکر ادا کروں کم ہو گا۔ رہی بات ہر ماہ کتنے ناول لکھنے کی تو یہ ناول کی کہانی پر منحصر ہوتا ہے کچھ کہانیاں کم وقت میں لکھی جاتی ہیں اور کچھ زیادہ۔

کہانی کو شروع کرنے کے بعد اسے ایک مخصوص پوائنٹ پر لا کر ختم کرنا ہوتا ہے جس میں خاصہ وقت لگ جاتا ہے۔ اس کے علاوہ میرے ناول مارکیٹ میں لیٹ آتے ہیں تو اس کی وجہ تو آپ بھی جانتے ہیں اور وہ وجہ لوڈ شیڈنگ ہے جس سے ہر کوئی پریشان ہے۔ بجلی کے بغیر ظاہر ہے پریس بھی نہیں چلتے اس لئے ناولوں کے مارکیٹ میں آنے میں دیر سویر تو ہو ہی جاتی ہے۔ امید ہے آپ میری بات سمجھ گئے ہوں گے اور آپ آئندہ بھی خط لکھتے رہیں گے۔

اب اجازت دیجئے۔

والسلام

مظہر کلیم ایم اے

عمران گولڈن کیفے کے ہال کا دروازہ کھول کر جیسے ہی اندر داخل ہوا اس کی نظریں سامنے بیٹھے ہوئے تنویر اور اس کے سامنے بیٹھی ہوئی جولیا پر پڑیں تو وہ نہ صرف ایک جھٹکے سے رک گیا بلکہ اس کی آنکھیں بھی دائرے کی شکل میں گھوم گئیں۔

تنویر اس کے بالکل سامنے بیٹھا ہوا تھا جبکہ جولیا کی پشت دروازے کی طرف تھی اس لئے جولیا تو عمران کو نہ دیکھ سکی تھی لیکن تنویر نے عمران کو ہال میں داخل ہوتے دیکھ لیا تھا اور عمران کو دیکھ کر تنویر جو جولیا سے کچھ کہہ رہا تھا اس کا منہ وہیں بند ہو گیا تھا جبکہ تنویر کو اپنی طرف دیکھتا پا کر عمران یوں لڑکھڑا گیا جیسے جولیا کو تنویر کے ساتھ دیکھ کر اسے زبردست شاک لگا ہو۔ اس نے فوراً دروازہ پکڑ کر خود کو سنبھال لیا اور پھر وہ چہرے پر مسکینیت لا کر جولیا کو انتہائی حسرت بھری نظروں سے دیکھنے لگا۔ اس کا چہرہ بجھ سا گیا تھا اور اس کی آنکھوں کی روشنی معدوم ہو گئی تھی۔

جولیا کو تنویر کے ساتھ دیکھ کر اس کا رنگ زرد پڑ گیا تھا اور اس کا چہرہ یوں لٹک گیا تھا جیسے وہ برسوں کا بیمار ہو۔ وہ جولیا کی طرف حسرت بھری اور تنویر کی جانب رشک بھری نظروں سے دیکھ رہا تھا۔ تنویر کی نظریں بھی اس پر جمی ہوئی تھیں۔ عمران نے ایک گہری سانس لی جیسے وہ اپنی لٹیا ڈوبتے دیکھ کر بے بس اور لاچار ہو گیا ہو پھر وہ بڑے ڈھیلے انداز میں چلتا ہوا آگے بڑھنا شروع ہو گیا۔ اس کا سر جھکا ہوا تھا جیسے اس میں جولیا کو تنویر کے ساتھ بیٹھے دیکھنے کی مزید ہمت نہ ہو۔ آگے آ کر وہ جولیا کے پیچھے والی کرسی پر یوں تھکے تھکے انداز میں بیٹھ گیا جیسے اس کے جسم سے جان ہی نکل گئی ہو۔

تنویر کی نظریں اب بھی عمران پر گڑی ہوئی تھیں اور وہ انتہائی پریشانی کے عالم میں اس کی طرف دیکھ رہا تھا۔ اس کے اور جولیا کے سامنے کافی کے مگ پڑے ہوئے تھے اور جولیا اپنی خیالوں میں گم کافی کے مگ کو دیکھ رہی تھی اس لئے وہ تنویر کے چہرے کی پریشانی اور بوکھلاہٹ نہیں دیکھ سکی تھی۔

''ہاں تو تم کیا کہہ رہے تھے''...... جولیا نے تنویر سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

''وہ میں۔ میں''...... تنویر نے ہکلاتے ہوئے کہا۔ عمران کو دیکھ کر جیسے اس کے منہ سے آواز نکلنا ہی بند ہو گئی تھی۔

''میں میں کیا۔ ابھی تو تم بڑی باتیں کر رہے تھے۔ اب کیا ہوا

ہے تمہیں۔ اس طرح اچانک کیوں خاموش ہو گئے ہو تم''...... جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''اس نے کیا کہنا ہے۔ شاید مجھے دیکھ کر اس بے چارے کی سٹی گم ہو گئی ہے''...... عمران نے اچانک اونچی آواز کہا۔ اس کی آواز میں ایسا درد تھا کہ جولیا کے ساتھ ہال میں بیٹھے ہوئے تمام افراد چونک چونک کر اس کی طرف دیکھنا شروع ہو گئے۔

''ارے عمران تم۔ تم یہاں کیا کر رہے ہو۔ کب آئے تم''۔ جولیا نے اس کی طرف حیرت سے دیکھتے ہوئے کہا۔ عمران کے چہرے پر یتیمی برس رہی تھی۔

''میری بدقسمتی مجھے یہاں کھینچ لائی تھی۔ ہائے کاش میں یہاں نہ آیا ہوتا تو اچھا تھا''...... عمران نے اسی طرح درد بھرے لہجے میں کہا۔

''کیا مطلب اور یہ تمہارا لہجہ اس قدر درد بھرا کیوں ہے۔ تمہاری طبیعت تو ٹھیک ہے نا''...... جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''طبیعت ٹھیک تھی لیکن یہاں آ کر اور یہاں کا منظر دیکھ کر میری تو کیا اچھے اچھوں کی طبیعت بگڑ جاتی ہے۔ ہائے کاش کہ میں یہاں نہ آیا ہوتا تو اچھا تھا''...... عمران نے یہاں آنے پر اسی طرح راگ الاپتے ہوئے۔

''کیا کہہ رہے ہو احمق۔ سب لوگ ہماری طرف دیکھ رہے

ہیں۔ کیا کہیں گے یہ لوگ“...... جولیا نے غصیلے لہجے میں کہا۔

”دیکھنے دو۔ میں بھی تو وہ سب دیکھ رہا ہوں جس کا میں نے خواب میں بھی تصور نہیں کیا تھا۔ ہائے کاش کہ میں یہاں نہ آیا ہوتا“...... عمران نے پھر ترنگ چھیڑ دی تو جولیا بھنا کر رہ گئی۔ اسے نئے انداز میں باتیں کرتے دیکھ کر وہاں موجود لوگوں کے ہونٹوں پر مسکراہٹیں بکھر آئی تھیں۔

”میرا خیال ہے۔ ہمیں یہاں سے کہیں اور چلے جانا چاہئے ورنہ اس کی وجہ سے ہم بھی لوگوں کی نظروں کا شکار بنتے رہیں گے“...... تنویر نے غصیلے لہجے میں کہا۔

”ہاں ہاں۔ تم نے تو اب یہی کہنا ہے۔ ظاہر ہے تمہارے کباب میں ہڈی جو آ گئی ہے اب یہ ہڈی تمہیں اپنے حلق میں پھنستی ہوئی محسوس ہو رہی ہے“...... عمران نے رو دینے والے لہجے میں کہا تو تنویر کا رنگ اُڑتا چلا گیا۔

”عمران پلیز“...... جولیا نے عمران کی جانب احتجاج بھری نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا۔

”مجھے تم سے یہ امید نہیں تھی“...... عمران کہا۔

”کیا مطلب۔ کیا امید نہیں تھی تمہیں مجھ سے“...... جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

”کچھ نہیں۔ تمہارے لئے تو وہی مثال کافی ہے کہ جن پہ تکیہ تھا وہی پتے ہوا دینے لگے“...... عمران نے دکھ بھرے لہجے میں کہا تو

جولیا نے بے اختیار جبڑے بھینچ لئے۔

”تم کہنا کیا چاہتے ہو“...... جولیا نے غصیلے لہجے میں کہا۔

”تمہیں اپنے رقیبِ روسفید کے ساتھ دیکھ کر اب میں کیا کہہ سکتا ہوں“...... عمران نے ایک سرد آہ بھرتے ہوئے کہا۔

”آخر تمہیں ہوا کیا ہے۔ اس طرح یہاں کیوں تماشہ بنا رہے ہو“...... جولیا نے غراہٹ بھرے لہجے میں کہا۔

”تماشہ۔ تم ٹھیک کہہ رہی ہو زندگی واقعی کسی تماشے سے کم نہیں ہے۔ آہ کاش میں یہ تماشہ دیکھنے یہاں نہ آیا ہوتا“...... عمران نے پھر اپنا راگ الاپتے ہوئے تو لوگ بے اختیار ہنسنا شروع ہو گئے۔ لوگوں کی کھی کھی کی آواز سن کر نہ صرف جولیا بلکہ تنویر کے چہرے پر بھی ملامت کے تاثرات ابھر آئے۔

”اگر تم باز نہ آئے تو میں یہاں سے اٹھ کر چلی جاؤں گی۔ سنا تم نے“...... جولیا نے دانت کچکچاتے ہوئے کہا۔

”ارے ارے۔ تم کیوں جاؤ گی۔ تمہارے رنگ میں بھنگ میری وجہ سے پڑا ہے۔ کہو تو میں ہی اٹھ کر چلا جاتا ہوں لیکن کاش کہ میں یہاں......“ عمران بھلا اتنی آسانی سے کہاں باز آنے والا تھا۔ جولیا غصے سے ایک جھٹکے سے اٹھ کھڑی ہوئی۔

”تم نہیں سدھر سکتے۔ میں جا رہی ہوں“...... جولیا نے اسی طرح غصیلے لہجے میں کہا۔

”میرا دل تو ٹوٹ چکا ہے اب کسی اور کے ارمانوں پر تو یوں جا

کر بجلی نہ گراؤ میرے لئے نہیں تو میرے رقیبِ روسفید کے لئے ہی رک جاؤ''...... عمران نے کہا تو لوگ بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑے اور جولیا لوگوں کو ہنستا دیکھ کر کھسیانے انداز میں پیر پٹخ کر تیز تیز چلتی ہوئی مین دروازے کی طرف بڑھتی چلی گئی۔

''رکیں۔ میں بھی آ رہا ہوں''...... جولیا کو جاتے دیکھ کر تنویر نے بھی اٹھ کر اس کی طرف لپکتے ہوئے کہا۔

''ہاں ہاں۔ جاؤ تم بھی جاؤ۔ جب تمہاری وہ ہی یہاں نہیں رک رہی ہے تو تم نے بھلا یہاں رک کر کیا کرنا ہے۔ کاش کہ میں یہ سب دیکھنے یہاں نہ آیا ہوتا''...... عمران نے اور اونچی آواز میں کہا تو تنویر مڑ کر اسے خونخوار نظروں سے گھورنے لگا۔ اسی لمحے ایک ویٹر تیزی سے چلتا ہوا تنویر کے پاس آیا اور اس نے ہاتھ میں پکڑی ہوئی بل بک تنویر کے سامنے کر دی۔ اسے دیکھ کر تنویر نے غصے سے جیب سے اپنا وائلٹ نکالا اور پھر اس نے وائلٹ سے ایک بڑا نوٹ نکال کر بل بک پر رکھا اور بڑبڑاتا ہوا جولیا کے پیچھے چلا گیا۔ بڑا نوٹ دیکھ کر ویٹر کی آنکھوں میں چمک آ گئی تھی۔ پھر وہ عمران کی طرف آ گیا جو ناکام عاشق کے انداز میں منہ لٹکا کر بیٹھا ہوا تھا۔

''کیا لیں گے صاحب''...... ویٹر نے عمران سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

''زیتون کا تیل ہے تمہارے پاس''...... عمران نے اس کی

طرف مرجھائی ہوئی نظروں سے دیکھتے ہوئے پوچھا۔

''زیتون کا تیل۔ کیا مطلب''...... ویٹر نے حیران ہو کر کہا۔

''کس کا مطلب سمجھاؤ۔ زیتون کا یا زیتون کے تیل کا''۔ عمران نے کہا تو اس کے ارد گرد بیٹھے ہوئے لوگ پھر ہنس پڑے۔ اسی لمحے ایک بھاری مونچھوں والا شخص پچھلی سیٹ سے اٹھ کر باہر جانے کے لئے عمران کی ٹیبل کے قریب سے گزرا تو عمران نے اچانک اپنی ایک ٹانگ سیدھی کر دی۔ ادھیڑ عمر آدمی اس کی ٹانگ سے ٹکرا کر یوں اچھل کر گرا کہ پہلے اس کے گرنے کے دھماکے اور پھر اس کی چیخ سے کیفے کا ہال گونج اٹھا۔

''ارے ارے۔ کیا ہوا آپ کو بھائی صاحب۔ آپ کس کے غم میں زمین بوس ہو گئے ہیں''...... عمران نے کہا تو ادھیڑ عمر آدمی غصے سے اٹھ کر کھڑا ہو گیا اور عمران کو غصیلی نظرون سے گھورنے لگا۔

''یہ کیا بدتمیزی تھی''...... ادھیڑ عمر نے غراتے ہوئے کہا۔

''یہ بدتمیزی نہیں جناب۔ میری ٹانگ تھی جس سے آپ ٹکرا کر گرے تھے''...... عمران نے کہا۔

''شٹ اپ یو نانسنس۔ تم نے جان بوجھ کر اپنی ٹانگ آگے کی تھی''...... ادھیڑ عمر نے غصے سے چیختے ہوئے کہا۔

''نہیں۔ میں نے جان بوجھ کر ٹانگ آگے نہیں کی تھی۔ یہ خود ہی آگے ہو گئی تھی۔ بے شک آپ اس سے پوچھ لیں''...... عمران نے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا اور ساتھ ہی اس نے ٹانگ اٹھا کر

ایک جھٹکے سے آگے کی تو اس کی ٹانگ ادھیڑ عمر کے پیٹ پر پڑی اور وہ ایک بار پھر چیختا ہوا پیچھے ہٹا اور پیچھے بیٹھے ہوئے ایک نوجوان کی کرسی سے ٹکرا کر گرتا چلا گیا۔ ساتھ بیٹھے ہوئے نوجوانوں نے فوراً اٹھ کر اُسے سنبھال لیا۔

''ہٹ جاؤ۔ میں اس بدبخت کی بوٹیاں اُڑا دوں گا۔ اس نے جان بوجھ کر مجھے ٹانگ ماری تھی''...... ادھیڑ عمر نے نوجوانوں کے ہاتھ جھٹک کر سیدھے ہو کر عمران کی جانب دیکھتے ہوئے بری طرح سے دھاڑ کر کہا اور بجلی کی سی تیزی سے عمران کی جانب بڑھا۔ اس نے آگے بڑھتے ہی عمران کے سر پر ایک زور دار مکا مارنے کی کوشش کی لیکن عمران نے فوراً اپنا سر جھکا لیا۔ ادھیر عمر کا ہاتھ کرسی کی پشت پر لگا اور اس کے منہ سے ایک بار پھر چیخ نکل گئی۔

''ارے ارے۔ انکل۔ کیا ہوا۔ زیادہ چوٹ تو نہیں لگی آپ کو''...... عمران نے ادھیڑ عمر کو ہاتھ جھٹکتے اور چیختے دیکھ کر بڑے ہمدردانہ لہجے میں کہا۔ اس کی بات سن کر ادھیڑ عمر بجلی کی سی تیزی سے اچھل کر عمران پر جھپٹا مگر عمران فوراً کرسی سے اٹھ کر ایک طرف ہو گیا اور ادھیڑ عمر اچھل کر اس کرسی پر گرا جس پر عمران بیٹھا ہوا تھا۔ دوسرے لمحے ادھیڑ عمر کرسی توڑ کر نیچے گرتا چلا گیا۔ ارد گرد کی میزوں پر بیٹھے ہوئے افراد اسے گرتے دیکھ کر فوراً اپنی کرسیوں سے اٹھ کر کھڑے ہو گئے۔

''کیا ہوا انکل آپ بار بار زمین کیوں چاٹ رہے ہیں''۔

عمران نے بڑے معصومانہ لہجے میں کہا تو ادھیڑ عمر غراتا ہوا اٹھا اور اس بار اس نے اٹھتے ہی انتہائی پھرتی سے اپنی جیب سے ریوالور نکال لیا۔ اس کے ہاتھ میں ریوالور دیکھ کر وہاں موجود لوگ بے حد خوفزدہ ہو گئے جبکہ عمران بڑی معصومیت سے ریوالور کی طرف دیکھ رہے تھے۔

''اب تم زندہ نہیں بچو گے۔ اب تم گئے کام سے''...... ادھیڑ عمر نے غرا کر کہا۔ اس سے پہلے کہ وہ ٹریگر دباتا عمران بجلی کی سی تیزی سے حرکت میں آیا اور یہ دیکھ کر نہ صرف ادھیڑ عمر بلکہ وہاں موجود افراد کی آنکھیں بھی حیرت سے کھلی کی کھلی رہ گئیں کہ عمران نے ایک لمحے سے بھی کم وقفے میں ادھیڑ عمر کے ہاتھ سے ریوالور چھین لیا تھا اور عمران ریوالور کو الٹ پلٹ کر یوں دیکھ رہا تھا جیسے یہ اس کی پسندیدہ کھلونا ہو۔

''ارے واہ۔ اس ریوالور کا دستہ تو ہاتھی دانت کا بنا ہوا ہے۔ بڑا خوبصورت ریوالور ہے یہ۔ کہاں سے لیا ہے انکل آپ نے''۔ عمران نے بڑی معصومیت سے کہا تو ادھیڑ عمر غرا کر رہ گیا۔

''یہ بچوں کا کھلونا نہیں ہے۔ لاؤ مجھے واپس دو''...... ادھیڑ عمر نے اس کی طرف ہاتھ بڑھا کر کہا۔

''نہیں۔ یہ بچوں کا کھلونا ہی ہے۔ اسے اب میں رکھوں گا۔ آپ بازار جا کر اور لے لینا''...... عمران نے کہا تو ادھیڑ عمر غرا کر رہ گیا۔

''میں کہہ رہا ہوں ریوالور مجھے دو ورنہ......'' ادھیڑ عمر نے غراتے ہوئے کہا اور تیزی سے عمران سے ریوالور لینے کے لئے اس پر جھپٹا لیکن اس سے پہلے کہ وہ عمران سے ریوالور چھینتا اچانک ہال میں ایک زور دار دھما کہ ہوا اور ادھیڑ عمر اچھل کر پیچھے گرا اور زمین پر گر کر بری طرح سے تڑپنا شروع ہو گیا۔ دھماکے کی آواز سن کر اور ادھیڑ عمر کو اس طرح اچھل کر گرتے اور چیختے دیکھ کر وہاں موجود لوگ جیسے اپنی جگہ ساکت سے ہو گئے تھے۔ ادھیڑ عمر کے سینے میں ایک سوراخ بنا ہوا تھا جہاں سے خون نکل نکل کر تیزی سے اس کے جسم پر پھیلتا جا رہا تھا۔

ادھیڑ عمر کو تڑپتے اور خون میں لت پت دیکھ کر ہال میں یک لخت چیخ و پکار اور بھگدڑ سی مچ گئی۔ لوگوں نے خوفزدہ ہو کر وہاں سے اٹھ اٹھ کر بھاگنا شروع کر دیا۔ کچھ افراد کی نظریں عمران پر جمی ہوئی تھیں جس کے ہاتھ میں ادھیڑ عمر کا ریوالور تھا۔ عمران چند لمحے ادھیڑ عمر کو غور سے دیکھتا رہا جو حسرت بھری نظروں سے عمران کی طرف دیکھ رہا تھا۔

''فف فف۔ فو۔ گ'' ...... ادھیڑ عمر کے منہ سے تھرتھراتی ہوئی آواز نکلی۔ اس کی بات سن کر عمران بجلی کی سی تیزی سے اس کی طرف بڑھا اور اس کے سر کے پاس بیٹھ گیا۔

''کیا۔ کیا کہا تم نے'' ...... عمران نے اس کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

''فو۔ فو۔ فو گا۔ فو گاشے'' ...... ادھیڑ عمر نے کہا اور پھر اچانک اس کے جسم کو ایک زور دار جھٹکا لگا اور وہ ساکت ہوتا چلا گیا اور اس کے منہ سے فو گاشے کا نام سن کر عمران بری طرح سے اچھل پڑا اور اس کی آنکھیں پھیلتی چلی گئیں۔

کمرے کا دروازہ کھلا اور ایک نوجوان لڑکی جس نے جینز اور سرخ جیکٹ پہن رکھی تھی اندر داخل ہوئی۔

کمرے کا دروازہ کھلنے کی آواز سن کر سامنے صوفے پر بیٹھا ہوا مضبوط اور کسرتی جسم والا نوجوان بے اختیار چونک پڑا اور پھر اس کی نظر جیسے ہی لڑکی پر پڑی اس کے چہرے پر اطمینان آ گیا۔ لڑکی، نوجوان کی طرف دیکھ کر مسکرائی اور پھر دروازہ بند کر کے اسے لاک کرتی ہوئی نوجوان کی طرف بڑھتی چلی گئی۔

نوجوان کے سامنے میز پر شراب کی بوتل پڑی تھی اور اس کے ہاتھ میں شیشے کا ایک نفیس گلاس تھا جو شراب سے آدھا بھرا ہوا تھا اور نوجوان آہستہ آہستہ شراب کے سپ لیتا ہوا گہرے خیالوں میں ڈوبا ہوا تھا۔

''کیا بات ہے فوگ۔ کن خیالوں میں کھوئے ہوئے تھے''۔ لڑکی نے آگے بڑھ کر نوجوان کے سامنے دوسرے صوفے پر بیٹھتے

ہوئے بڑی اپنائیت سے پوچھا۔

''کچھ نہیں''......نوجوان نے کہا جس کا نام فوگ تھا۔

''کچھ تو ہے۔ تمہارے چہرے پر سنجیدگی کے تاثرات دکھائی دے رہے ہیں اور آنکھوں میں بھی سوچ کے سائے لہرا رہے ہیں''......لڑکی نے کہا۔

''نہیں۔ کچھ بھی نہیں۔ تم کہاں سے آ رہی ہو''......فوگ نے سر جھٹکتے ہوئے کہا۔

''میں تو اپنے کمرے میں ہی تھی لیکن تھوڑی دیر پہلے تم ضرور اپنے کمرے سے غائب تھے۔ کہاں گئے تھے''......لڑکی نے پوچھا۔

''ہاں۔ کمرے میں رہ رہ کر میں بور ہو گیا تھا تو کچھ دیر گھومنے پھرنے کے لئے باہر چلا گیا تھا۔ ابھی آیا ہوں''......فوگ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''اچھا۔ کہاں کہاں سے گھوم کر آ رہے ہو''......لڑکی نے کہا۔

''زیادہ دور نہیں۔ یہاں سے تھوڑی دور ایک کیفے تک گیا تھا۔ کچھ دیر وہاں رکا۔ کافی پی اور پھر واپس آ گیا''......فوگ نے کہا۔

''کافی پی کر آئے ہو اور آتے ہی شراب پینا شروع ہو گئے ہو۔ کیوں''......لڑکی نے کہا۔

''یہاں کی کافی میں وہ لطف ہی نہیں ہے۔ کافی پی کر مجھے ایسا لگ رہا تھا جیسے میں کافی نہیں بلکہ جلی ہوئی چائے پی رہا ہوں نہ یہاں کی کافی میں لطف تھا اور نہ کریم میں۔ کریم بھی شاید ان کی

اپنی بنائی ہوئی تھی جس میں کیمیکلز کی آمیزش زیادہ تھی“...... فوگ نے منہ بنا کر کہا۔

”ہاں۔ یہ تو ہے۔ یہاں کا تو نظام ہی الٹا ہے۔ ہر چیز میں ہی ملاوٹ ہوتی ہے۔ خالص اشیاء شاید پاکیشیائیوں کو ہضم ہی نہیں ہوتیں اسی لئے ہر چیز میں ملاوٹ کر کے استعمال کرتے ہیں“۔ لڑکی نے جواب دیا تو فوگ بے اختیار مسکرا دیا۔

”چھوڑو ان باتوں کو اور یہ بتاؤ۔ چیف کی طرف سے کوئی پیغام آیا ہے یا نہیں“...... فوگ نے سر جھٹک کر پوچھا۔

”نہیں۔ ابھی تک تو مجھے کوئی پیغام نہیں ملا ہے۔ کیوں کیا چیف نے پیغام مجھے بھیجنا تھا“...... لڑکی نے چونکتے ہوئے کہا۔

”نہیں۔ اس کے نمائندے نے میرے پاس آنا تھا لیکن میں اپنے کمرے میں نہیں تھا تو میں نے سوچا کہ شاید چیف نے نمائندے کو بتا دیا ہو کہ میں اگر اپنے کمرے میں نہ ملوں تو وہ پیغام تمہارے کمرے میں تمہیں دے جائے“...... فوگ نے کہا۔

”نہیں۔ میں اپنے کمرے میں ہی تھی۔ میرے پاس تو کوئی نہیں آیا“...... لڑکی نے کہا۔

”آ جائے گا۔ مجھے بھی اتنی جلدی نہیں ہے“...... فوگ نے کہا تو لڑکی نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

”تم ڈرنک لو گی“...... فوگ نے لڑکی سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

”نہیں۔ ابھی نہیں۔ تم جانتے ہو کہ میں صرف رات کے وقت

ہی ڈرنک کرتی ہوں“...... لڑکی نے کہا تو فوگ نے اثبات میں سر ہلایا اور ایک ہی سانس میں سارا گلاس حلق میں انڈیل لیا اور خالی گلاس میز پر رکھ دیا۔ لڑکی غور سے اس کی طرف دیکھ رہی تھی۔

”کیا دیکھ رہی ہو“...... فوگ نے پوچھا۔

”کچھ نہ کچھ تو ہے فوگ۔ ورنہ تمہارے چہرے پر میں نے اس سے پہلے اس قدر سنجیدگی نہیں دیکھی تھی“...... لڑکی نے کہا تو فوگ بے اختیار ہنس پڑا۔

”تم خواہ مخواہ پریشان ہو رہی ہو انجلینا۔ میں نے کہا ہے نہ کوئی ایسی بات نہیں ہے۔ اگر کوئی بات ہوتی تو میں تم سے ضرور شیئر کرتا“...... فوگ نے کہا۔

”کیا تمہاری عمران سے ملاقات ہوئی ہے“...... انجلینا نے اس کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے کہا تو فوگ بری طرح سے اچھل پڑا اور انتہائی حیرت بھرے انداز میں انجلینا کی جانب دیکھنے لگا۔

”کیا مطلب۔ عمران سے ملاقات سے تمہاری کیا مراد ہے“۔ فوگ نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

”تم جب بھی اس طرح سنجیدگی سے سوچتے ہو تو تمہاری سوچ کا محور عمران ہی ہوتا ہے۔ اس کا خیال آتے ہی یا تو تم سنجیدہ ہو جاتے ہو یا پھر تمہارے چہرے پر غصے کی علامات ظاہر ہونا شروع ہو جاتی ہیں اور اس وقت تمہارے چہرے پر سنجیدگی بھی ہے اور غصہ بھی۔ تم باہر گئے تھے تو ہو سکتا ہے کہ عمران تمہارے سامنے آ گیا

ہو اور......'' انجلینا نے کہا تو فوگ ایک طویل سانس لے کر رہ گیا۔

''تم ٹھیک کہہ رہی ہو۔ میں جس کیفے میں گیا تھا وہاں میں نے عمران کو دیکھا تھا''......فوگ نے کہا۔

''اوہ۔ کیا اس نے بھی تمہیں دیکھا تھا''...... انجلینا نے چونک کر کہا۔

''نہیں۔ لیکن شاید اسے اس بات کا پتہ چل گیا ہے کہ میں ان دنوں پاکیشیا میں ہوں''......فوگ نے کہا تو انجلینا بے اختیار چونک کر سیدھی ہو گئی۔

''کیسے۔ کیسے پتہ چلا اسے تمہارا''...... انجلینا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''میں جب اس ہوٹل سے نکل کر باہر گیا تو مجھے ایسا لگا جیسے میرا کوئی تعاقب کر رہا ہے۔ میں نے چیک کیا لیکن بظاہر مجھے اپنے تعاقب میں کوئی دکھائی نہیں دیا۔ میں جان بوجھ کر ٹہلتا ہوا آگے نکل گیا۔ میرا احساس مجھے اپنے تعاقب کا احساس دلا رہا تھا لیکن مجھے وہاں ایسا کوئی شخص دکھائی نہیں دے رہا تھا جس پر مجھے شبہ ہو کہ وہ میرا تعاقب کر رہا ہے۔ میں نے وہاں گولڈن کیفے دیکھا تو اندر چلا گیا اور میں نے اپنے لئے کافی منگوا لی۔ میں دروازے کے اس رخ پر بیٹھا ہوا تھا کہ وہاں آنے جانے والوں کو دیکھ سکوں۔ تھوڑی دیر بعد اچانک میں نے وہاں ایک ایسے ادھیڑ عمر آدمی کو آتے دیکھا جسے دیکھ کر مجھے ایسا لگا کہ میں اسے پہلے بھی کہیں دیکھ

چکا ہوں۔ اس کا حلیہ مقامی افراد جیسا تھا لیکن اس کا قد اور اس کے چلنے کے انداز سے مجھے اس پر شک ہو رہا تھا کہ میں اس شخص کو بہت قریب سے جانتا ہوں۔ وہ آدمی مجھ سے کچھ فاصلے پر ایک میز پر بیٹھ گیا اور اس نے بھی اپنے لئے کافی منگوا لی۔ بظاہر وہ بے حد لاپرواہ اور اپنے آپ میں مگن دکھائی دے رہا تھا لیکن مجھے اب محسوس ہو رہا تھا کہ وہ شخص مجھ پر ہی نظر رکھ رہا تھا۔ اپنی نگرانی دیکھ کر میں بے چین ہو گیا تھا اور میری سمجھ میں نہیں آ رہا تھا کہ آخر مجھ سے پاکیشیا آتے ہوئے ایسی کون سی غلطی سرزد ہو گئی تھی جو میں یہاں کسی کی نظروں میں آ گیا ہوں۔ میں نے سپیشل میک اپ کر رکھا تھا اور میں یہاں ہر طرح سے احتیاط سے کام لے رہا تھا اور بہت کم ہوٹل سے نکلتا تھا پھر اس طرح میری نگرانی انتہائی تعجب خیز بات تھی''......فوگ نے تفصیل سے کرتے ہوئے کہا۔ انجلینا غور سے اس کی باتیں سن کر رہی تھی۔

''پھر''......انجلینا نے اسے خاموش ہوتے دیکھ کر پوچھا۔

''پھر کیا۔ میں نے جب ذہن پر بہت زور ڈالا اور پھر میری نظر اس ادھیڑ عمر آدمی کے ہاتھ میں موجود ایک نیلے نگینے والی انگوٹھی پر پڑی تو میں چونک پڑا۔ نگینہ شیر جیسا بنا ہوا تھا۔ اس نگینے کو دیکھتے ہی میں اس ادھیڑ عمر کو پہچان گیا تھا۔ وہ آرانی سیکرٹ سروس کا سپیشل ایجنٹ عبدالواحد تھا۔ اس کا نام تو کچھ اور ہے لیکن وہ آرانی سیکرٹ سروس میں سپیشل ایجنٹ عبدالواحد کے نام سے پہچانا جاتا ہے

اور اس کا شمار دنیا کے انتہائی تربیت یافتہ اور انتہائی ذہین ایجنٹوں میں ہوتا ہے''......فوگ نے کہا۔

''عبدالواحد۔ اوہ۔ یہ وہی ایجنٹ ہے نا جو کارمن کے مفادات کو نقصان پہنچانے کی متعدد کوششیں کر چکا ہے اور اس نے کارمن کے دو میزائل اسٹیشن اور ایک ایٹمی بجلی گھر کو بھی اپنے چند ساتھیوں کے ساتھ مل کر تباہ کر دیا تھا''......انجلینا نے چونکتے ہوئے کہا۔

''ہاں۔ اس کے علاوہ بھی وہ کارمن کے مفادات کو بہت نقصان پہنچا چکا ہے۔ اس کی اور ہماری ایجنسی کی کئی بار مڈبھیڑ بھی ہوئی تھی لیکن وہ ہر بار ہمیں جل دے کر نکل جاتا تھا۔ لیکن ایک مرتبہ جب وہ پرائم منسٹر ہاؤس میں داخل ہونے کی کوشش کر رہا تھا تو اسے میں نے اور تم نے مل کر گرفتار کر لیا تھا اور اسے لے کر اپنے ہیڈ کوارٹر جا رہے تھے تاکہ اس سے اگلوا سکیں کہ وہ پرائم منسٹر ہاؤس کیوں جا رہا تھا''......فوگ نے کہا۔

''ہاں مجھے یاد ہے۔ لیکن اس سے پہلے کہ ہم اسے لے کر اپنے ہیڈ کوارٹر پہنچتے اس کے ساتھیوں نے اچانک راستے میں ہمیں گھیر لیا تھا اور پھر ہماری ان کے ساتھ زبردست فائٹ ہوئی تھی۔ ہم لاکھ کوشش کے باوجود عبدالواحد کو نہیں بچا سکے تھے اور اس کے ساتھی اسے ہم سے چھین کر لے جانے میں کامیاب ہو گئے تھے''۔ انجلینا نے کہا۔

''ہاں۔ اس وقت میں نے اس کے ہاتھ میں شیر کی شکل کے

نگینے والی انگوٹھی دیکھی تھی اور اسے یہاں دیکھ کر مجھے زبردست شاک لگا تھا۔ عبدالواحد جس طرح سے میرے پیچھے لگا ہوا تھا اس سے مجھے اندازہ ہو رہا تھا کہ اس نے یا تو مجھے پہچان لیا ہے یا پھر اسے مجھ پر شک ہے۔ وہ میرے لئے خطرہ بن سکتا تھا۔ میں ابھی اس کے بارے میں سوچ ہی رہا تھا کہ کیفے ہال میں، میں نے عمران کو آتے دیکھا۔ عمران کو کیفے میں داخل ہوتے دیکھ کر مجھے ایسا لگا جیسے میں دو خطرناک ترین دشمنوں میں پھنس چکا ہوں اور اب میرا وہاں سے زندہ نکل جانا ناممکن ہو گا۔ مجھے اپنا سر گھومتا ہوا محسوس ہوا۔ عمران نے وہاں پہلے سے موجود ایک جوڑے کے سامنے عادت کے مطابق احمقانہ حرکتیں کرنا شروع کر دیں۔ عمران کو دیکھ کر عبدالواحد بھی چونک پڑا تھا۔ وہ کچھ دیر عمران کو دیکھتا رہا پھر وہ اٹھا اور آہستہ آہستہ چلتا ہوا عمران کی طرف بڑھنے لگا۔ اسے عمران کی طرف بڑھتے دیکھ کر میرے دماغ میں آندھیاں چلنا شروع ہو گئیں کہ وہ لازماً عمران کو جانتا ہے اور وہ اسے میرے بارے میں ہی بتانے کے جا رہا ہے۔ میری سمجھ میں نہیں آ رہا تھا کہ میں کیا کروں اور عبدالواحد کو عمران کے پاس جانے سے کیسے روکوں۔ اسی لمحے عمران نے عبدالواحد کو ٹانگ اڑا کر گرا دیا جس پر عبدالواحد کو بے حد غصہ آیا اور اس نے عمران کو برا بھلا کہنا شروع کر دیا۔ عمران جان بوجھ کر اسے تنگ کر رہا تھا۔ جس پر عبدالواحد کا غصہ بڑھ گیا تھا اور اس نے عمران پر اپنا مخصوص ہاتھی دانت کے

دستے والا ریوالور نکال لیا تھا لیکن اس سے پہلے کہ وہ عمران پر گولی چلاتا عمران نے بجلی کی سی تیزی سے اس سے ریوالور چھین لیا۔ ریوالور دیکھ کر وہاں موجود لوگ ڈر گئے تھے اور اپنی جگہوں پر اٹھ کر کھڑے ہو گئے تھے۔ میرے پاس موقع اچھا تھا میں فوراً آگے بڑھا اور میں نے اپنی جیب میں ہاتھ ڈال کر جیب میں موجود ریوالور پکڑ لیا اور ریوالور جیب سے نکالے بغیر عبدالواحد پر فائر کر دیا۔ زور دار انداز میں ہونے والے دھماکے نے ہال مین افراتفری سی پھیلا دی تھی۔ ہر کوئی وہاں سے خوفزدہ ہو کر بھاگ رہا تھا۔ مجھے یہ دیکھ کر اطمینان ہو گیا تھا کہ گولی عبدالواحد کو ہی لگی تھی اور وہ زمین پر خون میں لت پت پڑا تڑپ رہا تھا۔ میں وہاں سے نکلنے لگا تو میں نے عبدالواحد کے منہ سے اپنا نام سنا۔ وہ عمران کو میرا نام بتانے کی کوشش کر رہا تھا۔ اس کے منہ سے اپنا نام سن کر میں بوکھلا گیا اور ان لوگوں کے ساتھ بھاگتا ہوا کیفے سے نکل آیا جو خوفزدہ انداز میں وہاں سے بھاگ رہے تھے۔ وہاں سے نکل کر میں سیدھا یہاں آ گیا''...... فوگ نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

''ہونہہ۔ اس کا مطلب ہے کہ عبدالواحد نے تمہیں واقعی پہچان لیا تھا اسی لئے اس نے عمران کو تمہارا نام بتایا تھا''...... انجلینا نے ہونٹ کاٹتے ہوئے کہا۔

''ہاں۔ لیکن میری سمجھ میں نہیں آ رہا ہے کہ آخر اس نے مجھے کیسے پہچانا تھا اور وہ پاکیشیا میں کیا کر رہا تھا۔ اس کا انداز تو ایسا تھا

جیسے وہ کافی وقت سے مجھ پر نظر رکھے ہوئے ہو''...... فوگ نے پریشانی کے عالم میں کہا۔

''پہلے یہ دیکھنا ہو گا کہ وہ تمہاری کب سے نگرانی کر رہا تھا اور کیا وہ جانتا تھا کہ تم اس ہوٹل میں موجود ہو۔ اگر ایسا ہے تو پھر اسے یقیناً اس بات کا بھی علم ہو گا کہ تم یہاں کس نام سے ہو اور کس روم مین مقیم ہو''...... انجلینا نے کہا۔

''اوہ ہاں۔ اس کا امکان ہو سکتا ہے''...... فوگ نے کہا۔

''امکان نہیں۔ ایسا ہی ہو گا۔ تم نے بتایا ہے کہ ہوٹل سے باہر نکلتے ہی تمہیں اس بات کا احساس ہونا شروع ہو گیا تھا کہ کوئی تمہارا تعاقب کر رہا ہے تو پھر عبدالواحد ضرور پہلے سے ہی تمہارے بارے میں جان چکا ہو گا کہ تم پاکیشیا میں موجود ہو''...... انجلینا نے کہا۔

''نہیں۔ مجھے کچھ اور لگ رہا ہے''...... فوگ نے کہا۔

''کیا''...... انجلینا نے اس کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

''ایک منٹ''...... فوگ نے کہا اور ایک جھٹکے سے اٹھ کر کھڑا ہو گیا اور تیز تیز چلتا ہوا سائیڈ کی دیوار کی طرف بڑھتا چلا گیا جہاں ایک قد آدم آئینہ لگا ہوا تھا۔ انجلینا سر گھما کر اس کی طرف حیرت سے دیکھ رہی تھی جیسے اس کی سمجھ میں نہ آیا ہو کہ فوگ کیا کرنا چاہتا ہے پھر وہ فوگ کو آئینے کے سامنے جاتے دیکھ کر یوں سر ہلانے لگی جیسے وہ سمجھ گئی ہو کہ فوگ کس مقصد کے لئے گیا ہے۔ فوگ نے آئینے کے سامنے کھڑے ہو کر اپنے سراپے کا جائزہ

لیا اور پھر وہ غور سے اپنا چہرہ دیکھنا شروع ہو گیا۔ کچھ دیر تک وہ اپنا میک اپ چیک کرتا رہا جیسے وہ اس میں کوئی خامی تلاش کر رہا ہو پھر وہ ایک طویل سانس لیتا ہوا مڑا اور تیز تیز چلتا ہوا واپس آ گیا۔

''کیا ہوا''...... انجلینا نے اس کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے پوچھا۔

''پتہ چل گیا ہے کہ عبدالواحد کو مجھ پر شک کیوں ہوا تھا''۔ فوگ نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''کیا پتہ چلا ہے۔ کیا تمہارے میک اپ میں کوئی خامی ہے لیکن مجھے تو ایسا کچھ دکھائی نہیں دے رہا ہے''...... انجلینا نے اس کے چہرے کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

''میری آنکھوں کو دیکھو۔ خاص طور پر دائیں آنکھ کو''...... فوگ نے کہا تو انجلینا نے اس کی آنکھوں کی طرف دیکھا اور پھر اس کی نظریں اس کی دائیں آنکھ کے ڈھیلے کی سائیڈ میں ایک گول اور سیاہ نشان پر پڑیں تو وہ ایک طویل سانس لے کر رہ گئی۔ فوگ کی دائیں آنکھ کے ڈھیلے کے کنارے پر سیاہ رنگ کا ایک دائرہ سا بنا ہوا تھا۔ یہ قدرتی نشان تھا اور یہ نشان اسی وقت نظر آتا تھا جب فوگ بائیں جانب دیکھنے کے لئے نظریں گھماتا تھا۔

''اب میری انگلیوں کی طرف دیکھو''...... فوگ نے کہا اور ساتھ ہی اس نے اپنے دونوں ہاتھوں کی انگلیاں انجلینا کی جانب کر

دیں۔ یہ دیکھ کر انجلینا نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے کہ فوگ کے دائیں ہاتھ کی ایک چھوٹی انگلی عام چھوٹی انگلیوں سے کافی چھوٹی تھی جبکہ بائیں ہاتھ کا انگوٹھا اکڑا ہوا تھا۔ اس انگوٹھے میں کوئی خم نہیں تھا وہ اکڑا رہتا تھا اور کسی طرف نہیں مڑتا تھا۔

''تو ان نشانیوں کی وجہ سے تمہیں عبدالواحد نے پہچانا تھا''۔ انجلینا نے جبڑے بھینچتے ہوئے کہا۔

''ہاں۔ اور یہ ایسی نشانیاں ہیں جنہیں میں کسی بھی میک اپ میں نہیں چھپا سکتا''...... فوگ نے کہا۔

''ہونہہ۔ لیکن یہ بھی تو سوچنے والی بات ہے کہ تم عبدالواحد کی نظروں میں کب آئے تھے اور وہ تمہارے بارے میں کیا رائے رکھتا تھا۔ کہیں ایسا تو نہیں کہ وہ ہمارے مشن سے بھی آگاہ تھا''...... انجلینا نے کہا۔

''نہیں۔ مجھے لگ رہا ہے کہ عبدالواحد کی نظروں میں، میں آج ہی آیا ہوں اور وہ بھی اس وقت جب میں ہوٹل سے نکل رہا تھا۔ مجھے اب یاد آ رہا ہے کہ ہوٹل سے نکلتے ہوئے میں نے ویٹنگ روم میں اس آدمی کو بیٹھے دیکھا تھا۔ میں نے اس پر اچٹتی ہوئی نظر ڈالی تھی۔ وہ بھی میری طرف متوجہ نہیں تھا۔ اس نے میری طرف بے خیالی سے دیکھا تھا۔ اسی لمحے شاید اس نے میری دائیں آنکھ کا بلیک سرکل دیکھ لیا ہو گا اور پھر اس نے جب میرے ہاتھوں پر توجہ دی ہو گی تب اسے مجھ پر شک ہوا ہو گا''...... فوگ نے کہا۔

''پھر بھی اس نے عمران کو تمہارا نام تو بتا ہی دیا ہے جس کا مطلب واضح ہے کہ اسے یقین ہو چکا تھا کہ تم فوگاشے ہی ہو۔ کارمن بلیو برڈ ایجنسی کے ایجنٹ''...... انجلینا نے کہا۔

''ہاں۔ یہ برا ہوا ہے''...... فوگ نے کہا جس کا پورا نام فوگاشے تھا۔

''تمہیں چاہئے تھا کہ جس طرح تم نے عبدالواحد کو گولی ماری تھی اسی وقت عمران کو بھی وہیں ہلاک کر دیتے تاکہ نہ رہتا بانس اور نہ بجتی بانسری۔ تمہارا نام سن کر عمران کے کان کھڑے ہو گئے ہوں گے اور اب وہ پوری شدومد سے تمہاری تلاش میں نکل کھڑا ہو گا اور وہ اس وقت تک چین سے نہیں بیٹھے گا جب تک وہ تم تک پہنچ نہیں جاتا''...... انجلینا نے پریشانی کے عالم میں کہا۔

''مجھے بھی اسی کا خطرہ ہے لیکن بہرحال یہ مت سمجھو کہ میں عمران سے ڈرتا ہوں۔ چیف کا حکم تھا کہ ہم دونوں خاموشی سے پاکیشیا میں اپنا مشن مکمل کریں گے اور مشن مکمل ہوتے ہی واپس آ جائیں گے اور اپنے پیچھے ہم ایسا کوئی نشان نہیں چھوڑیں گے کہ عمران یا پاکیشیا سیکرٹ سروس کو ہمارے مشن کے بارے میں کوئی کلیو مل سکے۔ ابھی عمران کو صرف میرے نام کا پتہ چلا ہے وہ یہ نہیں جانتا کہ میں کہاں ہوں اور کس مشن پر آیا ہوں''...... فوگاشے نے کہا۔

''نام کا پتہ چل گیا ہے تو اسے اپنے سر پر پہنچا سمجھو۔ وہ

شیطان ہے اور شیطان کی طرح اچانک ہی آ کر سروں پر مسلط ہو جاتا ہے''...... انجلینا نے پریشانی کے عالم میں کہا۔

''کچھ نہیں ہوتا۔ اگر وہ سامنے آیا تو پھر اس کی بدقسمتی ہی ہو گی۔ میں اسے ایسا کوئی موقع نہیں دوں گا کہ وہ میرے ہاتھوں بچ کر نکل سکے۔ مجھے ہر حال میں یہاں اپنا مشن مکمل کرنا ہے اس کے لئے چاہے مجھے عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ممبران کی لاشیں ہی کیوں نہ گرانی پڑیں میں اس سے بھی دریغ نہیں کروں گا''...... فوگاشے نے غراہٹ بھرے لہجے میں کہا۔ اس سے پہلے کہ ان میں مزید کوئی بات ہوتی اچانک دروازے پر دستک ہوئی تو وہ دونوں بے اختیار چونک پڑے۔

''کون ہو گا''...... فوگاشے نے پریشانی کے عالم میں کہا۔

''میں دیکھتی ہوں''...... انجلینا نے کہا اور اٹھ کر تیز تیز چلتی ہوئی دروازے کی طرف بڑھتی چلی گئی۔

''کون ہے''...... انجلینا نے اونچی آواز میں پوچھا۔

''ویٹر ہوں مادام''...... باہر سے ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

''کیوں آئے ہو''...... انجلینا نے پوچھا۔

''صبح صاحب نے ناشتہ کیا تھا۔ ناشتے کے برتن ابھی تک کمرے میں ہی موجود ہیں مادام۔ میں وہ برتن لینے آیا ہوں''۔ ویٹر نے کہا تو انجلینا نے پلٹ کر دیکھا تو اسے ایک دیوار کے پاس ایک ٹرالی دکھائی دی جس پر واقعی ناشتے کے برتن پڑے ہوئے

تھے۔

''اوکے۔ میں کھولتی ہوں دروازہ''...... انجلینا نے کہا اور پھر اس نے لاک ہٹا کر ہینڈل گھمایا اور دروازہ کھول دیا۔ جیسے ہی اس نے دروازہ کھولا اور اس کی نظریں باہر کھڑے آدمی پر پڑیں وہ اس بری طرح سے اچھل کر پیچھے ہٹتی چلی گئی جیسے اس نے دروازے پر ویٹر کی جگہ موت کا چہرہ دیکھ لیا ہو۔ دروازے پر علی عمران کھڑا تھا جو اسے دیکھ کر یوں پلکیں جھپکا رہا تھا جیسے کسی الو کو پکڑ کر دھوپ میں بٹھا دیا گیا ہو۔

فوگاشے کا نام عمران کے دماغ میں ہتھوڑے کی ضربوں کی طرح سے لگتا ہوا محسوس ہو رہا تھا اس نے فوراً پلٹ کر ان افراد کی طرف دیکھا جو گولی چلنے کی آواز اور ادھیڑ عمر کو خون میں لت پت ہوتے دیکھ کر وہاں سے خوفزدہ ہو کر بھاگتے جا رہے تھے چونکہ ان لوگوں کی تعداد زیادہ تھی اس لئے عمران ان میں کسی ایسے شخص کو نہیں دیکھ سکا تھا جس نے ادھیڑ عمر پر گولی چلائی ہو۔

عمران دانتوں سے ہونٹ کاٹتا ہوا ادھیڑ عمر کی لاش کے پاس سے اٹھ گیا۔ ہوٹل کی انتظامیہ اس سے کافی فاصلے پر کھڑی خوف سے کانپ رہی تھی۔ چونکہ عمران کے ہاتھ میں ریوالور تھا اس لئے وہ یہی سمجھ رہے تھے کہ اس ادھیڑ عمر پر عمران نے ہی گولی چلائی ہے اس لئے ان میں سے کسی میں ہمت نہیں ہو رہی تھی کہ وہ عمران کے پاس آ کر اس سے کچھ کہہ سکتے۔ عمران نے ادھر ادھر نظریں گھمائیں تو اچانک اس کی نظریں ایک میز کے پاس پڑے

ہوئے ایک کارڈ پر پڑیں۔ عمران تیزی سے آگے بڑھا اور اس کارڈ کو اٹھا لیا۔

کارڈ وائٹ سٹی ہوٹل کا تھا۔ یہ وزیٹنگ کارڈ کی طرز کا بکنگ کارڈ تھا جس پر کمرہ نمبر اور کمرے میں رہنے والے گیسٹ کا نام لکھا جاتا تھا۔ اس کارڈ پر سیونتھ فلور کے کمرہ نمبر چالیس اور گیسٹ کا نام مسٹر ولیم ہاؤزی لکھا تھا۔ اس کارڈ پر عمران کو باریک باریک ذرات سے چپکے ہوئے دکھائی دیئے۔ عمران نے ان ذرات کو دیکھ کر کارڈ سونگھا تو اس کے چہرے پر چھائی ہوئی سنجیدگی یک لخت گہری ہوگئی۔ کارڈ پر سے جلے ہوئے بارود کی بو آ رہی تھی۔

''ہونہہ۔ تو گولی ولیم ہاؤزی نے چلائی تھی''...... عمران نے ہنکارہ بھرتے ہوئے کہا۔ اس نے کارڈ جیب میں رکھا اور پھر اس نے جیب سے سیل فون نکالا اور اس پر ٹائیگر کے نمبر پریس کرنے لگا۔

''یہ سب کیا ہو رہا ہے''...... اسی لمحے ایک دھاڑتی ہوئی آواز سنائی دی۔ عمران نے چونک کر دیکھا تو کیفے کے دروازے کے پاس اسے ایک دیو قامت آدمی کھڑا دکھائی دیا جس کے چہرے پر ضربوں کے بے شمار نشان تھے۔ یہ دارالحکومت کا مشہور غنڈہ عبدل بھائی تھا۔ کیفے شاید اسی کی ملکیت تھی لیکن اس وقت وہ اندر کی بجائے باہر سے آ رہا تھا۔ اس کے چہرے پر شدید حیرت اور غصے کے تاثرات دکھائی دے رہے تھے۔

''بب بب۔ باس اس آدمی نے ہمارے ایک کلائنٹ کو گولی مار دی ہے''...... ایک ویٹر نے دیو قامت آدمی کی طرف بڑھتے ہوئے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔ دیو قامت انسان نے عمران کی طرف دیکھا۔ عمران کو دیکھتے ہی اس کے چہرے کے تاثرات بدلتے چلے گئے۔

''عمران صاحب۔ آپ یہاں۔ کیا آپ نے اسے گولی ماری ہے''...... عبدل بھائی نے تیزی سے عمران کی طرف بڑھتے ہوئے بڑے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا جیسے وہ عمران کو بخوبی پہچانتا ہو۔ عمران کو دیکھ کر اس کے چہرے پر یتیمیت سی طاری ہو گئی تھی۔ عمران کے سامنے باس کو اس طرح بوکھلاتے دیکھ کر ویٹر اور کیفے کی انتظامیہ کے چہروں پر حیرت ابھر آئی تھی۔

''نہیں۔ میں نے اسے گولی نہیں ماری''...... عمران نے منہ بنا کر کہا۔

''آپ نے نہیں ماری تو کس نے ماری ہے اسے گولی اور آپ کے ہاتھ میں یہ ریوالور''...... عبدل بھائی نے عمران کے ہاتھ میں ریوالور دیکھ کر بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

''یہ اصلی نہیں نقلی ہے۔ اس سے پانی کی دھار نکلتی ہے گولی نہیں''...... عمران نے منہ بنا کر کہا۔

''لل لل۔ لیکن......'' عبدل بھائی نے پریشانی کے عالم میں کہا۔

"کوئی لیکن ویکن نہیں۔ بس خاموش رہو تم"...... عمران نے کہا پھر اس نے جیب سے اپنا سیل فون نکالا اور اس نے سیل فون کے کیمرے سے لاش کی دو تین تصاویر بنائیں اور تیز تیز چلتا ہوا دروازے کی طرف بڑھتا چلا گیا۔

"آپ کہاں جا رہے ہیں عمران صاحب۔ اگر یہاں پولیس آئی تو میں انہیں کیا جواب دوں گا"...... عبدل بھائی نے عمران کو باہر کی طرف جاتے دیکھ کر پریشانی کے عالم میں کہا۔

"جو دل میں آئے کہہ دینا"...... عمران نے رکے بغیر کہا اور تیزی سے وہاں سے نکلتا چلا گیا۔ پارکنگ میں آ کر اس نے اپنی کار نکالی۔ ابھی وہ پارکنگ سے کار نکال کر لایا ہی تھا کہ وہاں دو پولیس موبائلز سائرن بجاتی ہوئی پہنچ گئیں۔ عمران نے ان موبائلز کی کوئی پرواہ نہ کی اور کار وہاں سے نکالتا لے گیا۔ تھوڑی دور آ کر اسے وائٹ سٹی ہوٹل کا بورڈ نظر آیا تو اس نے کار کا رخ ہوٹل کی پارکنگ کی طرف کر دیا اور پھر اس نے ہوٹل کی پارکنگ میں کار پارک کی اور وہاں سے نکل کر ہال میں آ گیا۔

سامنے ایک بڑا سا کاؤنٹر تھا۔ جہاں صرف ایک کاؤنٹر گرل موجود تھی۔ عمران تیزی سے اس کی طرف بڑھا۔

"ویلکم اِن وائٹ سٹی ہوٹل سر"...... اسے کاؤنٹر کی طرف آتے دیکھ کر لڑکی نے چہرے پر کاروباری مسکراہٹ سجاتے ہوئے بڑے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"علیکم ویلکم۔ بڑا خوبصورت نام ہے بالکل آپ کی طرح"۔ عمران نے اپنے مخصوص لہجے میں کہا۔

"میرا نام۔ کیا مطلب۔ کیا آپ میرا نام جانتے ہیں"...... لڑکی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"جی ہاں۔ ابھی ابھی تو آپ نے بتایا ہے ویلکم"...... عمران نے کہا تو لڑکی کے ہونٹوں پر مسکراہٹ گہری ہو گئی۔

"ویلکم میرا نام نہیں ہے سر۔ میں نے تو آپ کو اس ہوٹل میں ویلکم کیا ہے"...... لڑکی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"مجھے۔ تو کیا آپ یہ سمجھ رہی ہیں کہ میرا نام ویلکم ہے"۔ عمران نے حیرت کا اظہار کرتے ہوئے کہا۔

"ویلکم کا مطلب خوش آمدید ہوتا ہے جناب۔ میں آپ کو اپنے ہوٹل میں خوش آمدید کہتی ہوں"...... لڑکی نے اس انداز میں کہا جیسے کوئی استانی کسی بچے کو سمجھاتی ہے۔

"آپ کا ہوٹل۔ اگر یہ اتنا بڑا ہوٹل آپ کا ہے تو پھر آپ یہاں کاؤنٹر پر کیا کر رہی ہیں۔ آپ کو تو کسی عالیشان دفتر میں بڑے رعب و دبدبے کے ساتھ ہونا چاہئے تھا۔ کاؤنٹر پر تو چھوٹے موٹے تنخواہ دار افراد ہی کام کرتے دکھائی دیتے ہیں"...... عمران نے کہا تو لڑکی کے چہرے پر قدرے ناگواریت کے تاثرات ابھر آئے۔

"میں بھی یہاں تنخواہ ہی لیتی ہوں جناب۔ میں اس ہوٹل میں

کام کرتی ہوں اس لئے میں اسے اپنا ہی ہوٹل سمجھتی ہوں''......لڑکی اس بار منہ بناتے ہوئے کہا۔

''اچھا اچھا۔ تو اس میں اتنا منہ بنانے والی کون سی بات ہے۔ اچھا خاصا حسین چہرہ ہے آپ کا اور آپ منہ بنا کر اسے خراب کر رہی ہیں''......عمران نے کہا۔

''سوری۔ بتائیں میں آپ کی کیا خدمت کر سکتی ہوں''۔ لڑکی نے سر جھٹک کر کہا۔

''پہلے یہ بتائیں کیا آپ کی شادی ہوئی ہے''......عمران نے سر آگے کر کے بڑے رازدارانہ لہجے میں کہا۔

''شادی۔ کیا مطلب۔ شادی کا کیوں پوچھ رہے ہیں آپ''۔ لڑکی نے حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔

''پہلے بتائیں کہ ہوئی ہے آپ کی شادی یا نہیں۔ پھر بتاؤں گا''......عمران نے اسی انداز میں کہا۔

''نہیں۔ ابھی میری شادی نہیں ہوئی''......لڑکی نے ایک بار پھر ناگواری سے جواب دیا۔

''تب ٹھیک ہے''......عمران نے اطمینان کا سانس لیتے ہوئے کہا۔

''کیا ٹھیک ہے''......لڑکی نے چونک کر کہا۔

''یہی کہ آپ شادی شدہ نہیں ہیں''......عمران نے کہا۔

''ہاں۔ نہیں ہوں شادی شدہ پھر''......لڑکی نے اس بار قدرے

تیز لہجے میں کہا۔

''آپ نے ابھی چند لمحے قبل مجھ سے خدمت کا پوچھا تھا''۔ عمران نے اس کی بات کا جواب دینے کی بجائے کہا۔

''جی ہاں۔ بتائیں۔ میں آپ کی کیا خدمت کر سکتی ہوں''۔ لڑکی نے کہا۔

''تو کیا آپ واقعی میری خدمت کرنا چاہتی ہیں''......عمران نے پوچھا۔

''جی ہاں بالکل۔ آپ ہمارے معزز کسٹمرز ہیں اور میں یہاں معزز کسٹمرز کی خدمت کرنے کے لئے ہی موجود ہوں''......لڑکی نے جواب دیا تو عمران کے چہرے پر مایوسی پھیل گئی۔

''اوہ۔ تو آپ یہاں آنے والے ہر کسٹمر کی خدمت کرتی ہیں۔ میں تو کچھ اور ہی سمجھ بیٹھا تھا''......عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

''آپ کیا سمجھ بیٹھے تھے''......لڑکی نے اسے تیز نظروں سے گھورتے ہوئے کہا۔

''یہی کہ آپ شاید صرف میری ہی خدمت کریں گی اور اگر آپ نے میری خدمت ہی کرنی ہے تو کیوں نہ میں آپ کو اپنی خدمت کے لئے مستقل جاب دے دوں مگر آپ تو دوسروں کی بھی خدمت کرتی ہیں''......عمران نے کہا۔

''کیا مطلب۔ آپ مجھے مستقل خدمت کی کون سی جاب دے

سکتے ہیں''...... لڑکی نے واقعی حیران ہوتے ہوئے کہا جیسے اسے عمران کی بات سمجھ نہ آئی ہو۔

''شادی کر کے میں آپ کو اپنی وائف بنا لیتا۔ پھر دو ہی باتیں ہو سکتی تھیں ایک تو یہ کہ آپ واقعی مستقل میری خدمت کرتیں یا پھر مجھے ہی آپ کی خدمت کرنی پڑتی''...... عمران نے بڑے معصومانہ لہجے میں کہا اور لڑکی حیرت سے عمران کی طرف یوں دیکھنا شروع ہو گئی جیسے وہ عمران کی ٹائپ کو سمجھنے کی کوشش کر رہی ہو۔

''آپ یہاں کس لئے آئے ہیں جناب''...... لڑکی نے سر جھٹک کر قدرے سخت لہجے میں کہا۔

''آیا تو اپنی خدمت کرانے والی بیوی کی تلاش میں تھا مگر......'' عمران نے ایک سرد آہ بھر کر کہا۔

''یہ ہوٹل ہے جناب۔ میرج بیورو سنٹر نہیں جہاں آپ اپنی خدمت کرانے والی بیوی کی تلاش میں آئے ہیں۔ اگر آپ کو یہاں ہوٹل میں کوئی کام ہے تو بتائیں''۔ لڑکی نے جلے کٹے لہجے میں کہا۔

''آپ تو خواہ مخواہ ناراض ہو رہی ہیں محترمہ۔ بہرحال آپ مجھ سے شادی نہیں کرنا چاہتیں تو ان صاحب کو دیکھ لیں۔ شاید یہ آپ کو پسند آ جائیں''...... عمران نے کہا اور اس نے جیب سے سیل فون نکال کر اس آدمی کی فوٹو لڑکی کو دکھانی شروع کر دی جس کی لاش کی اس نے تصویر بنائی تھی۔

''ارے۔ یہ تو مسٹر الفریڈ ہیں۔ یہ تو اسی ہوٹل میں رہتے ہیں۔ آپ مجھے ان کی تصویر کیوں دکھا رہے ہیں اور ان کی آنکھیں کیوں بند ہیں''...... لڑکی نے تصویر دیکھ کر حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''کیونکہ ان کی آنکھیں ہمیشہ کے لئے بند ہو چکی ہیں''۔ عمران نے کہا۔

''ہمیشہ کے لئے۔ کیا مطلب۔ اوہ کہیں......'' لڑکی نے پہلے حیرت بھرے لہجے میں پھر بری طرح سے چونکتے ہوئے کہا جیسے اسے ہمیشہ کے لئے بند ہونے والی آنکھوں کا مطلب سمجھ میں آ گیا ہو۔

''جی ہاں۔ یہ مجھے، آپ کو اور اس ہوٹل کو چھوڑ کر ہمیشہ کے لئے جا چکے ہیں''...... عمران نے کہا۔

''لیکن کیسے۔ ابھی دو گھنٹے پہلے تو یہ یہیں تھے اور بظاہر بالکل ٹھیک ٹھاک دکھائی دے رہے تھے پھر اچانک انہیں کیا ہو گیا اور آپ ان کے کون ہیں''...... لڑکی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''آپ کا نام کیا ہے''...... عمران نے پوچھا۔

''مرینہ۔ مُرینہ خان ہے میرا نام''...... لڑکی نے جواب دیا۔

''اچھا نام ہے۔ ان صاحب کو یہاں سے کچھ دور موجود ایک کیفے میں گولی مار کر ہلاک کیا گیا ہے۔ آپ مجھے بتائیں کہ یہ صاحب یہاں کب سے تھے اور ان کا روم نمبر کون سا ہے''۔ عمران نے سنجیدہ ہوتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ کیا آپ کا تعلق پولیس سے ہے"...... مرینہ خان نے عمران کا انداز دیکھ کر خوفزدہ ہوتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ میں سنٹرل انٹیلی جنس کا سپرنٹنڈنٹ ہوں۔ سوپر فیاض۔ نام تو سنا ہی ہوگا آپ نے"...... عمران نے کہا اور سوپر فیاض کا نام سن کر مرینہ خان بری طرح سے اچھل پڑی۔

"ہاں ہاں۔ میں نے نام سنا ہے لیکن۔ سوری سر میں نے آپ کو پہلے کبھی دیکھا نہیں تھا اس لئے میں بے خیالی میں آپ سے الٹی سیدھی باتیں کر گئی۔ سوری۔ آئی ایم رئیلی سوری"...... لڑکی نے گھبرائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"گھبرائیں نہیں۔ میں آپ کو یہاں سے لے جانے کے لئے نہیں آیا ہوں۔ آپ بس مجھے یہ بتا دیں کہ الفریڈ صاحب یہاں کب سے ہیں اور ان کا روم نمبر کیا ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"ایک منٹ سر۔ میں ابھی بتاتی ہوں"...... لڑکی نے کہا اور پھر اس نے رجسٹر نکالا اور اس کے صفحے پلٹنا شروع ہوگئی۔

"یس سر۔ یہ رہا مسٹر الفریڈ کا نام۔ یہ ابھی کل ہی یہاں پہنچے ہیں۔ ان کا روم تھرڈ فلور پر ہے روم نمبر ایک سو دو"...... مرینہ خان نے کہا۔

"کیا یہ اکیلے تھے یا ان کے ساتھ کوئی اور بھی تھا"...... عمران نے خالص انوسٹی گیشن کرنے والے تھانیدار کی طرح پوچھا۔

"نو سر ان کے ساتھ کوئی نہیں تھا۔ یہ اکیلے ہی آئے ہیں"۔

مرینہ خان نے جواب دیا۔

"کیا ان کا تعلق آران سے ہے یا کسی اور ملک سے آئے تھے"...... عمران نے پوچھا۔

"جی سر۔ یہ آران سے ہی تشریف لائے ہیں"...... مرینہ خان نے کہا۔

"اوکے۔ میرے ساتھ کسی ویٹر کو بھیجیں تاکہ میں ان کا کمرہ کھلوا کر ان کے سامان کی تلاشی لے سکوں تاکہ پتہ چل سکے کہ یہ یہاں کیوں آئے تھے اور یہاں آ کر ایک انجان گولی کا شکار کیوں بن گئے ہیں"...... عمران نے کہا۔

"یس سر۔ میں ابھی ویٹر کو بلاتی ہوں"...... مرینہ خان نے کہا اور اس نے کاؤنٹر کے نیچے لگا ہوا بیل کا بٹن پریس کیا تو کچھ فاصلے پر موجود ویٹرز روم کا دروازہ کھلا اور ایک نوجوان ویٹر تیز تیز چلتا ہوا کاؤنٹر کی طرف آ گیا۔

"یس مس"...... ویٹر نے بڑے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"یہ سپرنٹنڈنٹ فیاض صاحب ہیں۔ ان کا تعلق سنٹرل انٹیلی جنس سے ہے۔ روم نمبر تھری زیرو تھری کے صاحب کو کسی نے گولڈن کیفے میں قتل کر دیا ہے۔ یہ قتل ہونے والے صاحب کے کمرے کی تلاشی لینا چاہتے ہیں۔ روم کی ماسٹر کی لے جاؤ اور انہیں مسٹر الفریڈ کے کمرے کی چیکنگ کرنے دو"...... لڑکی نے کاؤنٹر کا ایک دراز کھول کر اس میں سے ایک ماسٹر کی نکال کر ویٹر کو دیتے

ہوئے کہا۔

''لیکن مسٹر الفریڈ کو کس نے قتل کر دیا اور کیوں''...... ویٹر نے اس سے چابی لیتے ہوئے عمران کی طرف استفسار بھری نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا۔

''جیسے ہی اس کے قاتل کا پتہ چلے گا میں کسی اور کو کچھ بتاؤں یا نہ بتاؤں تمہیں آ کر ضرور بتا جاؤں گا''...... عمران نے کہا تو ویٹر کے چہرے پر قدرے شرمندگی کے آثار دکھائی دینے لگے۔

''سوری سر۔ میں نے ویسے ہی ایک بات کی تھی۔ آئیں میں آپ کو مسٹر الفریڈ کا روم چیک کرا دیتا ہوں''...... ویٹر نے کہا اور ایک طرف بڑھ گیا۔

''میرے آنے تک آپ اچھی طرح سے سوچ لیں''...... عمران نے مرینہ خان کی طرف دیکھ کر ایک بار پھر راز دارنہ لہجے میں کہا۔

''کیا سوچ لوں''...... مرینہ خان نے چونک کر کہا۔

''میری مستقل خدمت کرنے کا''...... عمران نے کہا اور تیزی سے پلٹ کر ویٹر کے پیچھے بڑھ گیا جبکہ مرینہ خان حیرت سے آنکھیں پھاڑے اسے دیکھتی رہ گئی۔ ویٹر عمران کو لے کر لفٹ میں آ گیا۔ اس سے پہلے کہ ویٹر تھرڈ فلور پر جانے کے لئے پینل کا بٹن پریس کرتا عمران نے تیزی دکھاتے ہوئے پینل کا سات نمبر پریس کر دیا۔

''یہ کیا سر۔ مسٹر الفریڈ کا روم تو تھرڈ فلور پر ہے۔ آپ نے

سیونتھ فلور کا بٹن کیوں پریس کیا ہے''...... ویٹر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''پہلے ہم سونتھ فلور پر جائیں گے اور پھر تھرڈ فلور پر''...... عمران نے کہا۔

''لیکن سیونتھ فلور پر کیوں''...... ویٹر نے اسی انداز میں کہا۔

''سونتھ فلور پر ولیم ہاؤزی رہتا ہے۔ اس کا کمرہ نمبر جانتے ہو''...... عمران نے پوچھا۔

''ولیم ہاؤزی۔ جی ہاں۔ ان کا کمرہ نمبر سیون فور زیرو ہے''۔ ویٹر نے اثبات میں سر ہلا کر جواب دیا۔ عمران نے جیب سے کیفے کے فرش پر سے ملا ہوا کارڈ نکال کر اس کے سامنے کر دیا۔

''یہ بکنگ کارڈ ولیم ہاؤزی کا ہی ہے نا''...... عمران نے کہا۔

''یس سر۔ لیکن یہ کارڈ تو گیسٹ کے پاس ہوتا ہے پھر آپ کے پاس کیسے آ گیا''...... ویٹر نے اور زیادہ حیران ہوتے ہوئے کہا۔

''جیسے بھی آیا ہے۔ یہ بتاؤ کہ ولیم ہاؤزی کون ہے اور اس کے ساتھ اور کون کون ہے یا وہ بھی مسٹر الفریڈ کی طرح یہاں اکیلا رہتا ہے''...... عمران نے کہا۔

''نو سر۔ ولیم ہاؤزی اکیلے نہیں ہیں۔ ان کے ساتھ ان کی فرینڈ سینڈی گراہم بھی ہیں''...... ویٹر نے جواب دیا۔

''سینڈی گراہم۔ کیا دونوں ایک ساتھ رہتے ہیں''...... عمران

نے پوچھا۔

''رہتے تو ایک ساتھ ہیں لیکن انہوں نے دو کمرے بک کرا رکھے ہیں''...... ویٹر نے جواب دیا۔

''ان کے آرڈرز کون سرو کرتا ہے''...... عمران نے پوچھا۔

''میں ہی کرتا ہوں جناب۔ لیکن آپ ان کے بارے میں کیوں پوچھ رہے ہیں''...... ویٹر نے کہا۔ اس کے چہرے پر ابھی تک حیرت کے تاثرات تھے۔

''پھر تو تم ان کے بارے میں کافی کچھ جانتے ہو گے''۔ عمران نے کہا۔

''زیادہ تو نہیں جانتا جناب۔ وہ آج صبح ہی آئے ہیں۔ ٹورسٹ ہیں اور ایکریمیا سے آئے ہیں''...... ویٹر نے جواب دیا۔

''ٹھیک ہے۔ باقی میں ان سے خود معلوم کرلوں گا''...... عمران نے کہا۔

''لیکن بات کیا ہے جناب۔ نیچے تو آپ کہہ رہے تھے کہ الفریڈ صاحب کا قتل ہوگیا ہے اور آپ ان کے کمرے کو چیک کرنا چاہتے ہیں اور اب آپ ولیم ہاؤزی کے پاس جا رہے ہیں''۔ ویٹر نے کہا۔

''جو باتیں تمہاری سمجھ میں نہ آ رہی ہوں ان پر سوچنے میں اپنا وقت اور دماغ ضائع مت کرو ورنہ وقت سے پہلے بوڑھے ہو جاؤ گے''۔ عمران نے کہا تو ویٹر ایک طویل سانس لے کر رہ گیا۔ لفٹ

ساتویں فلور پر رکی تو وہ دونوں لفٹ سے نکل کر باہر آ گئے اور ویٹر عمران کو لے کر ایک روم کے دروازے کے سامنے آ گیا۔

''یہ کمرہ مسٹر ولیم ہاؤزی کا ہے اور سامنے والا کمرہ ان کی دوست سینڈی گراہم کا''...... ویٹر نے کہا۔

''او کے۔ دروازے پر دستک دو''...... عمران نے کہا تو ویٹر نے ایک لمحے کے لئے پریشان نظروں سے عمران کی طرف دیکھا پھر اس نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے دروازہ پر دستک دینی شروع کر دی۔

''کون ہے''...... اندر سے کسی لڑکی کی اونچی آواز سنائی دی۔

''ویٹر ہوں مادام''...... عمران کے اشارے پر ویٹر نے کہا۔

''کیوں آئے ہو''...... لڑکی نے پوچھا۔

''صبح صاحب نے ناشتہ کیا تھا۔ ناشتے کے برتن ابھی تک کمرے میں ہی موجود ہیں مادام۔ میں وہ برتن لینے آیا ہوں''۔ ویٹر نے کہا۔

''او کے۔ میں کھولتی ہوں دروازہ''...... اندر سے لڑکی نے کہا اور پھر لاک ہٹنے اور ہینڈل گھومنے کی آواز سن کر عمران نے ویٹر کو سامنے سے ہٹایا اور خود دروازے کے سامنے کھڑا ہو گیا۔ اسی لمحے دروازہ کھلا اور سامنے ایک نہایت حسین اور نوجوان لڑکی دکھائی دی۔ اس لڑکی کو دیکھ کر عمران نے یوں آنکھیں جھپکانی شروع کر دیں جیسے کسی الو کو پکڑ کر دھوپ میں بٹھا دیا گیا ہو جبکہ اس کے چہرے

پر نظر پڑتے ہی لڑکی یوں اچھل کر پیچھے ہٹ گئی تھی جیسے اس نے عمران کی بجائے کسی بھوت کا چہرہ دیکھ لیا ہو۔

''کک۔ کک۔ کیا مطلب۔ کون ہو تم''...... لڑکی نے خود کو سنبھال کر تیز لہجے میں کہا۔

''آدمی ہی ہوں مادام۔ دیکھ لیں۔ میرے عام آدمیوں جیسے دو ہاتھ دو پاؤں۔ دو کان، دو آنکھیں اور دو ناک۔ ارے ہپ۔ میرا مطلب ہے کہ ایک ناک ہے جیسے عام انسانوں کی ہوتی ہیں لیکن آپ تو مجھے دیکھ کر یوں ڈر گئی ہیں جیسے میں انسان نہیں بھوت ہوں''...... عمران نے کہا۔

''ہونہہ۔ تم جو بھی ہو۔ یہاں کیوں آئے ہو اور تم۔ تم یہاں کیا کر رہے ہو۔ جاؤ اندر اور جا کر برتن اٹھاؤ''...... لڑکی نے پہلے عمران سے اور پھر اس کے قریب کھڑے ویٹر کی طرف دیکھتے ہوئے غصیلے لہجے میں کہا۔

''یس۔ یس مادام''...... ویٹر نے کہا اور اس نے عمران کی جانب سوالیہ نظروں سے دیکھنا شروع کر دیا جیسے وہ عمران سے پوچھنا چاہ رہا ہو کہ وہ اندر جا کر برتن اٹھائے یا نہیں۔

''مجھ سے کیا پوچھ رہے ہو نانسنس۔ جاؤ اٹھاؤ جا کر برتن۔ چلو اگر برتن زیادہ وزنی ہیں تو میں بھی تمہارے ساتھ مل کر اٹھا لاتا ہوں''...... عمران نے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ لڑکی اس سے کچھ کہتی عمران تیزی سے لڑکی کی سائیڈ سے گزرتا ہوا کمرے میں داخل

ہو گیا۔ سامنے صوفے پر فوگاشے بیٹھا ہوا تھا عمران کو اس طرح اچانک اندر آتے دیکھ کر وہ بری طرح سے اچھل پڑا اور ایک جھٹکے سے اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔

''تم یہاں''...... فوگاشے نے آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر عمران کی طرف دیکھتے ہوئے کہا جیسے اسے عمران کی اس طرح اچانک یہاں آمد کی ایک فیصد بھی توقع نہیں تھی۔

''ہاں میں۔ کیوں کیا آپ مجھے جانتے ہیں''...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''ہاں۔ نن۔ نن۔ نہیں۔ میں تمہیں نہیں جانتا۔ کون ہو تم اور یہاں کیوں آئے ہو''...... فوگاشے نے بری طرح سے گڑبڑاتے ہوئے کہا۔

''حیرت ہے۔ کبھی ہاں اور کبھی نا۔ اگر نہیں جانتے تو پھر تم دونوں مجھے دیکھ کر اس قدر گھبرا کیوں گئے ہو۔ کیا میری شکل اتنی ہی خوفناک ہے کہ جو دیکھتا ہے گھبرا جاتا ہے''...... عمران نے کہا۔
انجلینا بھی تیز تیز چلتی ہوئی اندر آ گئی تھی اور وہ پریشان نظروں سے عمران کی طرف دیکھ رہی تھی۔

''تم اچانک ہمارے کمرے میں گھس آئے ہو۔ پاکیشیا کے حالات ایسے ہی ہیں کہ اچانک ہوٹلوں کے کمروں میں کوئی بھی گھس آتا ہے اور ہم جیسے فارنرز کو لوٹ کر اور قتل کر کے نکل جاتا ہے اس لئے ہمارا اس طرح اچھلنا اور پریشان ہونا فطری بات ہے''۔

فوگاشے نے خود کو سنبھال کر بات بناتے ہوئے کہا۔

''اچھا تو تم مجھے چور اچکا سمجھ رہے ہو''...... عمران نے کہا۔

''ہاں۔ تمہاری شکل بھی تو ایسی ہی ہے''...... انجلینا نے منہ بنا کر کہا۔

''چور اچکوں جیسی''...... عمران نے کہا۔

''ہاں بالکل اور بتاؤ کیوں آئے ہو یہاں''...... انجلینا نے تیز لہجے میں کہا۔ ویٹر ان کی باتیں سننے کی بجائے خاموشی سے ناشتے کے برتنوں والی ٹرالی لے کر وہاں سے نکل گیا تھا۔ اس نے باہر جاتے ہوئے کمرے کا دروازہ بھی بند کر دیا تھا۔

''تم دونوں کا انٹرویو لینے''...... عمران نے بڑے اطمینان بھرے انداز میں کہا اور پھر وہ یوں ان کے سامنے ایک صوفے پر بیٹھ گیا جیسے وہ ان کا کلوز فرینڈ ہو۔

''انٹرویو۔ کیسا انٹرویو''...... فوگاشے نے غرا کر کہا۔ اس نے بہت حد تک خود پر قابو پا لیا تھا اور اب اس کے چہرے پر ایسے تاثرات ابھر آئے تھے جیسے وہ عمران کو سرے سے پہچانتا ہی نہ ہو۔

''انٹرویو کا مطلب انٹرویو ہوتا ہے۔ آپ مسٹر ولیم ہاؤزی ہی ہیں نا اور یہ آپ کی بڑی بہن سینڈی گراہم''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''شٹ اپ۔ یہ میری بہن نہیں میری گرل فرینڈ ہے۔ سمجھے تم''...... فوگاشے نے غصیلے لہجے میں کہا۔

''اوہ۔ سوری۔ میرے دماغ میں تھوڑا سا خلل ہے اس لئے میں کچھ کا کچھ سمجھ لیتا ہوں اور مجھے کہنا کچھ ہوتا ہے اور کہہ کچھ اور جاتا ہوں''...... عمران نے کہا۔

''تو جاؤ اور جا کر اپنے دماغ کا علاج کراؤ یہاں کیوں آئے ہو''...... انجلینا نے غصیلے لہجے میں کہا۔

''علاج کرانے کے لئے میرے پاس رقم نہیں ہے۔ اگر آپ کے پاس ہے تو آپ دے دیں۔ جیسے ہی میری عقل ٹھیک ہو گی بلکہ عقل ٹھکانے پر آ جائے گی میں آپ کی دی ہوئی رقم آپ کو مع نفع واپس دے جاؤں گا''...... عمران نے کہا۔

''نانسنس۔ یہ کیسا ہوٹل ہے۔ جسے دیکھو منہ اٹھائے کسی کے بھی کمرے میں گھس آتا ہے۔ تم فوراً اٹھو یہاں سے اور کمرے سے نکل جاؤ۔ ابھی فوراً''...... فوگاشے نے غصے سے دھاڑتے ہوئے کہا۔

''ابھی اور فوراً۔ کیوں کیا میں تمہیں کاٹ کھانے کے لئے دوڑ رہا ہوں''...... عمران نے منہ بنا کر کہا۔

''یو شٹ اپ نانسنس۔ میں تمہیں اپنے سامنے ایک لمحے کے لئے برداشت نہیں کر سکتا۔ سینڈی فوراً ہوٹل کے منیجر کو کال کر کے یہاں بلاؤ۔ اس سے پوچھو کہ یہ ہوٹل ہے یا بھنگی خانہ جہاں ہر ایرا غیرا منہ اٹھائے چلا آتا ہے''...... فوگاشے نے چیختے ہوئے کہا۔

''اسے بھنگی خانہ ہی سمجھو پیارے۔ جہاں تم موجود ہو وہ جگہ کسی

بھنگی خانے سے کم کیسے ہو سکتی ہے''......عمران نے اطمینان بھرے لہجے میں کہا تو فو گاشے کی آنکھیں غصے سے سرخ ہوتی چلی گئیں۔

''کیا بکواس کر رہے ہو۔ میں تمہیں بھنگی دکھائی دیتا ہوں کیا۔ بولو۔ میں بھنگی ہوں کیا''......فو گاشے نے حلق کے بل چیختے ہوئے کہا۔

''اپنے منہ سے کہہ رہے ہو تو مان لیتا ہوں۔ اب میں اپنے منہ سے تمہاری تعریف کرتا ہوا اچھا تو نہیں لگوں گا''......عمران نے مسکرا کر کہا۔

''تم یہاں سے جاتے ہو یا نہیں''......فو گاشے نے غصے سے چیختے ہوئے کہا۔

''تمہیں چھوڑ کر کہاں جاؤں گا اور وہ بھی اس حال میں کہ تمہارے ساتھ ایک حسین دوست بھی ہے۔ سنا ہے کہ دوست کی دوست، دوست کے ہی کام آتی ہے۔ کیوں انجلینا۔ میں غلط تو نہیں کہہ رہا ہوں''......عمران نے کہا تو انجلینا بری طرح سے اچھل پڑی۔ اس کی آنکھوں میں بے چینی اور پریشانی کے سائے لہرانے لگے۔

''انجلینا۔ کون انجلینا۔ میرا نام انجلینا نہیں سینڈی ہے۔ سینڈی گراہم''......انجلینا نے تیز تیز بولتے ہوئے کہا۔

''پھر تو یہ فو گاشے بھی نہیں ہو گا۔ کیوں دوست''......عمران نے فو گاشے کی طرف دیکھ کر کہا تو فو گاشے بھی حیرت سے اچھل پڑا۔

''فو گاشے۔ کون فو گاشے۔ یہ تم کیا بکواس کر رہے ہو۔ میں کسی فو گاشے کو نہیں جانتا۔ میرا نام ولیم ہاؤزی ہے''......فو گاشے نے غصیلے لہجے میں کہا۔

''سوچ لو۔ ولیم ہاؤزی کا نام تمہیں پھانسی کے پھندے تک لے جا سکتا ہے''......عمران نے کہا۔

''کیا مطلب''......فو گاشے نے چونک کر کہا۔

''تھوڑی دیر پہلے یہاں سے کچھ دور گولڈن کیفے میں ایک قتل ہوا ہے''......عمران نے کہا۔

''قتل۔ کس کا قتل''......فو گاشے نے غرا کر کہا۔

''ایک آدمی کا قتل اور اس ملک میں قتل کی سزا یا تو عمر قید ہے یا پھر سزائے موت۔ اب تم فیصلہ کر لو کہ تمہیں کون سی سزا بھگتنی ہے''......عمران نے بڑے اطمینان بھرے لہجے میں کہا۔

''ہونہہ۔ میرا اس قتل سے کیا تعلق۔ میں کیوں بھگتوں کوئی سزا''......فو گاشے نے اسی انداز میں کہا۔

''کیونکہ وہ قتل تم نے کیا ہے''......عمران نے کہا تو فو گاشے کی آنکھیں غصے سے سرخ ہو گئیں۔

''نہیں۔ میں نے کسی کا قتل نہیں کیا۔ میں اس ہوٹل سے باہر نکلا ہی نہیں پھر تم کیسے کہہ سکتے ہو کہ اس غیر ملکی کا قتل میں نے کیا ہے''......فو گاشے نے دھاڑتے ہوئے کہا۔

''میں نے کب کہا ہے کہ قتل ہونے والا کوئی غیر ملکی ہے۔ میں

نے تو یہی کہا تھا کہ ایک آدمی کا قتل ہوا ہے''...... عمران نے مسکرا کر کہا تو فوگاشے غرا کر رہ گیا۔

''میں جب وہاں گیا ہی نہیں تو پھر تم مجھ پر ایسا الزام کیسے لگا سکتے ہو۔ نانسنس''...... فوگاشے نے کہا۔

''وہاں کئی ایسے وٹنس ہیں جنہوں نے تمہیں غیر ملکی پر گولی چلاتے دیکھا تھا اور تم نے شاید نوٹ نہیں کیا۔ ہوٹل کے اندر اور باہر سیکورٹی کیمرے بھی لگے ہوئے ہیں جن میں تمہاری فوٹیج موجود ہے جو اس بات کا ثبوت ہیں کہ تم گولڈن کیفے میں گئے بھی تھے اور تم نے غیر ملکی پر گولی بھی چلائی تھی۔ اس کے علاوہ کیفے کے فرش سے مجھے اس ہوٹل کا بکنگ کارڈ بھی ملا ہے جس پر تمہارا نام اور ہوٹل کا کمرہ نمبر درج ہے۔ اس کارڈ پر بارود کی بو ہے۔ تم نے شاید غیر ملکی پر جیب میں رکھے ہوئے ریوالور سے گولی چلائی تھی اور اسی جیب میں ہوٹل کا بکنگ کارڈ بھی موجود تھا جس پر گولی کے دھماکے کی وجہ سے بارود کے ذرات چپک گئے تھے۔ یہ سب تمہاری گردن میں پھندا ڈالنے کے لئے بڑے ثبوت ہیں جن سے تم کسی بھی طور پر بچ نہیں سکو گے اور تمہارے تابوت کی آخری کیل، اس ریوالور کی برآمدگی ہو گی جس سے تم نے غیر ملکی کو قتل کیا ہے جو ظاہر ہے تمہارے پاس یا اسی کمرے میں ہی تلاش کرنے پر مل جائے گا''...... عمران نے کہا۔ اس نے فوگاشے کی کوٹ کی جیب میں بنا ہوا سوراخ دیکھ کر اندزہ لگا لیا تھا کہ اس نے کیفے میں غیر ملکی کو

کیسے گولی ماری تھی۔ اس کی باتیں سن کر فوگاشے اور انجلینا کے چہروں پر واقعی بے پناہ پریشانی کے سائے لہرانے شروع ہو گئے۔

''تم مجھ پر بلا وجہ الزام لگا رہے ہو عمران''...... فوگاشے نے غرا کر کہا تو عمران کھلکھلا کر ہنس پڑا۔

''اسے کہتے ہیں چور کی داڑھی میں تنکا۔ اگر تم فوگاشے نہیں ہو تو پھر تم میرا نام کیسے جانتے ہو''...... عمران نے تمسخرانہ لہجے میں کہا تو فوگاشے نے بے اختیار جبڑے بھینچ لئے پھر اچانک اس نے بجلی کی سی تیزی سے جیب میں ہاتھ ڈالا اور دوسرے لمحے اس کے ہاتھ میں وہی ریوالور نظر آیا جس سے اس نے غیر ملکی کو گولی ماری تھی۔

''لو۔ ریوالور بھی برآمد ہو گیا۔ اب کیا کہو گے''...... عمران نے اسی طرح مسکراتے ہوئے کہا۔

''اب میں نہیں۔ یہ ریوالور بولے گا اور یہ اس وقت تک بولتا رہے گا جب تک یہاں تمہاری لاش نہیں گر جاتی''...... فوگاشے نے کہا اور ساتھ ہی اس نے ٹریگر دبانا شروع کر دیا اور کمرہ ریوالور کے زور دار دھماکوں سے گونج اٹھا۔

"یہ عمران کو بھی نجانے کیوں رنگ میں بھنگ ڈالنے کی عادت سی ہو گئی ہے۔ اچانک ٹپک پڑتا ہے اور پھر سارے کیئے کرائے پر پانی پھیر کر رکھ دیتا ہے"...... تنویر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

وہ جولیا کے پیچھے کیفے سے باہر آیا تھا لیکن اس وقت تک جولیا پارکنگ میں جا کر اپنی کار میں سوار ہو کر وہاں سے نکل چکی تھی۔ تنویر غصے میں اپنی کار میں آ بیٹھا تھا اور پھر وہ پارکنگ سے اپنی کار بھی نکال لایا تھا اور کار لے کر وہ اب اپنے فلیٹ کی طرف جا رہا تھا۔ تنویر کو راستے میں اچانک ہی جولیا مل گئی تھی۔ جولیا کو اکیلے دیکھ کر تنویر نے اسے روک لیا تھا اور پھر اس نے جولیا کو اس بات کے لئے راضی کر لیا تھا کہ وہ اس کے ساتھ گولڈن کیفے میں چل کر کافی پیئے۔ جولیا کا بھی شاید کافی پینے کا موڈ تھا اس لئے وہ تنویر کی بات مان گئی تھی اور دونوں اپنی اپنی کاروں میں گولڈن کیفے میں آ گئے تھے۔

تنویر بے حد خوش تھا کہ جولیا اس کے ساتھ کافی پینے آ گئی ہے۔ اسے جیسے موقع مل گیا تھا کہ کافی پیتے ہوئے وہ جولیا سے کھل کر بات کرے گا اور اس کے سامنے اپنا دل کھول کر رکھ دے گا۔ اس نے ابھی جولیا سے بات کرنے کا سلسلہ شروع ہی کیا تھا کہ اسی وقت عمران آن ٹپکا تھا اور اس کے دل کے ارمان اس کے دل میں ہی رہ گئے تھے اور وہ جولیا کے سامنے اپنا دل نہیں کھول سکا تھا اور جس طرح جولیا غصے سے وہاں سے اٹھ کر چلی گئی تھی اور اس کی لاکھ آوازیں دینے پر بھی جولیا نے پلٹ کر اس کی طرف نہیں دیکھا تھا تو اس سے تنویر کو عمران کے ساتھ جولیا پر بھی غصہ آنا شروع ہو گیا تھا۔

"ہونہہ۔ مجھے واقعی ایسا لگ رہا ہے جیسے میں سائے کے پیچھے بھاگ رہا ہوں اور وہ بھی ایسے سائے کے پیچھے جو کبھی ہاتھ نہیں آ سکتا"...... تنویر کار چلاتے ہوئے اپنے آپ سے ہی باتیں کئے جا رہا تھا۔

"مجھے اب جولیا کا خیال دل سے نکال ہی دینا چاہئے۔ اس کا دھیان ہر وقت عمران کی طرف ہی رہتا ہے۔ مجھ سے باتیں کرتے ہوئے اس کا انداز کچھ اور ہوتا ہے اور جب عمران اس کے سامنے آ جائے تو اس کا انداز ہی بدل جاتا ہے اور اس کی آنکھوں میں چمک اور چہرے پر سرخی آ جاتی ہے۔ مجھے اس بات سے اندازہ لگا لینا چاہئے کہ جولیا مجھ پر عمران کو فوقیت دیتی ہے"...... تنویر نے

غصیلے لہجے میں کہا۔ اس نے کار آگے آنے والے ایک موڑ کی جانب گھما دی۔ کار موڑتے ہی اسے فوراً کار کی بریکیں دبانی پڑیں اور کار کے ٹائر چیختے ہوئے یکلخت سڑک پر جم گئے۔ اگر اسے کار کی بریکیں لگانے میں ایک لمحے کی بھی دیر ہو جاتی تو موڑ سے آنے والی ایک کار سے اس کی کار ٹکرا جاتی۔ دوسری کار کے ڈرائیور نے بھی تنویر کی کار کو دیکھ کر فوراً بریکیں لگا دی تھیں۔ دونوں کاریں ایک دوسرے کے سامنے تقریباً ایک فٹ کے فاصلے پر رک گئی تھیں۔ تنویر نے بڑے غصیلے انداز میں کار والے کو دیکھا اور پھر جیسے ہی اس کی نظریں کار کی ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھی ہوئی ایک لڑکی پر پڑیں وہ بے اختیار چونک پڑا۔

وہ نوجوان لڑکی تھی۔ اس کا رنگ سرخ سپید تھا اور اس کی بڑی بڑی غزالی آنکھیں گہرے براؤن رنگ کی تھیں۔ اس کے بال بھی اخروٹی رنگ کے تھے جو اس کے کاندھوں تک ترشے ہوئے تھے اور اس نے سر پر نیلے اور سفید رنگ کا انتہائی خوبصورت ہیٹ پہن رکھا تھا جو اس کے حسن کو چار چاند لگا رہے تھے۔ وہ بھی بڑے غصیلے انداز میں تنویر کو گھور رہی تھی۔ دونوں کاروں کی بریکیں لگنے کی وجہ سے اردگرد موجود لوگ چونک چونک کر ان کی جانب دیکھنا شروع ہو گئے تھے۔

لڑکی چند لمحے تنویر کی جانب غصیلی نظروں سے دیکھتی رہی پھر اس نے فوراً سیٹ کی سیفٹی بیلٹ کھولی اور کار کا دروازہ کھول کر ایک

جھٹکے سے کار سے نکل کر باہر آ گئی۔ اس نے سیاہ شرٹ اور ہلکے بلیو کلر کی جینز پہنی ہوئی تھی۔ وہ بڑے جارحانہ انداز میں کار سے نکل کر تنویر کی کار کی جانب بڑھ رہی تھی۔ اسے اپنی کار کی طرف آتے دیکھ کر تنویر نے بھی اپنی سیٹ بیلٹ کھولی اور کار کا دروازہ کھول کر باہر آ گیا۔

”یو نانسنس۔ کیا تمہیں کار چلانی نہیں آتی ہے“...... لڑکی نے تنویر کی جانب بڑھتے ہوئے بڑے غصیلے لہجے میں کہا۔

”آرام سے بات کریں محترمہ۔ میں نے بروقت بریکیں لگا دی تھیں اگر میں ایسا نہ کرتا تو آپ کی کار کے ساتھ ساتھ آپ کا بھی حلیہ بگڑ جاتا“...... تنویر نے اس کا غصیلا لہجہ سن کر خود بھی غصے میں آتے ہوئے کہا۔

”تو تم کار کو آرام سے اور دیکھ کر نہیں موڑ سکتے تھے۔ اگر میں بھی بریکیں نہ لگا دیتی تو تمہارا کیا حشر ہوتا۔ تم سیدھے عالم بالا میں پہنچ گئے ہوتے“...... لڑکی نے تنویر کے نزدیک آ کر دونوں ہاتھ پہلوؤں پر رکھ کر اسے تیز نظروں سے گھورتے ہوئے اور انتہائی سخت لہجے میں کہا۔

”یہی حشر آپ کا بھی ہو سکتا تھا۔ آپ بھی تیزی سے ہی کار چلا رہی تھیں“...... تنویر نے کہا۔

”میری کار ہے میں اسے تیز چلاؤں یا آہستہ تم کون ہوتے ہو مجھے مشورہ دینے والے۔ نانسنس“...... لڑکی نے اور زیادہ بگڑے

ہوئے لہجے میں کہا۔

''میں آپ کو مشورہ نہیں دے رہا۔ سمجھا رہا ہوں''...... تنویر نے منہ بنا کر کہا۔

''کیوں۔ تم مجھے کیوں سمجھا رہے ہو۔ کیا میں تمہاری رشتے دار ہوں''...... لڑکی نے باقاعدہ لڑنے والے انداز میں کہا اور تنویر اس کا انداز دیکھ کر غرا کر رہ گیا۔

''اوکے۔ نہیں سمجھاتا۔ آگے جا کر آپ کی کار کو جب کوئی حادثہ پیش آئے گا تب آپ کو میری بات سمجھ آئے گی۔ آپ جائیں یہاں سے۔ مجھے آپ کے منہ لگنے کا کوئی شوق نہیں ہے''۔ تنویر نے غصیلے لہجے میں کہا۔

''تو کیا میں تمہارے منہ لگ رہی ہوں۔ نانسنس۔ تم ہوتے کون ہو مجھ سے ایسی بات کرنے والے''...... لڑکی نے تیوریاں چڑھاتے ہوئے کہا۔

''دیکھیں مس۔ میں آپ سے آرام سے بات کر رہا ہوں اور آپ بار بار مجھے نانسنس کہہ کر میری توہین کر رہی ہیں۔ آپ کے لئے بہتر یہی ہے کہ آپ یہاں سے چلی جائیں''...... تنویر نے سخت لہجے میں کہا۔

''اٹھائی گیرا کہیں کا۔ دھمکی دے رہا ہے مجھے۔ پرنسز مارشیا کو۔ نانسنس''...... لڑکی نے چیختی ہوئی آواز میں کہا۔ ان دونوں کی نوک جھونک سن کر اردگرد موجود کئی لوگ وہاں اکٹھے ہو گئے تھے۔

''اٹھائی گیرا۔ میں تمہیں اٹھائی گیرا دکھائی دیتا ہوں۔ اپنی اوقات دیکھی ہے تم نے۔ نام کی پرنسز اور شکل سے چڑیل دکھائی دیتی ہو تم''...... تنویر نے بھی غصیلا لہجہ اپناتے ہوئے کہا۔

''چڑیل۔ میں تمہیں چڑیل دکھائی دیتی ہوں۔ تمہاری یہ جرأت کہ تم مجھے چڑیل کہو۔ اب تم میرے ہاتھوں سے نہیں بچو گے میں تمہاری بوٹیاں اُڑا دوں گی''...... چڑیل کا سن کر پرنسز مارشیا کا چہرہ غیظ و غضب سے سرخ ہو گیا تھا اور اس کا جسم یوں کانپ رہا تھا جیسے وہ بمشکل اپنا غصہ ضبط کر رہی ہو ورنہ وہ آگے بڑھ کر واقعی تنویر کا چہرہ ہی نوچ لیتی۔ پرنسز مارشیا لوگوں کی پرواہ کئے بغیر پلٹ کر تیزی سے اپنی کار کی طرف گئی۔ اس نے کار میں جھک کر ڈیش بورڈ کھولا اور وہاں پڑا ہوا ریوالور نکالا اور اسے لئے ہوئے تیزی سے مڑ کر تنویر کی طرف بڑھی۔ اس کے ہاتھ میں ریوالور دیکھ کر وہاں موجود لوگوں میں سراسیمگی پھیل گئی اور لوگوں نے تیزی سے پیچھے ہٹنا شروع کر دیا۔ تنویر اپنی کار کے پاس کھڑا اسے تیز نظروں سے گھور رہا تھا۔ لڑکی کے ہاتھ میں ریوالور دیکھ کر اس نے غصے سے جبڑے بھینچ لئے۔

لڑکی تیز تیز چلتی ہوئی تنویر کے سامنے آئی اور پھر اس نے ریوالور کا رخ تنویر کی جانب کر دیا۔ اس کی آنکھیں غصے سے سرخ ہو رہی تھیں۔

''تم نے پرنسز مارشیا کے حسن کی توہین کی ہے۔ پرنسز مارشیا

کے حسن کی توہین کرنے والا کسی بھی صورت میں زندہ نہیں رہ سکتا۔ کسی بھی صورت میں نہیں“ ...... پرنسز مارشیا نے چیختے ہوئے کہا اور پھر اس نے ٹریگر پر دباؤ بڑھانا شروع کر دیا۔

”ایک منٹ میری بات سنو“ ......تنویر نے چیختے ہوئے کہا۔

”کیوں سامنے موت دیکھ کر جان نکل گئی اب“ ...... پرنسز مارشیا نے غراتے ہوئے بڑے طنزیہ لہجے میں کہا۔

”نہیں۔ میں موت سے نہیں ڈرتا اور نہ ہی تمہارے ریوالور میں ایسی کوئی گولی ہے جو مجھے چھو بھی جائے۔ میں تمہیں صرف اس بات سے آگاہ کرنا چاہتا ہوں کہ ہم بیچ سڑک پر کھڑے ہیں۔ ایسا نہ ہو کہ تمہاری چلائی ہوئی گولی یہاں موجود کسی بے گناہ شخص کو لگ جائے“ ......تنویر نے کہا۔

”پرنسز مارشیا کا نشانہ بے خطا ہے۔ میں اُڑتی ہوئی چڑیا بھی گرا سکتی ہوں اور تم کہہ رہے ہو کہ میری گولی تمہیں چھو بھی نہیں سکے گی نانسنس“ ...... پرنسز مارشیا نے کہا۔

”تو کیا تمہیں اپنے نشانہ پر اتنا ہی غرور ہے“ ......تنویر نے اسے گھورتے ہوئے کہا۔

”ہاں۔ میں اُڑتی ہوئی چڑیا تو کیا اُڑتی ہوئی مکھی کو بھی نشانہ بنا سکتی ہوں۔ تم لاکھ چالاک سہی لیکن میری ایک ہی گولی سے تمہاری کھوپڑی نہ اُڑ گئی تو میرا نام پرنسز مارشیا نہیں“ ...... پرنسز مارشیا نے کہا۔

”چلو میں مان لیتا ہوں کہ تمہارا نشانہ بے داغ ہے لیکن میں اس سڑک پر کوئی رسک نہیں لے سکتا۔ میں نہیں چاہتا کہ تمہاری مجھ پر چلائی ہوئی گولی کسی اور کو جا لگے۔ اگر تم مجھے ہلاک کرنا چاہتی ہو تو چلو کسی ایسی جگہ چلتے ہیں جہاں میرے اور تمہارے سوا کوئی نہ ہو۔ میں تمہارے سامنے نہتا کھڑا رہوں گا اگر تمہاری ایک گولی بھی مجھے چھو گئی تو میرا وعدہ کہ میں اپنے ہاتھوں سے خود کو گولی مار لوں گا اور اگر تمہاری گولی مجھے نہ چھوئی تو پھر اپنی سزا تم خود سوچ لینا“۔ تنویر نے اسے نرم لہجے میں سمجھانے کی کوشش کرتے ہوئے کہا۔ ان کے ارد گرد کافی بھیڑ اکٹھی ہونا شروع ہو گئی تھی اور تنویر واقعی بلا وجہ کوئی رسک نہیں لینا چاہتا تھا۔

”ہونہہ۔ تو تم مجھ سے شرط لگا رہے ہو“ ...... پرنسز مارشیا نے غراتے ہوئے کہا۔

”نہیں۔ یہ شرط نہیں ہے۔ نشانہ بازی میں، میں خود کو بڑا ماہر سمجھتا ہوں۔ تمہارا بھی یہی دعویٰ ہے اس لئے میں دیکھنا چاہتا ہوں کہ تم بڑی شوٹر ہو یا میں اور اگر تم مجھ سے بڑی شوٹر نکلی تو پھر ظاہر ہے مجھے تم سے شکست تسلیم کرنی پڑے گی اور میں بھی ان لوگوں میں سے نہیں ہوں جو کسی سے شکست کھا جائے۔ اس لئے ہار کی صورت میں مجھے ظاہر ہے خود کو گولی ہی مارنی پڑے گی کیونکہ میں اپنی شکست کسی بھی صورت میں برداشت نہیں کر سکتا“ ......تنویر نے کہا۔

"گڈ شو۔ تو یہ بات ہے"...... پرنسز مارشیا نے پہلی بار مسکرا کر کہا اور ساتھ ہی اس نے ریوالور نیچے کر لیا۔

"ہاں۔ دیکھتے ہیں کہ ہم دونوں میں سے کون کتنا بڑا شوٹر ہے۔ بولو کرتی ہو میرا چیلنج قبول"...... تنویر نے اس کی طرف تیز نظروں سے گھورتے ہوئے کہا۔

"ڈن۔ بولو کہاں کرو گے تم میرے ساتھ شوٹنگ کا مقابلہ"۔ پرنسز مارشیا نے کہا۔

"جہاں تم کہو"...... تنویر نے کہا۔

"پرنسز مارشیا کوئی کام ادھورا نہیں چھوڑتی۔ تم نے مجھے چیلنج کیا ہے میں اس چیلنج کو آج ہی ختم کرنا چاہتی ہوں۔ اگر تم میں ہمت ہے اور تم اپنی بات کے پکے ہو تو آؤ ابھی چلتے ہیں۔ میں تمہیں ایک ایسی جگہ لے جاؤں گی جہاں تمہارے اور میرے سوا کوئی نہیں ہو گا۔ وہاں ہم ایک دوسرے پر شوٹنگ کریں گے۔ گولیوں سے بچ کر زندہ رہنے والا ونر ہو گا۔ بولو منظور ہے"...... پرنسز مارشیا نے کہا۔

"منظور ہے"...... تنویر نے کرخت لہجے میں کہا۔

"تو آؤ۔ میرے پیچھے"...... پرنسز مارشیا نے کہا اور مڑ کر تیز تیز چلتی ہوئی اپنی کار کی طرف بڑھتی چلی گئی۔

"ارے تم دونوں نے تو ہمارا سارا مزہ ہی خراب کر دیا ہے۔ تم دونوں نے شوٹنگ پاور دکھانی ہے تو یہیں دکھا دو۔ ہم بھی تو دیکھیں

کہ تم میں سے کون زندہ رہتا ہے اور کون گولی کا شکار ہوتا ہے"۔ وہاں موجود کسی شخص نے اونچی آواز میں کہا تو پرنسز مارشیا انتہائی غضبناک انداز میں اس طرف مڑی جس طرف سے اسے آواز سنائی دی تھی۔ اس نے ریوالور والا ہاتھ اٹھا کر اچانک دو تین ہوائی فائر کر دیئے۔ فائر ہوتے ہی لوگ تیزی سے پیچھے ہٹتے چلے گئے۔

"اس نوجوان جیسی کسی میں ہمت ہے تو وہ سامنے آ کر بات کرے"...... پرنسز مارشیا نے غرا کر کہا تو جواب میں اس بار کوئی آواز سنائی نہیں دی۔ پرنسز مارشیا چند لمحے وہاں موجود لوگوں کو گھورتی رہی پھر اس نے ریوالور کا رخ مجمعے کی جانب کیا تو لوگ خوفزدہ ہو کر کائی کی طرح چھٹتے چلے گئے۔ لوگوں کو وہاں سے ہٹتے دیکھ کر پرنسز مارشیا نے سر جھٹکا اور فوراً اپنی کار میں آ کر بیٹھ گئی۔ اس نے ریوالور سائیڈ سیٹ پر پھینکا اور سامنے کھڑی تنویر کی کار کی جانب دیکھنے لگی۔

تنویر بھی اپنی کار میں بیٹھ گیا تھا۔ پرنسز مارشیا نے کار جو پہلے سے ہی اسٹارٹ تھی گیئر لگا کر آگے بڑھائی اور تنویر کی کار کی سائیڈ میں آ گئی۔

"اب مرد کے بچے ہو تو لازمی میرے پیچھے آنا ورنہ گھر جا کر اپنی ماں بہن کی چوڑیاں پہن کر ان کے ساتھ بیٹھ جانا"...... پرنسز مارشیا نے کار تنویر کی کار کے پاس روکتے ہوئے کہا۔ اس کی بات سن کر تنویر سلگ کر رہ گیا۔ اس سے پہلے کہ وہ پرنسز مارشیا سے کچھ

کہتا پرنسز مارشیا نے کار تیزی سے آگے بڑھا دی۔

"تمہیں اس کا اندازہ ہی نہیں ہے پرنسز مارشیا کہ تم نے کس سے ٹکر لے لی ہے۔ تم ماہر شوٹر ضرور ہو سکتی ہو لیکن تنویر دنیا کا ٹاپ شوٹر ہے۔ جس کے مقابلے میں ابھی تم بچی ہو۔ دودھ پیتی بچی"...... تنویر نے غرا کر کہا اور اس نے کار تیزی سے موڑی اور پھر اس نے کار پرنسز مارشیا کی کار کے پیچھے دوڑانی شروع کر دی جو آگے جا کر بائیں جانب والی سڑک کی طرف مڑ گئی تھی۔ کچھ ہی دیر میں دونوں کاریں ایک دوسرے کے پیچھے انتہائی برق رفتار سے دوڑی چلی جا رہی تھیں۔ ایک تو پہلے ہی عمران کی وجہ سے اس کا دماغ سلگا ہوا تھا اور دوسرا عام لوگوں کے درمیان جس طرح اس لڑکی نے تنویر سے بات کی تھی اس کے دماغ میں چنگاریاں سی پھوٹنا شروع ہو گئی تھیں اور اس نے لڑکی کو سبق سکھانے کا فیصلہ کر لیا تھا اسی لئے وہ اس کے پیچھے جا رہا تھا ورنہ وہ ایسی کسی لڑکی کو منہ تک لگانا پسند نہیں کرتا تھا اور نہ کسی کو چیلنج کرتا تھا۔ لڑکی کی خودسری اور غرور کی وجہ سے اس نے اسے چیلنج کیا تھا اور تنویر کی عادت تھی کہ اس سے اگر کوئی چیلنج کرتا یا وہ کسی کو چیلنج کرتا تو اس وقت تک پیچھے نہیں ہٹتا تھا جب تک وہ چیلنج پورا نہ کر دیتا۔

پرنسز مارشیا کی کار چند سڑکیں مڑنے کے بعد جس سڑک کی طرف جا رہی تھی اسے دیکھ کر تنویر سمجھ گیا تھا کہ وہ اسے کس جگہ لے جانا چاہتی ہے۔ اس لئے تنویر کے چہرے پر غصے کے ساتھ

اب قدرے جوش کے تاثرات بھی نمایاں ہونا شروع ہو گئے تھے۔ پرنسز مارشیا کا چہرہ اسے اس کی کار کے بیک مرر سے صاف دکھائی دے رہا تھا جو بدستور غصے اور نفرت زدہ نگاہوں سے اسے دیکھ رہی تھی۔ دونوں کاریں چالیس منٹ تک آگے پیچھے دوڑتی رہیں۔ یہ سڑک مضافات کی طرف جا رہی تھی۔ کچھ ہی دیر میں وہ ایک ایسی سڑک پر آ گئے جہاں ٹریفک نام کی کوئی چیز نہیں تھے۔ وہاں سے پہاڑی سلسلے شروع ہو گئے تھے۔ سڑک کی ایک طرف پہاڑیاں تھی جبکہ دوسری جانب کھائیوں کا لامتناہی سلسلہ شروع ہو گیا تھا۔ پرنسز مارشیا تیزی سے کار دوڑاتی ہوئی آگے جا کر ایک پہاڑی کے پاس سے مڑی اور پھر اس کی کار پہاڑی کی سائیڈ پر موجود ایک کچی سڑک پر اترتی چلی گئی۔ تنویر نے بھی اپنی کار اس کے پیچھے موڑ دی۔

سڑک کچی ہونے کی وجہ سے خاصی ناہموار تھی اس لئے دونوں کاریں اچھلتی ہوئیں آگے بڑھ رہی تھیں۔ پہاڑی کی سائیڈ سے گزرتے ہوئے وہ پہاڑی کی دوسری جانب آئے تو سامنے ایک میدانی علاقہ دکھائی دیا۔ میدانی علاقہ زیادہ بڑا نہیں تھا لیکن میدان خاصا صاف ستھرا تھا وہاں نہ تو چٹانیں بکھری ہوئی دکھائی دے رہی تھیں اور نہ ہی درخت اور جھاڑیاں تھیں۔

پرنسز مارشیا نے کار سائیڈ میں لے جا کر روک دی اور کار روکتے ہی کار سے نکل کر فوراً باہر آ گئی۔ اس نے کار سے نکلتے

ہوئے سائیڈ سیٹ پر پڑا ہوا اپنا ریوالور اٹھا لیا تھا۔ تنویر نے بھی کار اس کی کار کے پیچھے روکی اور پھر وہ بھی کار سے نکل کر باہر آ گیا۔

''تو تم مجھ سے یہاں مقابلہ کرنا چاہتی ہو''...... تنویر نے کار سے نکل کر پرنسز مارشیا کی جانب دیکھتے ہوئے کہا۔

''ہاں۔ یہ جگہ خاصی پرسکون ہے اور یہاں کوئی آتا جاتا نہیں ہے۔ میں یہاں پر آسانی سے تمہیں ہٹ کر کے نکل سکتی ہوں۔ یہاں تمہاری لاش کوے اور گدھ نوچ کھائیں گے۔ شام تک تمہاری لاش کی ہڈیاں بھی یہاں سے غائب ہو چکی ہوں گی اس طرح کسی کو اس بات کا پتہ نہیں چلے گا کوئی انسان میرے ہاتھوں ہلاک ہوا تھا''...... پرنسز مارشیا نے نفرت بھرے لہجے میں کہا اور اس کی بات سن کر تنویر کے ہونٹوں پر انتہائی زہریلی اور طنز بھری مسکراہٹ ابھر آئی۔ اسی لمحے اس کا ہاتھ تیزی سے حرکت میں آیا اور دوسرے لمحے اس کے ہاتھ میں بھی ایک ریوالور دکھائی دیا۔ اسے اس تیزی سے جیب سے ریوالور نکالتے دیکھ کر پرنسز مارشیا ایک لمحے کے لئے حیران رہ گئی لیکن اس نے فوراً ہی اپنے تاثرات کو کنٹرول کر لیا۔

''بہت خوب تو تمہارے پاس بھی ریوالور ہے''...... پرنسز مارشیا نے زہریلے لہجے میں کہا۔

''ظاہر ہے۔ یہاں ہم دونوں نے چیلنج مقابلہ کرنا ہے۔ کسی ایک نے ہٹ ہونا ہے تو پھر دونوں کو برابر کا موقع ملنا چاہئے''۔

تنویر نے کہا تو پرنسز مارشیا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

''اوکے۔ آؤ۔ میدان میں آؤ۔ دیکھتے ہیں کہ تم میں میرا مقابلہ کرنے کا کتنا حوصلہ ہے''...... پرنسز مارشیا نے کہا تو تنویر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ پرنسز مارشیا مڑ کر تیز تیز چلتی ہوئی خالی میدان کی طرف بڑھ گئی۔ تنویر بھی مسکراتا ہوا میدان کی طرف بڑھنے لگا۔ پرنسز مارشیا کافی فاصلے پر جا کر کھڑی ہو گئی۔

''میرا خیال ہے کہ ہمیں اس چیلنج کے کچھ رولز طے کر لینے چاہئیں''...... تنویر نے کہا تو پرنسز مارشیا چونک کر اس کی طرف دیکھنے لگی۔

''جہاں زندگی داؤ پر لگی ہو وہاں کوئی رولز نہیں ہوتے۔ فیصلہ تمہاری یا پھر میری موت سے ہی ہو گا نہ اس سے کم اور نہ اس سے زیادہ''...... پرنسز مارشیا نے ٹھوس لہجے میں کہا اور اس کا ٹھوس لہجہ سن کر تنویر ایک طویل سانس لے کر رہ گیا۔

''تو پھر ڈوئل کر لیتے ہیں''...... تنویر نے کہا۔

''ڈوئل۔ تمہارا مطلب ہے کہ ہم ایک دوسرے سے مخالف سمتوں میں چلتے ہوئے اچانک مڑیں اور ایک دوسرے پر فائر کر دیں جو گولی کا نشانہ بن جائے وہ ہار جائے گا اور جو بچ گیا وہ جیت جائے گا''...... پرنسز مارشیا نے کہا۔

''ہاں۔ زندگی اور موت کا فیصلہ تو ایسے ہی ہوتا ہے''...... تنویر نے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ مجھے منظور ہے۔ ہم اب ڈوئل ہی کھیلیں گے۔ فیصلہ اسی کے حق میں ہو گا جو پہلے گولی چلائے گا''...... پرنسز مارشیا نے کہا تو تنویر اس کی دیدہ دلیری پر حیران رہ گیا۔ اس نے ایسی بہت کم لڑکیاں دیکھی تھیں جو اپنی انا کی تسکین کے لئے ہی سہی لیکن اپنی زندگیاں داؤ پر لگا دیتی تھیں۔

''تو پھر آؤ۔ یہاں میری پاس آ کر کھڑے ہو جاؤ۔ ہم ایک دوسرے کی طرف کمریں کر کے کھڑے ہوں گے اور پھر ایک ایک قدم مخالف سمت اٹھائیں گے۔ بیس قدم کے فاصلے پر ہم اچانک مڑیں گے اور پھر فائر کر دیں گے اس کے بعد جو نتیجہ ہو گا وہ سامنے ہو گا''...... پرنسز مارشیا نے کہا۔

''اگر تم نے بیس قدم پورے ہونے سے پہلے مڑ کر مجھ پر فائر کر دیا تو''......تنویر نے اس کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

''یو شٹ اپ نانسنس۔ پرنسز مارشیا اتنی گئی گزری نہیں ہے جو کسی سے دھوکہ کرے۔ پرنسز مارشیا اپنے قول کی پکی ہے جو کہتی ہے وہی کرتی ہے۔ سمجھے تم''...... پرنسز مارشیا نے بری طرح سے چیختے ہوئے کہا۔ اس کی آنکھیں ایک بار پھر غصے سے سرخ ہو گئی تھیں۔

''اوکے۔ میں بھی بیس قدم جاؤں گا اور بیس قدم پورے ہوتے ہی مڑ کر تم پر فائر کر دوں گا۔ مرنے سے پہلے تمہیں کسی کو یاد کرنا ہے تو کر لو اور اگر تمہاری کوئی آخری خواہش ہے تو وہ بھی مجھے بتا

دو میں اسے پورا کرنے کی کوشش کروں گا۔ اس کے علاوہ مجھے اپنے پیرنٹس کا نمبر بھی دے دو تا کہ وہ یہاں سے آ کر تمہاری لاش اٹھا کر لے جائیں کیونکہ میں نہیں چاہتا کہ یہاں تمہاری لاش گدھ کھائیں''...... تنویر نے تیز تیز بولتے ہوئے کہا۔ اس بار نانسنس کہنے پر اسے واقعی پرنسز مارشیا پر شدید غصہ آ گیا تھا۔ وہ اس کا عورت ہونے کی وجہ سے اس کا لحاظ کر رہا تھا لیکن پرنسز مارشیا مسلسل اس پر بری طرح سے چیخ رہی تھی جس کی وجہ سے اب تنویر بھی بے حد غصے میں آ گیا تھا۔

''یہی بات میں تم سے کہوں تو''...... پرنسز مارشیا نے غراتے ہوئے کر کہا۔

''میرا آگے پیچھے کوئی نہیں ہے۔ اگر میں ہٹ ہوا تو تم میری لاش یہیں چھوڑ جانا۔ میں شکست کھا کر اپنی لاش کا چہرہ بھی کسی کو دکھانا پسند نہیں کروں گا۔ اس سے بہتر ہو گا کہ میری لاش واقعی گدھ کھا جائیں''......تنویر نے سخت لہجے میں کہا۔

''ٹھیک ہے۔ میں تمہاری آخری وصیت پر ضرور عمل کروں گی''...... پرنسز مارشیا نے سپاٹ لہجے میں کہا۔

''تو شروع کریں''......تنویر نے کہا۔

''ہاں۔ بالکل''...... پرنسز مارشیا نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا اور وہ تنویر کی طرف کمر کر کے کھڑی ہو گئی۔ تنویر بھی اس کی طرف کمر کر کے کھڑا ہو گیا۔ دونوں ایک دوسرے سے ایک فٹ کے

فاصلے پر مخالف سمتوں میں کھڑے تھے۔

''میں ایک دو تین کہوں گی اور تین کے ساتھ ہی ہم قدم بڑھانا شروع کر دیں گے''...... پرنسز مارشیا نے سپاٹ لہجے میں کہا۔

''اوکے''......تنویر نے جواب دیا۔ اس کے چہرے پر شدید تناؤ دکھائی دے رہا تھا۔

''ایک۔ دو۔ تین''...... پرنسز مارشیا نے کہا اور ساتھ ہی اس نے قدم آگے بڑھانے شروع کر دیئے۔ تنویر نے بھی تین سنتے ہی قدم آگے بڑھا دیئے تھے۔ دونوں مخالف سمتون میں گن گن کر قدم اٹھا رہے تھے پھر جیسے ہی وہ بیس قدم کے فاصلے پر گئے دونوں بجلی کی سی تیزی سے ایک دوسرے کی طرف مڑے اور ساتھ ہی دونوں کے ریوالور گرجے اور ماحول اچانک ان دونوں کی تیز چیخوں سے گونج اٹھا۔

عمران کی نظریں فوگاشے کے ہاتھ میں موجود ریوالور پر جمی ہوئی تھیں۔ جیسے ہی فوگاشے نے فائرنگ کرنا شروع کی عمران نے بجلی کی سی تیزی سے چھلانگ لگائی اور اپنی جگہ سے ہٹتا چلا گیا اور پھر اس نے سنگ آرٹ کا بہترین نمونہ پیش کرتے ہوئے فوگاشے کی چلائی ہوئی گولیوں سے بچنا شروع کر دیا۔ فوگاشے اس وقت تک اس پر فائرنگ کرتا رہا جب تک اس کے ریوالور کی ساری گولیاں خالی نہ ہوگئیں پھر جیسے ہی اس کے ریوالور سے ٹرچ ٹرچ کی آوازیں نکلیں اس نے غصے میں عمران کی طرف ریوالور کھینچ مارا جسے عمران نے ہوا میں دبوچا اور قلابازیاں کھاتا ہوا پیروں کے بل زمین پر آ کھڑا ہوا۔

عمران کو گولیوں سے بچنے کے لئے حیرت انگیز کرتب دکھاتے دیکھ کر انجلینا آنکھیں پھاڑ کر رہ گئی تھی۔ اس نے آج تک فوگاشے کے ہاتھوں کسی کو بچتے نہیں دیکھا تھا کیونکہ وہ ٹاپ شوٹر تھا جس کا

نشانہ کبھی خطا نہیں جاتا تھا لیکن عمران نے جو کرتب دکھائے تھے اور وہ جس طرح سے ٹاپ شوٹر فوگاشے کی گولیوں سے بچ گیا تھا یہ واقعی انجلینا کے لئے حیران کن تھا۔

''تم انسان ہو یا چھلاوے۔ میں نے زندگی میں کبھی فوگاشے جیسے نشانے باز کے ہاتھوں کسی کو بچتے نہیں دیکھا ہے۔ اس کی ایک ہی گولی دشمن کو موت کی نیند سلا دیتا ہے اور تم.....'' انجلینا نے آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر عمران کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

''تم نے اسے کسی اناڑی پر فائرنگ کرتے دیکھا ہو گا۔ اناڑیوں اور کھلاڑیوں میں بہت فرق ہوتا ہے انجلینا میڈم۔ ایک فرق تو یہ ہے کہ اناڑی الف سے شروع ہوتا ہے اور کھلاڑی کا پہلا لفظ کاف ہے''..... عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

''آج تمہاری زندگی کا آخری دن ہے عمران۔ تم یہاں سے میرے ہاتھوں بچ کر نہیں جا سکو گے۔ تم گولیوں سے تو بچ گئے ہو لیکن میرے ہاتھوں سے بچ کر دکھاؤ تو مانوں''..... فوگاشے نے چیختے ہوئے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ عمران کچھ سمجھتا فوگاشے اچانک اچھلا اور اس نے اپنا جسم بجلی کی سی تیزی سے گھماتے ہوئے عمران کے سینے پر بیک کک مار دی۔ عمران نے اس کک سے بچنے کی بے حد کوشش کی تھی لیکن کامیاب نہ ہو سکا تھا۔ کک کھا کر وہ اچھل کر پشت کے بل پیچھے گرا۔ جیسے ہی وہ نیچے گرا اس کے قریب کھڑی انجلینا نے جمپ لگایا اور اُڑتی ہوئی نیچے آئی۔ نیچے

آتے ہوئے اس نے اپنے پیر سمیٹ کر گھٹنے موڑے اور پوری قوت سے عمران پر گری لیکن دوسرے لمحے کمرہ انجلینا کی زور دار چیخوں سے گونج اٹھا۔ اس نے جیسے ہی گرتے ہوئے عمران کے سینے پر گھٹنے موڑ کر مارنے چاہے عمران بجلی کی سی تیزی سے کروٹ بدل گیا اور انجلینا کے گھٹنے پوری قوت سے فرش سے ٹکرائے۔ اس کے فرش پر گھٹنے ٹکرانے کی آواز ایسی تھی جیسے اس کے گھٹنوں کی ہڈیاں ٹوٹ گئی ہوں۔ وہ سائیڈ کے بل گری اور بری طرح سے تڑپنے لگے۔

عمران سائیڈ میں ہوا ہی تھا کہ فوگاشے نے چھلانگ لگائی اور اس کے نزدیک آ گیا۔ عمران نے فوگاشے سے دور ہٹنے کے لئے ایک اور کروٹ بدلی لیکن فوگاشے اس کی توقع سے زیادہ تیز تھا۔ فوگاشے نے جھپٹ کر عمران کی دونوں ٹانگیں پکڑیں اور اس سے پہلے کہ عمران اس سے اپنی ٹانگیں جھٹک کر چھڑاتا، فوگاشے نے اپنا جسم جو عمران کی ٹانگیں پکڑنے کے لئے آگے کی طرف جھکا ہوا تھا تیزی سے پیچھے کی طرف اٹھا لیا۔ اس کے زور لگنے کی وجہ سے عمران کا اوپر والا جسم بھی اوپر اٹھ گیا۔ دوسرے لمحے فوگاشے نے اپنا جسم پوری قوت سے پیچھے کی طرف کسی کمان کی طرح موڑا تو عمران کا جسم تیزی سے اوپر اٹھا اور دوسرے لمحے وہ فوگاشے کے اوپر سے ہوتا ہوا پیچھے صوفے سے ٹکرایا اور صوفے سمیت دوسری طرف الٹتا چلا گیا۔

عمران کو اس طرف پھینکتے ہی فوگاشے نے اپنا جسم سیدھا کیا اور پھر وہ لمبی چھلانگ لگا کر صوفے کے پیچھے آ گیا جہاں عمران اٹھنے کی کوشش کر رہا تھا۔ اس سے پہلے کہ عمران اٹھتا فوگاشے کے حلق سے زور دار چیخ نکلی اور اس نے آگے بڑھ کر پوری قوت سے دونوں ہاتھ عمران کے کانوں پر مار دیئے۔ اس کے ہاتھوں میں نجانے کتنی طاقت تھی کہ عمران کو ایک زور دار جھٹکا لگا اور وہ لہراتا ہوا نیچے گر گیا۔ زور دار ضربوں نے نہ صرف اس کا دماغ ہلا کر رکھ دیا تھا بلکہ عمران کو یوں محسوس ہوا تھا جیسے اس کے دونوں کانوں کے پردے پھٹ گئے ہوں۔ اس کے کانوں میں تیز سیٹیاں سی بجنا شروع ہو گئیں۔ عمران کی آنکھوں کے سامنے بھی کئی رنگ برنگے ستارے ناچنے لگے۔ عمران نے خود کو سنبھالنا چاہا لیکن اسی لمحے فوگاشے کسی وحشی درندے کی طرح عمران پر جھپٹا اور اس نے عمران کو دونوں ہاتھوں سے پکڑ کر ایک جھٹکے سے اوپر اٹھایا۔ دوسرے لمحے اس کا مجسم عمران کو لئے ہوئے تیزی سے گھوما اور پھر اس نے عمران کو پوری قوت سے سائیڈ دیوار پر مار دیا۔

عمران کو پہلے ہی اپنا دماغ سن ہوتا ہوا محسوس ہو رہا تھا۔ وہ پہلو کے بل دیوار سے ٹکرایا تو اسے یوں محسوس ہوا جیسے اس کے جسم کی ساری ہڈیاں بھی ہل کر رہ گئی ہوں۔ وہ دیوار سے ٹکرا کر نیچے گرا ہی تھا کہ فوگاشے لمبی چھلانگ لگا کر ایک بار پھر اس کے نزدیک آ گیا۔ عمران اسے دیکھ کر تیزی سے اٹھا لیکن اسی لمحے فوگاشے کسی

بھینسے کی طرح ڈکراتا ہوا اس پر جھپٹا اور اس بار عمران حلق کے بل چیختا ہوا پیچھے جا گرا۔ فوگاشے نے اس پر اچھل کر کسی طاقتور بھینسے کی طرح ٹکر ماری تھی اور اس کی یہ ٹکر عمران کی ناک پر پڑی تھی اور عمران کو اپنی ناک کی ہڈی ٹوٹتی ہوئی محسوس ہوئی تھی۔ اس کی ناک سے خون فوارے کی طرح سے بہہ نکلا اور وہ فرش پر گر کر بری طرح سے تڑپنے لگا۔ فوگاشے کے جسم میں جیسے پارہ بھرا ہوا تھا وہ عمران کو سنبھلنے کا کوئی موقع نہیں دے رہا تھا۔ عمران ابھی تک نہ اس پر کوئی حملہ کر سکا تھا اور نہ ہی اس کے حملوں سے اپنا بچاؤ کر سکا تھا۔ عمران زمین پر گر کر اٹھنے کی کوشش ہی کر رہا تھا کہ اسی لمحے فوگاشے اچھل کر پھر جنگلی بھینسے کی طرح اس کے سامنے آ کھڑا ہوا۔

''تم نے یہاں آ کر بہت بڑی غلطی کی ہے عمران۔ تم یہاں خود نہیں آئے تھے بلکہ تمہیں یہاں تمہاری موت کھینچ کر لائی تھی اور اب تم گئے کام سے''...... فوگاشے نے غرا کر کہا اور ساتھ ہی اس کے دونوں ہاتھ مخالف سمتوں میں پھیلے اور پھر بجلی کی سی تیزی سے اٹھتے ہوئے عمران کے سر اور کانوں پر پڑے۔ یہ اس کا مخصوص داؤ تھا جو اس نے پہلے بھی استعمال کیا تھا اور اس داؤ کی وجہ سے عمران کی یہ حالت ہو گئی تھی کہ اس کا دماغ اپنی جگہ سے ہل کر رہ گیا تھا جس کی وجہ سے وہ فوگاشے کے حملوں سے اپنا بچاؤ بھی نہیں کر پا رہا تھا اور فوگاشے اسے مسلسل رگید رہا تھا اور اب اس نے ایسا ہی

ایک اور وار کر دیا تھا۔ فوگاشے کے دونوں ہاتھ عمران کے سر کی سائیڈوں اور کانوں پر پڑے تھے جس سے عمران کو یوں محسوس ہوا تھا جیسے اس کے سر پر بم پھٹ پڑا ہو اور اس کے سر کے ٹکڑے اُڑ گئے ہوں۔ اس بار اسے صحیح معنوں میں اپنے کانوں کے پردے پھٹتے ہوئے محسوس ہوئے تھے اور اس کی آنکھوں کے سامنے سرخی سی آ گئی تھی۔ سوائے سرخی کے اسے کچھ دکھائی نہیں دے رہا تھا اور اس کے کانوں میں بجنے والی سیٹیوں کی آوازیں اس قدر تیز ہو گئی تھیں کہ اسے دوسری کوئی آواز سنائی نہیں دے رہی تھی۔ پھر اس کے کانوں میں بجنے والی نہ صرف سیٹیوں کی آوازیں بند ہو گئیں بلکہ اس کی آنکھوں کے سامنے چھائی ہوئی سرخی بھی سیاہی میں تبدیل ہوتی چلی گئی۔

دونوں کی چلائی ہوئی گولیاں ایک دوسرے کے ہاتھوں میں موجود ریوالوروں پر پڑی تھیں اور گولیاں ان کے ہاتھوں پر رگڑ کھاتی ہوئی گزر گئی تھیں جس کی وجہ سے نہ صرف ان کے ہاتھوں سے ریوالور گر گئے تھے بلکہ ان کے ہاتھ بھی زخمی ہو گئے تھے۔

ہاتھوں پر گولیاں لگنے کی وجہ سے ان دونوں کے منہ سے چیخیں نکل گئی تھیں۔ بیس قدم پورے ہوتے ہی تنویر نے مڑتے ہوئے دائیں طرف چھلانگ لگا کر پرنسز مارشیا پر فائر کیا تھا اور اس نے جان بوجھ کر پرنسز مارشیا کے ہاتھ میں موجود ریوالور کو نشانہ بنایا تھا۔ پرنسز مارشیا نے بھی یہی کیا تھا بیس قدم پورے ہوتے ہی وہ سائیڈ میں کودی تھی اور اس نے نیچے گرتے ہوئے تنویر پر فائر کر دیا تھا۔ اب یہ اتفاق تھا کہ اس کی گولی بھی تنویر کے ہاتھ میں موجود ریوالور پر پڑی تھی اور اس کا ہاتھ زخمی کرتے ہوئے نکل گئی تھی۔

دونوں چند لمحے زمین پر پڑے رہے پھر وہ اٹھے اور ایک

دوسرے کی جانب تیز نظروں سے گھورنے لگے۔ پرنسز مارشیا کے چہرے پر شدید حیرت کے تاثرات دکھائی دے رہے تھے جیسے اسے اس بات پر یقین ہی نہ آ رہا ہو کہ اس کے سوا کسی اور کا نشانہ بھی اس قدر پختہ ہو سکتا ہے کہ اس کے ہاتھ سے ریوالور بھی گر جائے اور اس کا ہاتھ بھی زخمی ہو جائے۔ یہی حال تنویر کا بھی تھا۔ دونوں چند لمحے ایک دوسرے کو گھورتے رہے پھر وہ آہستہ آہستہ چلتے ہوئے ایک دوسرے کے قریب آ کر آمنے سامنے کھڑے ہو گئے۔

''کیا تم نے جان بوجھ کر میرے ہاتھ میں موجود ریوالور کا نشانہ لیا تھا''...... پرنسز مارشیا نے تنویر کی جانب حیرت بھری نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا۔

''ہاں۔ میں بلاوجہ کسی کی جان نہیں لیتا۔ میں بس تمہیں یہ دکھانا چاہتا تھا کہ دنیا میں تم اکیلی ٹاپ شوٹر نہیں ہو''...... تنویر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''ہونہہ۔ میرا نشانہ بھی کم نہیں ہے۔ میں چاہتی تو میری چلائی ہوئی گولی تمہارے دل میں بھی اتر سکتی تھی لیکن میں نے بھی جان بوجھ کر تمہارے ریوالور کا ہی نشانہ لیا تھا کیونکہ مجھے یقین تھا کہ تمہاری چلائی ہوئی گولی مجھے چھو بھی نہیں سکے گی مگر......'' پرنسز مارشیا نے غرا کر کہا۔

''کیوں۔ تم نے مجھے نشانہ کیوں نہیں بنایا تھا''...... تنویر نے حیرت سے کہا۔

''میں بھی بلاوجہ کسی کا خون بہانے کی عادی نہیں ہوں''۔ پرنسز مارشیا نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

''لیکن تم نے یہ ثابت کر دیا ہے کہ تم واقعی بہترین نشانہ باز ہو۔ ایسا بہت کم ہوا ہے جب چیلنج کرنے کے باوجود مجھے کسی کے ہاتھوں چوٹ کھانی پڑی ہے''...... تنویر نے صاف گوئی کا مظاہرہ کرتے ہوئے کہا۔

''گڈ شو۔ تم اعلیٰ ظرف کے انسان معلوم ہوتے ہو جس نے یہ تو قبول کیا ہے کہ تم نے میرے ہاتھوں چوٹ کھائی ہے''...... پرنسز مارشیا نے پہلی بار مسکراہٹ بھرے لہجے میں کہا تو تنویر بھی بے اختیار مسکرا دیا۔

''چوٹ تو خیر تم نے بھی میرے ہاتھوں کھائی ہے۔ تمہاری کلائی سے خون بہہ رہا ہے''...... تنویر نے اس کی کلائی کی طرف دیکھتے ہوئے کہا تو پرنسز مارشیا اپنی زخمی کلائی کی طرف دیکھنے لگی۔

''یہ چھوٹے موٹے زخم پرنسز مارشیا کے لئے کوئی معنی نہیں رکھتے۔ تمہاری کلائی بھی زخمی ہے۔ جاؤ جا کر کسی کلینک میں اس کی بینڈیج کرا لو کہیں زخم خراب نہ ہو جائے اور تمہیں تکلیف اٹھانا پڑے''...... پرنسز مارشیا نے مسکرا کر کہا۔

''میرے نزدیک بھی یہ زخم کچھ نہیں ہیں اور نہ مجھے ایسے زخموں کی کوئی پرواہ ہوتی ہے''...... تنویر نے کہا۔

''کافی بہادر معلوم ہوتے ہو۔ نام کیا ہے تمہارا''...... پرنسز

مارشیا نے اس کی طرف دلچسپی سے دیکھتے ہوئے کہا۔

''چھوڑو نام میں کیا رکھا ہے۔ ہم دونوں ایک دوسرے سے انجان رہیں تو اچھا ہے۔ تم راستے میں ملی۔ ہم نے ایک دوسرے کو چیلنج کیا اور اس چیلنج کو دونوں نے پورا کر کے دکھا دیا۔ تمہارے لئے یہی کافی ہے اور میرے لئے بھی''...... تنویر نے کہا۔

''ہاں۔ تم ٹھیک کہہ رہے ہو۔ مجھے بھی انجان لوگوں سے جان پہچان بڑھانے کا کوئی شوق نہیں ہے اور ویسے بھی میں تنہائی پسند ہوں اور تنہا رہنا ہی پسند کرتی ہوں''...... پرنسز مارشیا نے کہا۔

''کیوں۔ کیا تمہارے ماں باپ، بہن بھائی یا عزیز رشتہ دار نہیں ہیں''...... تنویر نے چونک کر کہا۔

''نہیں۔ میں ان سب کو کھو چکی ہوں۔ اب اکیلی ہی اس دنیا میں زندگی کاٹ رہی ہوں لیکن خیر۔ چھوڑو تم اور چلو یہاں سے۔ میں ایک ضروری کام سے نکلی تھی۔ مجھے وہ کام کرنا ہے اور پھر مجھے واپس بھی جانا ہے''...... پرنسز مارشیا نے سنجیدگی سے کہا۔

''واپس جانا ہے۔ کہاں جانا ہے۔ کیا تم یہاں نہیں رہتی''۔ تنویر نے حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔

''نہیں۔ میں کارمن سے آئی ہوں اور مجھے یہاں ایک ضروری کام تھا۔ آج میرا کام پورا ہو جائے گا اور میں شام کی فلائٹ سے واپس چلی جاؤں گی''...... پرنسز مارشیا نے کہا۔

''کیا میں پوچھ سکتا ہوں کہ تم یہاں اتنے مختصر سے عرصہ کے

لئے کس کام سے آئی تھیں''...... تنویر نے پوچھا۔

''سوری۔ یہ ایک سیکرٹ ہے جو میں تم سے شیئر نہیں کر سکتی۔ اب تم جاؤ یہاں سے۔ میں بھی جا رہی ہوں''...... پرنسز مارشیا نے سرد لہجے میں کہا اور ایک جھٹکے سے مڑ کر اپنی کار کی طرف بڑھتی چلی گئی۔ تنویر چند لمحے ہونٹ بھینچے اسے جاتے دیکھتا رہا پھر اس نے بھی سر جھٹکا اور وہ بھی اپنی کار کی طرف بڑھ گیا۔ آگے چلتی ہوئی پرنسز مارشیا ایک لمحے کے لئے رکی اور پھر وہ پلٹ کر تنویر کی طرف دیکھنے لگی۔

''کیا تم مستقل یہیں کے رہنے والے ہو''...... پرنسز مارشیا نے تنویر کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا۔

''ہاں۔ کیوں''...... تنویر نے پوچھا۔

''میں تمہیں اگر ایک آدمی کی تصویر دکھاؤں تو کیا تم اسے پہچان کر بتا سکتے ہو کہ وہ کون ہے کہاں کا رہنے والا ہے''...... پرنسز مارشیا نے کہا۔

''شاید''...... تنویر نے کہا تو لڑکی نے جینز سے اپنا سیل فون نکالا اور پھر اس نے فوٹو فولڈر اوپن کر کے ایک تصویر سلیکٹ کی اور پھر اس نے سیل فون کا رخ تنویر کی جانب کر دیا۔

''دیکھو۔ شاید تم نے اسے کہیں دیکھا ہو''...... پرنسز مارشیا نے کہا اور اس کے سیل فون پر نظر آنے والی تصویر دیکھ کر تنویر بے اختیار اچھل پڑا کیونکہ وہ اسی کی تصویر تھی۔ اس وقت تنویر نے ہلکا

ہلکا میک اپ کر رکھا تھا جبکہ پرنسز مارشیا کے سیل فون میں اس کی اصل تصویر تھی۔ شاید اسی لئے پرنسز مارشیا اسے پہچان نہیں سکی تھی۔

''یہ تصویر تمہارے پاس کہاں سے آئی''...... تنویر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''تم اس بات کو چھوڑو کہ یہ تصویر میرے پاس کہاں سے آئی ہے یہ بتاؤ کہ کیا تم نے اس آدمی کو کہیں دیکھا ہے''...... پرنسز مارشیا نے منہ بنا کر کہا۔

''ہاں۔ میں اسے جانتا ہوں''...... تنویر نے کہا تو اس بار پرنسز مارشیا بری طرح سے اچھل پڑی اس کے چہرے پر مسرت اور انتہائی جوش کے تاثرات نمودار ہو گئے۔

''کیا واقعی۔ کیا تم سچ کہہ رہے ہو کہ تم اس شخص کو جانتے ہو۔ بولو۔ کہاں ہے یہ اور اس کا نام کیا ہے''...... پرنسز مارشیا نے تیز تیز بولتے ہوئے کہا۔

''پہلے یہ بتاؤ کہ تم اس کے بارے میں کیا جانتی ہو اور تمہارے پاس اس کی تصویر کہاں سے آئی ہے''...... تنویر نے کہا۔

''نہیں۔ میں تمہیں یہ سب نہیں بتا سکتی۔ اگر تم اس آدمی کو جانتے ہو تو پھر تم مجھے اس تک پہنچا دو۔ اس کے سامنے جا کر میں سب کچھ بتاؤں گی اور اگر اس آدمی نے مناسب سمجھا تو تم بھی میری باتیں سن لینا کہ میں اسے کیوں تلاش کرتی پھر رہی تھی''۔ پرنسز مارشیا نے کہا۔

''تلاش۔ تو تم اس آدمی کو تلاش کرتی پھر رہی تھی''...... تنویر نے اسی طرح انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''ہاں۔ میں اسی کی تلاش میں یہاں آئی ہوں اور میں نے اسے ہر جگہ تلاش کیا ہے لیکن بھرپور کوششوں کے بعد بھی میں اس کے بارے میں کچھ پتہ نہیں چلا سکی ہوں کہ اس کا نام کیا ہے اور یہ کہاں رہتا ہے''...... پرنسز مارشیا نے کہا۔

''تو کیا تمہارا اس سے ملنا ضروری ہے''...... تنویر نے اس کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

''ہاں۔ بہت ضروری بلکہ بے حد ضروری''...... پرنسز مارشیا نے اثبات میں سر ہلا کر جواب دیا۔

''ٹھیک ہے۔ اگر تم چاہو تو میں تمہیں اس کے پاس لے جا سکتا ہوں''...... تنویر نے کچھ سوچ کر کہا۔ اس کے ذہن میں یہ بات کھٹکنا شروع ہو گئی تھی کہ کارمن سے آنے والی لڑکی جو اچانک ہی اس سے راستے میں ٹکرا گئی تھی اس کے پاس اس کی اصل تصویر کہاں سے آئی تھی اور وہ اسے کس لئے تلاش کرتی پھر رہی تھی جبکہ تنویر کے دماغ کے کسی حصے میں اس لڑکی کے لئے آشنائی نہیں تھی اور نہ ہی وہ اس سے پہلے اس لڑکی سے کبھی ملا تھا۔

''ہونہہ۔ میں کہہ تو رہی ہوں کہ مجھے ہر حال میں اس سے ملنا ہے اور تم کہہ رہے ہو کہ اگر میں چاہوں تو تم اس کے پاس مجھے لے جا سکتے ہو۔ چلو ابھی چلو۔ میں اس سے ابھی اور اسی وقت ملنا

چاہتی ہوں‘‘...... پرنسز مارشیا نے کہا۔

’’تمہارا اصل نام کیا ہے‘‘......تنویر نے پوچھا۔

’’میں پرنسز ہوں۔ پرنسز مارشیا یہی میرا نام ہے‘‘...... پرنسز مارشیا نے ایک بار پھر سخت لہجہ اپناتے ہوئے کہا تو تنویر ایک طویل سانس لے کر رہ گیا۔

’’پرنسز مارشیا تو عجیب سا نام ہے۔ ایسے نام تو انڈر ورلڈ کے نامور بدمعاش اور کرمنلز ہی رکھتے ہیں۔ کیا تمہارا تعلق کرمنلز سے ہے‘‘......تنویر نے پوچھا۔

’’ہاں۔ میں کارمن میں کرائم ورلڈ کی پرنسز ہوں اور اسی مناسبت سے میں نے اپنا نام پرنسز مارشیا رکھا ہوا ہے اور پرنسز مارشیا کا نام سن کر کارمن کا انڈر ورلڈ ہی نہیں بلکہ پوری دنیا کی انڈر ورلڈ دہل جاتی ہے اور کارمن سمیت پوری دنیا کی سرکاری اور غیر سرکاری ایجنسیاں لرز جاتی ہیں‘‘...... پرنسز مارشیا نے کہا۔

’’ہونہہ۔ لگتا ہے تمہیں اپنے آپ پر بہت زعم ہے اور تم خود کو انڈر ورلڈ کی کوئین سمجھتی ہو‘‘......تنویر نے منہ بنا کر کہا۔

’’انڈر ورلڈ کا کنگ اور کوئین کوئی اور ہے اور میں پرنسز ہوں نانسنس۔ پرنسز مارشیا۔ اور میں انڈر ورلڈ کے کنگ اور کوئین کی ہی بیٹی ہوں‘‘...... پرنسز مارشیا نے کہا۔

’’پھر بھی تمہارا کوئی اور نام بھی تو ہو گا۔ تم کارمن سے آئی ہو۔ اس نام سے تو تمہیں سفری سہولیات بھی نہیں مل سکتیں پھر تم پاکیشیا

کیسے پہنچ گئی ہو‘‘......تنویر نے سر جھٹکتے ہوئے کہا۔

’’میرے ایک نہیں ہزاروں نام ہیں۔ اب تمہیں میں کون کون سا نام بتاؤں‘‘...... پرنسز مارشیا نے اسے تیز نظروں سے گھورتے ہوئے کہا تو تنویر ایک طویل سانس لے کر رہ گیا۔

’’تم نے کہا ہے کہ تمہارا تعلق کارمن سے ہے اور تم کارمن سے ہی آئی ہو لیکن شکل وصورت سے تو تم مجھے مقامی ہی معلوم ہو رہی ہو‘‘......تنویر نے اس کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔ اسے پرنسز مارشیا کے چہرے پر میک اپ کے کوئی آثار دکھائی نہیں دے رہے تھے اگر پرنسز مارشیا میک اپ میں ہوتی تو اسے فوراً اس کے میک کا علم ہو جاتا۔

’’تم فضول باتیں چھوڑو اور مجھے اس آدمی کے پاس لے چلو۔ میرا اس سے ملنا بے حد ضروری ہے اور میں نے تمہیں بتایا ہے کہ شام کو میری واپسی کی فلائٹ ہے۔ شام ہونے سے پہلے پہلے میں اس سے مل کر تمام کام نپٹا دینا چاہتی ہوں۔ اگر دیر ہو گئی تو میرا یہاں آنے کا مقصد ختم ہو جائے گا اور پھر میں شاید ہی کبھی پاکیشیا آ سکوں‘‘...... پرنسز مارشیا نے کہا۔ اس کے چہرے پر بے پناہ سنجیدگی اور پریشانی کے تاثرات تھے جو تنویر کے دل میں مزید سوالات پیدا کر رہے تھے لیکن پرنسز مارشیا اس سے کھل کر بات ہی نہیں کر رہی تھی۔

’’ٹھیک ہے۔ آؤ۔ میرے ساتھ‘‘......تنویر نے کچھ سوچ کر

کہا۔

''کیا میں تمہارے ساتھ تمہاری کار میں چلوں یا اپنی کار میں تمہارے پیچھے آؤں''...... پرنسز مارشیا نے پوچھا۔

''اپنی کار میں ہی آجاؤ تاکہ واپسی میں تمہیں کوئی پرابلم نہ ہو''......تنویر نے کہا تو پرنسز مارشیا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ تنویر اپنی کار میں جا کر بیٹھ گیا جبکہ پرنسز مارشیا اپنی کار میں اور دونوں کاریں ایک بار پھر پہاڑی راستوں پر ایک دوسرے کے پیچھے بھاگنا شروع ہوگئیں۔ اس بار فرق یہ تھا کہ پہلے تنویر کی کار پرنسز مارشیا کی کار کے پیچھے بھاگ رہی تھی اور اب پرنسز مارشیا اس کی کار کے پیچھے آرہی تھی۔

تنویر نے بیک مرر میں اپنے پیچھے آتی ہوئی پرنسز مارشیا کی کار دیکھی جو اس سے تیس چالیس فٹ کے فاصلے پر تھی۔ تنویر نے کچھ سوچ کر جیب سے سیل فون نکالا اور اس پر جولیا کے نمبر پریس کرنے لگا۔ نمبر پریس کر کے اس نے سیل فون کا اسپیکر آن کیا اور سیل فون اپنے سامنے ڈیش بورڈ پر رکھ دیا۔

''یس''......رابطہ ملتے ہی سیل فون کے اسپیکر سے جولیا کی آواز سنائی دی۔

''تنویر بول رہا ہوں''......تنویر نے کہا۔

''معلوم ہے مجھے۔ بولو۔ کس لئے فون کیا ہے''...... جولیا کی غصیلی آواز سنائی دی۔ شاید وہ عمران والے معاملے کی وجہ سے اب

بھی غصے میں تھی۔

''اس وقت آپ کہاں ہیں''......تنویر نے پوچھا۔

''کیوں۔ تم کیوں پوچھ رہے ہو''...... جولیا نے اسی انداز میں کہا۔

''مجھے آپ کی ضرورت ہے''......تنویر نے جواب دیا۔

''کیا ضرورت ہے بتاؤ''...... جولیا نے کہا تو تنویر نے اسے پرنسز مارشیا کے بارے میں بتانا شروع کر دیا۔

''حیرت ہے وہ تمہارے پیچھے آرہی ہے اور تمہیں ہی تلاش کرتی پھر رہی ہے مگر کیوں''......ساری باتیں سن کر جولیا کی حیرت بھری آواز سنائی دی۔

''اس بات کی تو مجھے بھی سمجھ نہیں آرہی ہے۔ مین اس لڑکی کو نہیں جانتا اور نہ ہی کبھی اس سے پہلے میری اس سے ملاقات ہوئی ہے۔ لڑکی کا انداز بھی یہی بتا رہا ہے کہ وہ نہ مجھے ذاتی طور پر جانتی ہے اور نہ ہی اسے میرے نام کا علم ہے۔ اس کے باوجود اس کا کہنا ہے کہ وہ مجھ سے ہر صورت میں ملنا چاہتی ہے''......تنویر نے کہا۔

''تو تم نے اسے بتایا کیوں نہیں کہ جس کی اسے تلاش ہے وہ تم ہی ہو''...... جولیا نے کہا۔

''میں نے فوری طور پر اسے اپنے بارے میں بتانا مناسب نہیں سمجھا تھا۔ میں اسے اپنے بارے میں بتانے سے پہلے آپ سے بات کرنا چاہتا تھا تاکہ آپ سے اس سلسلے میں مشورہ کر سکوں۔

اب آپ بتائیں کہ مجھے کیا کرنا چاہئے''......تنویر نے کہا۔

''اس کا تعلق اگر انڈر ورلڈ سے ہے تو تمہیں واقعی اس سے احتیاط کرنی چاہئے لیکن سوچنے کی بات یہ ہے کہ وہ کارمن سے خصوصی طور پر تمہاری ہی تلاش میں کیوں آئی ہے اور اس کے سیل فون میں تمہاری تصویر کیوں ہے''...... جولیا کی آواز سنائی دی۔

''اب بتائیں کیا کرنا چاہئے مجھے''......تنویر نے پوچھا۔

''کیا وہ اب بھی تمہارے پیچھے آ رہی ہے''...... جولیا نے پوچھا۔

''جی ہاں۔ میں نے ہی اسے اپنے پیچھے آنے کا کہا تھا''۔ تنویر نے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ تم اسے اپنے پیچھے آنے دو۔ میں چیف سے بات کرتی ہوں۔ چیف جیسا کہے گا پھر ہم ویسا ہی کر لیں گے''۔ جولیا نے کہا۔

''کیا اس کے لئے چیف سے بات کرنی ضروری ہے''......تنویر نے ہونٹ بھینچتے ہوئے پوچھا۔

''ہاں۔ اس نے تمہارے سامنے خود اعتراف کیا ہے کہ اس کا تعلق انڈر ورلڈ سے ہے اور وہ انڈر ورلڈ کی پرنسز ہے اس لئے ہمیں اس سلسلے میں کوئی رسک نہیں لینا چاہئے''...... جولیا نے کہا۔

''اوکے۔ پھر آپ چیف سے بات کر لیں۔ ویسے بھی ابھی ہم مضافاتی علاقے میں ہیں شہر تک آتے آتے ہمیں کافی وقت لگ

جائے گا''......تنویر نے کہا۔

''اوکے۔ میں چیف کو کال کرنے کے بعد تمہیں بتاتی ہوں کہ تمہیں کیا کرنا ہے''...... جولیا نے کہا اور پھر اس نے رابطہ منقطع کر دیا۔ تنویر نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے بیک مرر میں ایک بار پھر پیچھے آتی ہوئی کار کی طرف دیکھا۔ کار بدستور اس کے پیچھے آ رہی تھی۔

تقریباً دس منٹ کے بعد تنویر کے سیل فون کی گھنٹی بجی تو تنویر نے فوراً ڈیش بورڈ پر پڑا ہوا سیل فون اٹھایا اور سکرین کا ڈسپلے دیکھنے لگا۔ جولیا کی ہی کال تھی۔ تنویر نے کال رسیونگ کا بٹن پریس کیا اور ساتھ ہی اسپیکر آن کر کے سیل فون ایک بار پھر ڈیش بورڈ پر رکھ دیا۔

''یس مس جولیا۔ کیا کہا ہے چیف نے''......تنویر نے پوچھا۔

''تم اس لڑکی کو لے کر فور سٹار کے ہیڈ کوارٹر پہنچ جاؤ۔ میں بھی وہیں جا رہی ہوں۔ چیف نے مجھے اس لڑکی سے پوچھ گچھ کرنے کی اجازت دے دی ہے''...... جولیا نے کہا۔

''فور سٹارز کے ہیڈ کوارٹر''......تنویر نے کہا۔

''ہاں۔ چیف نے کہا ہے کہ میں صدیقی سے بات کر لوں اور اس لڑکی کو فور سٹارز کے ہیڈ کوارٹر لے جاؤں اور وہیں اس سے پوچھ گچھ کی جائے''...... جولیا نے کہا۔

''اوکے۔ میں اسے وہیں لا رہا ہوں''......تنویر نے کہا۔

''اوکے''...... دوسری طرف سے جولیا نے جواب دیا اور تنویر نے رابطہ منقطع کر دیا۔ اس نے ایک بار پھر پیچھے آتی ہوئی پرنسز مارشیا کی طرف دیکھا جو ونڈ سکرین سے مسلسل اس پر نظریں جمائے ہوئے اس کے پیچھے کار دوڑاتی آ رہی تھی۔ تنویر کار شہر میں لایا اور پھر وہ پرنسز مارشیا کو لے کر ان سڑکوں پر کار دوڑاتا لے گیا جو فور سٹارز کے ہیڈ کوارٹر کی طرف جاتی تھیں۔

''تمہارا کیا خیال ہے۔ کیا عمران واقعی اب تک ہلاک ہو چکا ہو گا''...... انجلینا نے فوگاشے سے مخاطب ہو کر کہا۔ وہ دونوں اس وقت ایک نئی اور جدید کالونی کی ایک فرنشڈ رہائش گاہ میں موجود تھے۔ عمران پر مسلسل وار کرتے ہوئے اور اسے بے حس ہوتے دیکھ کر فوگاشے اور انجلینا کو یقین ہو گیا تھا کہ عمران ہلاک ہو چکا ہے اور اسے ہلاک ہوتے دیکھ کر ان دونوں نے فوری طور پر اپنا سامان سمیٹا تھا اور وہاں سے نکل کھڑے ہوئے تھے۔ چونکہ ان کے کمرے میں زبردست فائرنگ ہوئی تھی اور وہاں پولیس کسی بھی وقت پہنچ سکتی تھی اور عمران کے ساتھیوں کے آنے کا بھی انہیں خطرہ تھا اس لئے وہ مین راستے کی بجائے ایک ویٹر کو بھاری رقم دے کر اس کے ذریعے ہوٹل کے عقبی راستے سے نکل گئے تھے۔ فوگاشے نے سیل فون پر کسی سے رابطہ کیا تھا جس نے اسے اس رہائش گاہ کا پتہ بتا دیا تھا اور فوگاشے، انجلینا کو لے کر فوری طور پر اس رہائش

گاہ میں پہنچ گیا تھا اور اب وہ اسی رہائش گاہ میں تھے۔

دونوں سٹنگ روم میں بیٹھے ہوئے تھے۔ فوگاشے کے سامنے لیپ ٹاپ کھلا ہوا تھا جس پر وہ کافی دیر سے کام کر رہا تھا اور انجلینا اسے کام میں مصروف دیکھ کر خاموش بیٹھی ہوئی تھی پھر جب فوگاشے نے اپنا کام ختم کر کے لیپ ٹاپ بند کیا تو انجلینا نے اس سے پوچھا۔

''اس وقت نہیں ہوا تھا تو اب تک ہو گیا ہو گا۔ میں نے اس کے سر پر دو ہیڈ لاک وار کئے تھے اور تم جانتی ہو کہ میرے ہیڈ لاک کے وار سے کوئی قسمت سے ہی بچتا ہے۔ یہ عمران ہی تھا جس پر مجھے دو بار ہیڈ لاک وار کرنے پڑے تھے ورنہ دوسرے انسان تو میرا ایک وار بھی نہیں سہ سکتے اور ایک ہی وار میں ان کے دماغ کی رگیں پھٹ جاتی ہیں اور وہ ہلاک ہو جاتے ہیں۔ عمران جس پر میں نے دو وار کئے ہیں وہ بھلا میرے اس خصوصی وار سے زندہ کیسے سکتا ہے''......فوگاشے نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''یہ سب تو ٹھیک ہے لیکن ہمیں وہاں سے نکلنے سے پہلے ایک بار یہ تسلی کر لینی چاہئے تھی کہ عمران واقعی ہلاک ہوا ہے یا نہیں۔ اگر وہ زندہ بچ گیا تو پھر وہ کسی بھوت کی طرح ہمارے پیچھے لگ جائے گا اور پھر ہماری تلاش میں وہ زمین آسمان ایک کر دے گا''۔ انجلینا نے کہا۔

''تم فکر نہ کرو۔ وہ ہمارا کچھ نہیں بگاڑ سکتا۔ اول تو اس کا ہیڈ

لاک وار سے زندہ بچنا ناممکن ہے اور اگر وہ زندہ بچ بھی گیا تو اس کا دماغ اس قدر کمزور ہو گا کہ وہ کئی ماہ تک ہسپتال کے بستر سے نہیں اٹھ سکے گا''......فوگاشے نے کہا۔

''اگر ایسا نہ ہوا تو''......انجلینا نے اس کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے پوچھا۔

''ایسا ہی ہو گا۔ ہیڈ لاک وار سے یا تو اس کی زندگی ختم ہو جائے گی ورنہ اس کا دماغ یقینی طور پر مردہ ہو جائے گا جسے ٹھیک ہونے میں کئی ماہ درکار ہوں گے''......فوگاشے نے یقین بھرے لہجے میں کہا۔

''تم کہہ رہے ہو تو میں تمہاری بات مان لیتی ہوں لیکن......'' انجلینا نے کہا اس کے لہجے میں بے حد پریشانی ٹپک رہی تھی۔

''لیکن کیا''...... فوگاشے نے اس کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے پوچھا۔

''مجھے ایک انجانا سا خوف محسوس ہو رہا ہے۔ عمران جس طرح اچانک اور غیر متوقع طور پر ہمارے پاس پہنچ گیا تھا میں تو حقیقت میں اسے دیکھ کر خوفزدہ ہو گئی تھی۔ پھر جس طرح اس نے تمہیں اور مجھے پہچانا تھا اس بات سے بھی میں ہل کر رہ گئی تھی۔ اب بھی وہ زندہ بچ گیا اور ایک بار پھر ہمارے سامنے آ گیا تو کیا ہو گا''۔ انجلینا نے کہا۔

''کیا ہو گا۔ وہ دوبارہ میرے سامنے آیا تو میں اس پر پھر سے

ہیڈ لاک وار کروں گا اور جب تک اس کی موت واقع نہیں ہو جاتی میں اس پر ہیڈ لاک وار کرتا رہوں گا تا کہ اس میں زندگی کی معمولی سی بھی رمق نہ رہے''...... فوگاشے نے کہا۔

''اچھا چھوڑو یہ بتاؤ کہ تم نے راستے میں کسے فون کیا تھا جس نے تمہیں یہ رہائش گاہ فراہم کی ہے۔ اگر ہمارے لئے یہ رہائش گاہ ہی مخصوص تھی تو چیف نے ہمیں ہوٹل میں کیوں ٹھہرایا تھا وہ ہمیں ڈائریکٹ اس رہائش گاہ میں بھی تو بھیج سکتا تھا''...... انجلینا نے کہا۔

''یہاں ہمارا ایک خاص ایجنٹ رافرے موجود ہے۔ چیف نے اس سے بات کی تھی کہ ہم یہاں پہنچ رہے ہیں۔ چیف نے اسے ہماری رہائش گاہ کا بندوبست کرنے کے ساتھ ساتھ ہمیں ہر قسم کی سہولیات دینے کا حکم دیا تھا لیکن چیف سے جب رافرے کی بات ہوئی تھی تو وہ آؤٹ آف کنٹری تھا۔ اسے آنے میں ایک دو دن لگ سکتے تھے اس لئے چیف نے ہمیں وقتی طور پر ہوٹل میں رکنے کا کہا تھا۔ میں نے تمہیں بتایا تو تھا کہ ہوٹل میں مجھ سے ملنے ایک آدمی آنے والا ہے۔ وہ رافرے ہی تھا۔ اسے آنے میں دیر ہو سکتی تھی اس لئے میں نے ہوٹل سے نکلتے ہی اس سے رابطہ کیا تھا اور رافرے نے اس رہائش گاہ کا بتا دیا تھا جو اس نے ہمارے لئے مخصوص کر رکھی تھی''...... فوگاشے نے کہا تو انجلینا نے سمجھ جانے والے انداز میں سر ہلا دیا۔

''اوکے۔ اب مشن کے بارے میں بتاؤ''...... انجلینا نے کہا۔

''کیا بتاؤں۔ کیا تم نہیں جانتی کہ ہمارا کیا مشن ہے''۔ فوگاشے نے کہا۔

''جانتی ہوں۔ ہم یہاں بلیک بک حاصل کرنے کے لئے آئے ہیں اور وہ پاکیشیائی سائنس دان ڈاکٹر اشتیاق کے پاس ہے لیکن ڈاکٹر اشتیاق کہاں ہے اس کے بارے میں ہمارے پاس کوئی اطلاع نہیں ہے۔ جب تک ڈاکٹر اشتیاق ہمیں نہیں مل جاتا اس وقت تک ہم اس سے بلیک بک حاصل نہیں کر سکتے''...... انجلینا نے کہا۔

''اس کے لئے رافرے ہی کام کر رہا ہے۔ وہی معلوم کرے گا کہ ڈاکٹر اشتیاق کہاں ہے۔ جیسے ہی اسے معلومات ملیں گی وہ ہمیں بتا دے گا اس کے بعد بلیک بک حاصل کرنے کے لئے ہمیں ایکشن میں آنا ہوگا اور ہم بلیک بک حاصل کرنے کے لئے اپنی پوری قوت لگا دیں گے''...... فوگاشے نے کہا۔

''کیا کہا ہے رافرے نے۔ وہ کب تک ڈاکٹر اشتیاق کا پتہ لگا سکتا ہے''...... انجلینا نے کہا۔

''اس نے مجھ سے دو دن مانگے ہیں اور کہا ہے کہ دو دنوں تک وہ مجھے ڈاکٹر اشتیاق کے بارے میں مکمل معلومات فراہم کر دے گا اور یہ بھی بتا دے گا کہ ڈاکٹر اشتیاق کی حفاظت کے لئے کیا کیا اقدامات کئے گئے ہیں اور اس کی سیکورٹی پاکیشیا کے کس ادارے

کے پاس ہے“...... فوگاشے نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”مطلب ابھی ہمیں مزید دو دن ریسٹ کرنا ہے“...... انجلینا نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

”ہاں۔ مجبوری ہے“...... فوگاشے نے کہا۔

”تو کیا یہ دو دن ہم اس رہائش گاہ میں ہی بیٹھے رہیں گے“۔ انجلینا نے پوچھا۔

”کیوں۔ کیا تم باہر جانا چاہتی ہو“...... فوگاشے نے پوچھا۔

”ہاں۔ تم جانتے ہو کہ میں کسی ایک جگہ بندھ کر نہیں بیٹھ سکتی۔ میں یا تو ایکشن کی قائل ہوں اور اگر کرنے کے لئے کوئی کام نہ ہو تو پھر مجھے گھومنا پھرنا ہی اچھا لگتا ہے“...... انجلینا نے کہا۔

”پاکیشیا میں گھوم پھر کر تم کیا کرو گی۔ یہاں تمہارے مطلب کے شاید ہی کوئی ایسے اسپاٹس ہوں جو تمہیں پسند آئیں“۔ فوگاشے نے کہا۔

”پھر بھی یہاں بارز، گیم کلب اور اچھے ریسٹورنٹس کی کوئی کمی نہیں ہے۔ اور کچھ نہیں تو میں بارز یا پھر گیم کلبوں میں جا کر اپنا ٹائم پاس کر سکتی ہوں“...... انجلینا نے کہا۔

”تو تم مشن مکمل کرنے کے ساتھ پاکیشیا کی دولت بھی لوٹ کر لے جانا چاہتی ہو“...... فوگاشے نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”ہاں۔ تم جانتے ہو کہ دولت میری کمزوری ہے اور مجھے گیمز سے دولت جیتنے کا بے حد لطف آتا ہے اور جب میں کسی ایسے ملک

میں گیمز کھیلتی ہوں جہاں میں تمہارے ساتھ مشن پر آتی ہوں تو اس ملک سے بڑی بڑی رقمیں اپنے اکاؤنٹ میں ٹرانسفر کرانے کا الگ ہی لطف محسوس ہوتا ہے اور یہ شوق میرا ہی نہیں تمہارا بھی ہے۔ تم بھی تو خود کو گیم ماسٹر کہتے ہو“...... انجلینا نے کہا۔

”ٹھیک ہے۔ میں بھی تمہارے ساتھ چلوں گا۔ مجھے بھی اکیلے رہ کر بور ہونے کا کوئی شوق نہیں ہے“...... فوگاشے نے مسکراتے ہوئے کہا تو انجلینا بھی مسکرا دی۔

”تو ابھی چلیں“...... انجلینا نے پوچھا۔

”پہلے یہ تو معلوم کر لیں کہ پاکیشیا میں ایسے گیم کلب کہاں ہیں جہاں ہم جیسے شارپرز کھل کر کھیل سکیں اور لمبی لمبی رقمیں داؤ پر لگا سکیں“...... فوگاشے نے کہا۔

”ہاں۔ یہ بہت ضروری ہے۔ ہم دونوں کو واقعی چھوٹے موٹے داؤ لگانا پسند نہیں ہیں۔ اگر یہاں کے لوگوں میں بڑی گیمز کھیلنے کا دل گردہ نہ ہوا تو ہمیں اور زیادہ بوریت ہو گی اور مجھے مزید بور ہونے کا کوئی شوق نہیں ہے“...... انجلینا نے کہا تو فوگاشے بے اختیار ہنس پڑا۔

”میں رافرے سے بات کرتا ہوں۔ وہ یقیناً بڑے گیم کلبوں کے بارے میں جانتا ہو گا“...... فوگاشے نے کہا اور ساتھ ہی اس نے سائیڈ میں پڑا ہوا ٹیلی فون اٹھا کر اپنی گود میں رکھا اور رسیور اٹھا کر کان سے لگاتے ہوئے نمبر پریس کرنے لگا۔

”یس“...... رابطہ ملتے ہی دوسری طرف سے ایک غراہٹ بھری آواز سنائی دی۔

”الیف بول رہا ہوں“...... فوگاشے نے جواب میں اس سے بھی زیادہ کرخت لہجہ استعمال کرتے ہوئے کہا اور ساتھ ہی اس نے فون کا لاؤڈر آن کر دیا تاکہ انجلینا اس کی اور رافرے کی باتیں آسانی سے سن سکے۔

”اوہ۔ یس باس۔ حکم۔ میں آر بول رہا ہوں“...... دوسری طرف سے فوگاشے کی آواز پہچان کر رافرے نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

”پاکیشیا کے گیم کلبوں کے بارے میں بتاؤ“...... فوگاشے نے کہا۔

”گیم کلب۔ میں سمجھا نہیں باس“...... رافرے نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

”نانسنس۔ گیم کلب مطلب جہاں بڑی بڑی گیمز کھیلی جاتی ہیں اور وہ بھی نان سٹاپ گیمز“...... فوگاشے نے غرا کر کہا۔

”اوہ۔ میں سمجھ گیا۔ کیا آپ گیم کھیلنا چاہتے ہیں“...... رافرے نے کہا۔

”نہیں۔ میں وہاں جا کر ڈانس کرنا چاہتا ہوں نانسنس۔ گیم کلبوں میں گیمز ہی کھیلی جاتی ہیں یا اور بھی کچھ کیا جاتا ہے۔ نانسنس“...... فوگاشے نے غصیلے لہجے میں کہا۔

”یس باس۔ سوری باس۔ میں آپ کو بتاتا ہوں۔ آپ نوٹ کر لیں“...... رافرے نے کہا اور اس نے فوگاشے کو چند گیم کلبوں کے بارے میں بتانا شروع کر دیا۔

”یاد رکھنا میں نے تم سے ان گیم کلبوں کا پوچھا ہے جہاں نان سٹاپ اور اَن لمٹ گیمز ہوتی ہیں“...... فوگاشے نے کہا۔

”یس باس۔ میں جانتا ہوں۔ میں نے آپ کو ایسے ہی گیم کلبوں کے بارے میں بتایا ہے۔ سب سے ٹاپ پوزیشن وائٹ ہارس گیم کلب کی ہے۔ آپ وہاں چلے جائیں اور بے فکر ہو کر کھیلیں۔ وہاں اَن لمٹ گیمز ہوتی ہیں اور بڑی سے بڑی پے منٹ کی فوری ادائیگی کر دی جاتی ہے“...... رافرے نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”گڈ شو۔ جب تک تم مجھے ڈاکٹر اشتیاق کے بارے میں اطلاع نہیں دیتے اس وقت تک میں اور میری ساتھی گیم کلب میں ہی جا کر اپنا ٹائم پاس کرنا چاہتے ہیں“...... فوگاشے نے تیز تیز بولتے ہوئے کہا۔

”یس باس۔ جیسا آپ کا حکم“...... رافرے نے کہا۔

”ضرورت پڑنے پر تم میرے سپیشل نمبر پر کال کر سکتے ہو اور اگر مجھے ضرورت ہوئی تو میں خود تم سے بات کر لوں گا“۔ فوگاشے نے کہا۔

”یس باس۔ اوکے باس“...... رافرے نے جواب دیا اور

فوگاشے نے رسیور کریڈل پر رکھ دیا۔

''وائٹ ہارس کلب۔ اچھا نام ہے''...... انجلینا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''ہاں اور رافرے کے کہنے کے مطابق وہاں اَن لمٹ گیمز ہوتی ہیں۔ ہمیں وہاں کھل کر اور دونوں ہاتھوں سے دولت سمیٹنے کا لطف آ جائے گا''......فوگاشے نے کہا۔

''اور ہم وائٹ ہارس کلب میں آنے والے ایک ایک رئیس کو کنگال کر کے رکھ دیں گے''...... انجلینا نے کہا۔

''ظاہر ہے ان کے مقابلے پر گیم گرل ہو تو بھلا انہیں کنگال ہونے سے کون روک سکتا ہے''......فوگاشے نے کہا تو انجلینا بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑی۔

''صرف گیم گرل نہیں۔ گیم ماسٹر بھی ساتھ ہو تو پھر رئیسوں کے ساتھ ساتھ وائٹ ہارس کلب بھی کنگال ہو جائے گا''...... انجلینا نے کہا تو فوگاشے بھی کھلکھلا کر ہنس پڑا۔

''تو آؤ پھر۔ وائٹ ہارس کلب کے رئیس اور کلب کی انتظامیہ ہم پر اپنی دولت لٹانے کے لئے بے چین ہو رہی ہو گی۔ ان کی یہ مشکل ہم جتنی جلدی آسان کریں گے وہ اتنا ہی ہمارے احسان مند ہوں گے''......فوگاشے نے کہا تو انجلینا ایک بار پھر کھلکھلا کر ہنس پڑی اور اٹھ کھڑی ہوئی۔

''دس منٹ دو مجھے۔ میں ابھی تیار ہو کر آتی ہوں''...... انجلینا

نے کہا تو فوگاشے نے اثبات میں سر ہلا دیا اور انجلینا تیز تیز چلتی ہوئی ڈریسنگ روم کی جانب بڑھتی چلی گئی۔ ان دونوں نے اس رہائش گاہ میں پہنچتے ہی اپنے میک اپ بدل لئے تھے اس لئے فوگاشے اطمینان سے اپنی جگہ بیٹھا رہا۔ دس منٹ کے بعد انجلینا واپس آئی تو اس نے ہلکے گلابی رنگ کا منی سکرٹ پہن رکھا تھا۔ اس نے ہونٹوں پر ہلکے گلابی رنگ کی ہی لپ اسٹک لگائی تھی اور آنکھوں پر بڑے فریم والا سیاہ چشمہ۔ اس کا ہیئر اسٹائل بھی شاندار تھا۔ اس کے ہاتھوں میں لیڈیز ہینڈ بیگ تھا۔ اسے دیکھ کر فوگاشے کے ہونٹوں پر بے اختیار مسکراہٹ آ گئی۔

''تمہیں ایسی حالت میں دیکھ کر وائٹ ہارس کلب کے رئیس گیم کھیلے بغیر ہی تم پر اپنا سب کچھ لٹا دیں گے''......فوگاشے نے کہا تو انجلینا ایک بار پھر کھلکھلا اٹھی۔

''یہی تو میں چاہتی ہوں کہ مجھے جو بھی دیکھے اپنا سب کچھ مجھ پر لٹا دے''...... انجلینا نے ہنستے ہوئے کہا تو جواب میں فوگاشے بھی ہنس پڑا۔

''سوائے میرے''......فوگاشے نے کہا تو انجلینا کی ہنسی مزید تیز ہو گئی۔

''تم پر تو میں اپنا سب کچھ لٹا سکتی ہوں''...... انجلینا نے کہا تو فوگاشے حلق پھاڑ کر ہنسنا شروع ہو گیا جیسے انجلینا نے اسے کوئی بہت بڑا جوک سنا دیا ہو۔

''اب ہنستے ہی رہو گے یا چلو گے بھی''...... انجلینا نے اس کی طرف مصنوعی غصے سے دیکھتے ہوئے کہا۔

''چلو چلو۔ میری کیا مجال جو میں اپنی پرنسز کے سامنے ایک دانت بھی نکال سکوں''......فوگاشے نے کہا تو انجلینا کی ہنسی پھر تیز ہوگئی۔ فوگاشے اٹھا اور پھر وہ دونوں ایک دوسرے کے ساتھ چلتے ہوئے کمرے سے نکل کر باہر آ گئے اور مختلف راستوں سے گزرتے ہوئے پورچ کی طرف آ گئے۔ پورچ میں نئے ماڈل کی جدید ترین کار موجود تھی۔ رافرے نے کار کے ساتھ ان کی سہولت کے لئے ایک ڈرائیور بھی وہاں بھیج رکھا تھا۔ ڈرائیور کار کے پاس ہی موجود تھا۔ انہیں آتے دیکھ کر وہ مؤدب ہو گیا۔

''سلام صاحب''...... ڈرائیور نے انہیں مخصوص انداز میں سلام کرتے ہوئے کہا تو فوگاشے نے سلام کے جواب میں مخصوص انداز میں سر ہلا دیا۔ ڈرائیور نے انجلینا کے لئے کار کا پچھلا دروازہ کھولا تو انجلینا خاموشی سے اندر بیٹھ گئی جبکہ فوگاشے سائیڈ سیٹ پر بیٹھ گیا۔ ان دونوں کے کار میں بیٹھتے ہی ڈرائیور بھی بیٹھ گیا۔ اس نے کار اسٹارٹ کر کے بیک کی تو گیٹ پر موجود واچ مین نے ان کے لئے گیٹ کھول دیا اور ڈرائیور تیزی سے کار باہر لے آیا۔

''کہاں جانا ہے صاحب''...... ڈرائیور نے اسی طرح بڑے مؤدبانہ لہجے میں پوچھا۔

''وائٹ ہارس کلب''......فوگاشے نے کہا۔

''یس سر''...... ڈرائیور نے کہا جیسے وہ جانتا ہو کہ وائٹ ہارس کلب کہاں ہے۔ چند ہی لمحوں میں ان کی کار انتہائی تیز رفتاری سے شہر کی مختلف سڑکوں پر دوڑی چلی جا رہی تھی۔ ڈرائیور انہیں شہر کے وسط میں موجود ایک کمرشل ایریئے میں لے آیا جہاں بڑے بڑے جدید پلازہ بنے ہوئے تھے۔ ان میں سے ایک پلازہ کے پہلو میں ایک بڑی عمارت تھی جو زیادہ بلند تو نہیں تھی لیکن اس کا رقبہ بے حد وسیع تھا۔ عمارت میں ریسٹورنٹس کے ساتھ ساتھ چند کاروباری اداروں کے بورڈز بھی لگے ہوئے تھے جبکہ سائیڈ کی ایک بڑی سی عمارت پر وائٹ ہارس کلب کا نیون سائن لگا ہوا تھا۔

ڈرائیور نے عمارت کے سامنے کار روکی تو پہلے فوگاشے کار کا دروازہ کھول کر نکلا اور اس نے انجلینا کے لئے کار کا دروازہ کھول دیا۔ انجلینا شانِ بے نیازی سے کار سے نکل کر باہر آ گئی۔ وہ اس وقت کسی پرنسز سے کم دکھائی نہیں دے رہی تھی۔ عمارت کے باہر موجود افراد اسے دیکھ کر یوں چونک کر رکنا شروع ہو گئے تھے جیسے وہ انجلینا کے حسن کو دیکھ مبہوت ہو گئے ہوں۔ فوگاشے کی شخصیت بھی بے حد باوقار دکھائی دے رہی تھی جیسے وہ کسی ملک کا بہت بڑا رئیس زادہ ہو۔

دونوں ایک دوسرے کے ساتھ چلتے ہوئے گیم کلب میں داخل ہوئے تو گیم کلب میں بھی اس جوڑی کو دیکھ کر وہاں موجود لوگوں کی نظریں ان پر ہی جم کر رہ گئی تھیں۔ کلب کا ہال بے حد بڑا تھا۔

وہاں جوا کھیلنے والی مشینیں بھی لگی ہوئی تھیں اور بڑی بڑی میزیں بھی سجی ہوئی تھیں جن کے گرد بڑے بڑے گیملر بیٹھے گیمز کر رہے تھے۔

گیم کلب کا ماحول ایکریمیا اور یورپ کے گیم کلب جیسا تھا جہاں ہر قسم کی گیم بے فکری اور ہر قسم کی سہولت کے ساتھ کھیلی جاتی تھی۔ اس گیم کلب کا مالک ایکریمین تھا جس نے باقاعدہ گیم کلب کا لائسنس لے رکھا تھا۔ لائسنس یافتہ کلب میں چونکہ کوئی ریڈ نہیں ہوتا تھا اس لئے شہر کے بڑے بڑے امراء جو خود کو بڑے شرفاء میں شمار کرتے تھے اس کلب میں ہی دکھائی دیتے تھے۔

کلب میں باوردی میل اور فی میل ویٹرز موجود تھے جو گیم کھیلنے والوں کو ان کی پسند کی شراب اور دوسرے لوازمات سرو کر رہے تھے۔ سائیڈ میں ایک بڑا سا کاؤنٹر بنا ہوا تھا جہاں دو حسین دوشیزائیں گیم کھیلنے والوں کو ٹوکن مہیا کر رہی تھیں۔

''ہیلو سر۔ ہیلو مادام۔ میں گیم کلب کا منیجر جیمز ہوں اور میں نئے آنے والے مہمانوں کو گیم کلب میں خوش آمدید کہتا ہوں''۔

ان کے اندر داخل ہوتے ہی ایک ادھیڑ عمر غیر ملکی نے تیزی سے ان کی طرف بڑھتے ہوئے بڑے خوشامدانہ لہجے میں کہا تو فوگاشے نے سر ہلا دیا۔

''آئیں میرے ساتھ آئیں تاکہ میں اپنے معزز مہمانوں کی خدمت کرسکوں''...... منیجر نے کہا تو ان دونوں نے اثبات میں سر

ہلائے اور اس کے ساتھ ہو لئے۔ منیجر انہیں لئے ہوئے ایک چھوٹے سے کیبن میں آ گیا۔ کیبن شیشے کا بنا ہوا تھا۔ اندر ایک انتہائی شاندار اور نفیس میز پڑی ہوئی تھی جس کے گرد کرسیاں پڑی تھیں اور کیبن کے سائیڈوں میں انتہائی خوبصورت صوفے پڑے ہوئے تھے۔

''آئیں۔ تشریف لائیں''...... منیجر نے کہا تو وہ دونوں میز کے پاس کرسیوں پر بیٹھ گئے جبکہ منیجر میز کی سائیڈ سے گزرتا ہوا اپنی مخصوص کرسی پر جا کر بیٹھ گیا۔ اس نے کرسی پر بیٹھتے ہی بزر بجایا تو ایک ویٹر فوراً اندر آ گیا۔

''یس سر''...... ویٹر نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

''دو سپیشل ڈرنکس لاؤ۔ ہری اپ''...... منیجر نے اس سے کہا تو ویٹر نے اثبات میں سر ہلایا اور کیبن سے نکل گیا۔

''کیا میں آپ کا نام جان سکتا ہوں جناب''...... ویٹر کے جانے کے بعد منیجر نے فوگاشے سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

''جان ایلن اور یہ میری وائف سمارا ایلن ہے''...... فوگاشے نے کہا۔

''نائس نیم۔ کیا آپ یہاں گیم کھیلنے کے لئے تشریف لائے ہیں''...... منیجر نے پوچھا۔

''ظاہر ہے گیم کلبوں میں گیم ہی کھیلی جاتی ہیں۔ ہاکی یا کرکٹ تو نہیں''...... فوگاشے نے منہ بنا کر کہا۔

''سوری سر۔ میرے کہنے کا مطلب تھا کہ یہ پاکیشیا کا بگ کلب ہے۔ اس کلب میں چھوٹی موٹی گیمز نہیں کھیلی جاتیں۔ یہاں ہونے والی چھوٹی سے چھوٹی گیم بھی کم از کم دس ہزار ڈالر سے شروع ہوتی ہے''...... مینجر نے کہا۔

''اور بڑی سے بڑی گیم کی حد کیا ہے''...... انجلینا نے پوچھا۔

''بڑی گیم کی کوئی حد نہیں ہے لیکن اس کلب میں اب تک جو بڑی گیم کھیلی گئی ہے وہ پانچ لاکھ ڈالر کی تھی۔ یہاں روزانہ ایک سے دو لاکھ کی بڑی گیمز کا لازمی انعقاد ہوتا ہے''...... مینجر نے کہا۔

''ہونہہ۔ اس کے باوجود تم کہہ رہے ہو کہ یہاں بڑی گیمز کھیلی جاتی ہیں۔ دو لاکھ ڈالرز۔ یہ بھی کوئی گیم ہے''...... انجلینا نے منہ بنا کر کہا تو مینجر چونک کر اس کی طرف دیکھنے لگا۔

''میں سمجھا نہیں مادام''...... مینجر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

اسی لمحے دروازہ کھلا اور ویٹر ایک خوبصورت ٹرے میں دو گلاس لئے اندر آ گیا جس میں کاسنی رنگ کا مشروب تھا۔ گلاسوں کے گرد ٹشو لپٹے ہوئے تھے۔ اس نے آگے بڑھ کر ٹرے سے ایک گلاس اٹھا کر انتہائی احترام سے انجلینا اور دوسرا گلاس فوگاشے کے سامنے رکھ دیا اور پیچھے ہٹ کر انتہائی مؤدبانہ انداز میں کھڑا ہو گیا۔

''ٹھیک ہے تم جاؤ''...... مینجر نے کہا تو ویٹر نے اثبات میں سر ہلایا اور خالی ٹرے لے کر کیبن سے نکلتا چلا گیا۔

''ہاں تو آپ کیا کہہ رہی تھیں مادام''...... مینجر نے ایک بار پھر

انجلینا سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

''ہماری نظر میں یہ گیم کلب بہت چھوٹا ہے۔ دو سے پانچ لاکھ ڈالرز کی گیم ہمارے نزدیک کوئی اہمیت نہیں رکھتی اس لئے ہم اس کلب میں کھیل کر اپنا وقت برباد نہیں کریں گے۔ چلو ڈارلنگ کوئی اور گیم کلب دیکھتے ہیں جہاں اس سے زیادہ مالیت کی گیم کھیلی جاتی ہو''...... فوگاشے نے منہ بنا کر کہا تو مینجر بری طرح سے چونک پڑا۔

''کک۔ کک۔ کیا مطلب۔ کیا آپ پانچ لاکھ ڈالرز سے بھی زیادہ کی گیم کھیلنا چاہتے ہیں''...... مینجر نے حیرت سے آنکھیں چوڑی کرتے ہوئے کہا۔

''یس۔ ہمارا سٹارٹنگ گیم پوائنٹ دس لاکھ ڈالرز سے شروع ہوتا ہے اور ہماری حد ایک سے پانچ کروڑ ڈالرز کی گیم ہوتی ہے اور ہم اس سے بھی زیادہ بڑی بازی لگا سکتے ہیں''...... انجلینا نے شانِ بے نیازی سے کہا اور پانچ کروڑ ڈالرز کی بازی کا سن کر مینجر کے چہرے پر سنسنی سی پھیلتی چلی گئی وہ ان دونوں کی طرف ایسی نظروں سے دیکھ رہا تھا جیسے اسے یقین ہی نہ آ رہا ہو کہ پاکیشیا میں ایسے افراد بھی موجود ہو سکتے ہیں جو پانچ کروڑ ڈالرز کی بھی بازی کھیلنے کا حوصلہ رکھتے ہوں۔

''کک کک۔ کیا آپ سچ کہہ رہی ہیں''...... مینجر نے ہکلاتے ہوئے کہا۔

''تو تمہارا کیا خیال ہے میری وائف جھوٹ بول رہی ہے نانسنس۔ ہم اس سے بھی بڑی بڑی گیم کھیلتے ہیں۔ اگر تمہارے کلب میں کوئی بازی ایک کروڑ سے شروع ہوتی ہے تو بتاؤ ورنہ ہم جا رہے ہیں''...... فوگاشے نے منیجر کی بات سن کر بے حد غصیلے لہجے میں کہا اور ایک جھٹکے سے اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔

''اوہ اوہ۔ آپ تو ناراض ہو گئے ہیں جناب۔ میں تو یہ اس لئے کہہ رہا تھا کہ اتنی بڑی گیم کھیلنے کا حوصلہ بہت کم لوگوں میں ہوتا ہے۔ آپ تشریف رکھیں اور جام نوش کریں۔ میں آپ جیسے معزز مہمانوں کی شان میں گستاخی کیسے کر سکتا ہوں۔ اگر آپ اتنی بڑی گیم کھیلنے کے لئے آئے ہیں تو میں آپ کو مایوس نہیں کروں گا۔ میرے پاس ایسے چند کلائنٹس موجود ہیں جو آپ کے کھیل میں شریک ہو سکتے ہیں۔ آپ مجھے بس چند منٹ دیں میں ابھی اپنے کلائنٹس سے فون پر بات کر کے انہیں یہیں بلا لیتا ہوں۔ آج میرے کلب کی تو شان ہی بدل جائے گی۔ ایک کروڑ ڈالرز کی گیم میرے کلب کی یادگار گیم ثابت ہو گی''...... منیجر نے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

''ٹھیک ہے۔ میں تمہیں دس منٹ دیتا ہوں۔ اگر دس منٹ تک تم نے اپنے کلائنٹس بلا لئے تو ٹھیک ہے ورنہ ہم یہاں سے چلے جائیں گے''...... فوگاشے نے دوبارہ کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

''یس سر۔ دس منٹ سے پہلے وہ یہاں پہنچ جائیں گے۔ میں

ابھی انہیں کال کرتا ہوں''...... منیجر نے کہا اور پھر وہ فوراً اٹھا اور تیز تیز چلتا ہوا کیبن سے باہر نکلتا چلا گیا۔ باہر جاتے ہوئے اس نے جیب سے سیل فون نکال لیا تھا اور سیل فون کے نمبر پریس کرتا ہوا باہر گیا تھا اور باہر جاتے ہی اس نے سیل فون کان سے لگا لیا تھا۔

''کیا خیال ہے یہاں ایسے لوگ ہیں جو ہمارے ساتھ اتنی بڑی گیم کھیل سکیں''...... منیجر کے باہر جاتے ہی انجلینا نے فوگاشے کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

''میرے ذہن میں ایک اور خیال آ رہا ہے''...... فوگاشے نے سوچتے ہوئے انداز میں کہا۔

''کیسا خیال''...... انجلینا نے چونک کر کہا۔

''جس طرح ہمیں بڑی گیمز کھیلنے کا شوق ہے ایسا ہی شوق ڈاکٹر اشتیاق کو بھی ہے۔ اگر کسی طرح سے اسے پتہ چل جائے کہ اس کلب میں ایک سے پانچ کروڑ یا اس سے بڑی گیم کھیلی جا رہی ہے تو وہ اس میں لازمی طور پر دلچسپی لے گا اور اس کلب میں ضرور آئے گا کیونکہ اسے بھی بڑی گیمز کا ازحد شوق ہے اور وہ صرف انہی کلبوں میں جاتا ہے جہاں اتنی بڑی گیمز کھیلی جاتی ہوں۔ اگر وہ یہاں آ گیا تو ہم اسے یہیں سے اٹھا کر لے جائیں گے اور ہمارا مشن پورا ہو جائے گا''...... فوگاشے نے کہا۔

''گڈ آئیڈیا۔ اس کے گیم کھیلنے کی عادت کا مجھے بھی علم ہے لیکن یہاں آنے سے پہلے میرے ذہن میں یہ بات نہیں آئی تھی

کہ گیم کھیلنے کی آڑ میں ہم اس تک رسائی حاصل کر سکتے ہیں۔ لیکن اس تک یہ بات پہنچے گی کیسے کہ یہاں پانچ کروڑ ڈالرز کی گیم کھیلی جا رہی ہے''...... انجلینا نے کہا۔

''یہ مینیجر ہماری مدد کرے گا۔ یہ جن کلائنٹس کو بلا رہا ہے ہوسکتا ہے کہ ان میں ڈاکٹر اشتیاق بھی ہو۔ اگر ان میں وہ نہ ہوا تو آنے والوں میں سے کوئی تو اس کے بارے میں جانتا ہو گا۔ ہم ان کے ساتھ گیم کھیلتے ہوئے گیم لمبی کرتے جائیں گے اور اسے پانچ کروڑ کی نفسیاتی حد سے بھی پار لے جائیں گے جس کے بعد ظاہر ہے ان سب کے پسینے چھوٹ جائیں گے اور ہوسکتا ہے کہ ہماری گیم کو آگے بڑھانے کے لئے وہ ڈاکٹر اشتیاق کو بلا لیں۔ سوائے اس کے اور کسی میں اتنا حوصلہ نہیں ہو گا کہ وہ پانچ کروڑ ڈالرز سے زیادہ داؤ لگا سکے''۔ فوگاشے نے کہا۔

''گڈ شو۔ ریئلی گڈ شو۔ تم واقعی جب بھی سوچتے ہو دور کی ہی سوچتے ہو۔ اس طرح تو وہ ہمارے جھولی میں خود ہی پکے ہوئے پھل کی طرح آ گرے گا اور ہمیں اس کی تلاش میں یہاں کی خاک نہیں چھاننی پڑے گی''...... انجلینا نے کہا۔

''تو پھر طے رہا۔ اب ہم یہاں سے تب ہی اٹھیں گے جب ہماری گیم پانچ کروڑ ڈالرز سے آگے بڑھ جائے گی اور جب تک ڈاکٹر اشتیاق یہاں آنے پر مجبور نہ ہو جائے''...... فوگاشے نے کہا۔

''لیکن اگر وہ یہاں نہ آیا تو''...... انجلینا نے خدشہ ظاہر کیا۔

''تو پھر ہم یہاں سے بڑی رقم تو لے ہی جائیں گے۔ آئے تو ہم یہاں اسی مقصد کے لئے تھے''...... فوگاشے نے مسکرا کر کہا تو انجلینا نے بھی مسکرا کر اثبات میں سر ہلا دیا۔ اسی لمحے مینیجر تیز تیز چلتا ہوا اندر آ گیا۔ اسے اندر آتے دیکھ کر وہ دونوں خاموش ہو گئے۔ مینیجر کے چہرے پر بے حد جوش کے آثار دکھائی دے رہے تھے اور اس کی آنکھیں بڑے مارجن کا پرافٹ ملنے کی خوشی سے چمک رہی تھیں۔

''کام بن گیا جناب۔ میری دو کلائنٹس بات ہو گئی ہے۔ وہ یہاں پہنچ رہے ہیں۔ آپ ان سے پانچ کروڑ ڈالرز سے بھی بڑی گیمز کھیل سکتے ہیں''...... مینجر نے اندر آتے ہی بڑے جوش بھرے لہجے میں کہا۔

''گڈ شو۔ کون ہیں وہ دونوں۔ کیا آپ مجھے ان کے نام بتائیں گے''...... فوگاشے نے اس کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔ انجلینا بھی اس کی طرف غور سے دیکھ رہی تھی۔

''ایک صاحب کا نام سٹانگر ہے۔ ان کا تعلق ایکریمیا سے ہے اور وہ یہاں بے شمار بارز کے مالک ہیں۔ انہیں بھی آپ کی طرح بڑی گیمیں کھیلنے کا شوق ہے جبکہ دوسرے صاحب جم کارٹر ہیں۔ ان کا تعلق کارمن سے ہے اور ان کی پوری دنیا میں کئی شپنگ کمپنیاں ہیں۔ وہ جس ملک میں جاتے ہیں وہاں ایسی ہی بڑی بڑی گیمز کھیلتے ہیں۔ اتفاق سے وہ ان دنوں پاکیشیا میں موجود ہیں۔ میں

نے ان سے بھی بات کی ہے تو وہ بھی اس گیم میں دلچسپی لیتے ہوئے یہاں پہنچ رہے ہیں''...... منیجر نے کہا تو فوگاشے نے اثبات میں سر ہلا دیا جبکہ انجلینا کے چہرے پر قدرے مایوسی پھیل گئی کہ ان میں وہ نام شامل نہیں تھا جس کی اسے امید تھی۔

''کتنی دیر میں وہ یہاں پہنچ جائیں گے''...... فوگاشے نے پوچھا۔

''دس سے پندرہ منٹ تک وہ یہاں ہوں گے جناب۔ آپ فکر نہ کریں۔ تب تک آپ میرے کیبن میں رکیں یا گیم کلب میں جا کر گیمز دیکھنا چاہیں۔ جیسا آپ مناسب سمجھیں۔ بس مجھے آپ یہ بتا دیں کہ آپ پے منٹ کیسے کریں گے۔ اتنی بڑی رقم تو ظاہر ہے آپ ساتھ نہیں لا سکتے اس کے لئے یہاں یا تو کریڈٹ کارڈز چلتے ہیں یا گارنٹیڈ چیکس''...... منیجر نے کہا۔

''ہم اپنی تمام پیمنٹ گارنٹیڈ چیکس سے کریں گے وہ بھی ایکریمین بنک کے توسط سے''...... فوگاشے نے کہا تو منیجر کی آنکھوں کی چمک اور زیادہ بڑھ گئی۔

''اوکے۔ تب آپ مجھے اس مالیت کے چیک بنا کر دے دیں جتنی آپ گیم کھیلنا چاہتے ہیں تا کہ میں آپ کو اس مالیت کے سپیشل ٹوکن جاری کرا دوں''...... منیجر نے کہا تو فوگاشے نے اثبات میں سر ہلا کر انجلینا کی طرف دیکھا۔ انجلینا نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے اپنا ہینڈ بیگ کھولا اور اس میں سے اس نے ایک بڑی چیک

بک نکال لی۔

انجلینا نے چیک بک سے دو چیک علیحدہ کئے اور ان پر دستخط کر کے منیجر کی طرف بڑھا دیئے۔ چیک دیکھ کر منیجر کی آنکھیں ایک بار پھر پھٹ پڑیں دونوں چیک پانچ پانچ کروڑ ڈالرز کے تھے۔ جس کا مطلب تھا کہ یہ دونوں اس کی توقع سے کہیں زیادہ مالیت کی گیم کھیلنا چاہتے ہیں۔

''ہاف گیم ہونے کے بعد ہم آپ کو ایسے مزید دو چیک اور دے دیں گے۔ ہماری گیم کی کوئی لمٹ نہیں ہو گی''...... فوگاشے نے کہا تو منیجر کو ایک زور دار جھٹکا لگا اور وہ بمشکل گر کر بے ہوش ہوتے ہوتے بچا۔

کلائی پر لگنے والی ضربیں محسوس کر کے بلیک زیرو بے اختیار چونک پڑا۔ اس نے فوراً کلائی پر بندھی ہوئی ریسٹ واچ کی طرف دیکھا تو یہ دیکھ کر وہ چونک پڑا کہ ڈائل کا ایک نمبر فلیش کر رہا تھا۔

''اوہ۔ عمران صاحب کی کال ہے''...... بلیک زیرو نے کہا اور اس نے فوراً ریسٹ واچ کا ونڈ بٹن کھینچا اور بڑی سوئی گھما کر ایک نمبر سے لگا دی۔ جیسے ہی سوئی ایک نمبر سے لگی فلیش کرتے ہوئے نمبر کی فلیشنگ رک گئی اور ڈائل سرخ رنگ کا ہو گیا اور ساتھ ہی ریسٹ واچ سے تیز سیٹی کی آواز سنائی دی۔ سیٹی کی آواز سن کر بلیک زیرو یوں اچھلا جیسے اس کے سر پر بم زور دار دھماکے سے پھٹ پڑا ہو۔

''کیا مطلب۔ عمران صاحب نے ایمر جنسی کال کیوں دی ہے۔ کیا وہ کسی مصیبت میں ہیں''...... بلیک زیرو نے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔ وہ بجلی کی سی تیزی سے اٹھا اور تیزی سے

سامنے موجود ایک پورٹیبل مشین کی جانب بڑھتا چلا گیا۔ مشین پر ایک غلاف چڑھا ہوا تھا۔ اس نے فوراً مشین سے غلاف ہٹایا اور پھر اس نے مشین کا مین سوئچ آن کر کے مشین آن کی اور پھر اس مشین کے پاس بیٹھ کر اسے آپریٹ کرنے میں مصروف ہو گیا۔

مشین کے اوپر والے حصے میں ایک بڑی سی سکرین لگی ہوئی تھی۔ سکرین، مشین آن ہونے کے باوجود ابھی تک بلینک تھی۔ بلیک زیرو جیسے جیسے مشین آپریٹ کرتا جا رہا تھا مشین سے تیز زوں زوں کی آوازیں نکلنی شروع ہو گئی تھی اور مشین پر لگے مختلف رنگوں کے بلب بھی جلنا بجھنا شروع ہو گئے تھے۔ بلیک زیرو کچھ دیر مشین آپریٹ کرتا رہا۔ اس نے مشین پر عمران کی ریسٹ واچ کی فریکوئنسی ایڈجسٹ کی تھی۔ جیسے ہی مشین پر عمران کی ریسٹ واچ کی فریکوئنسی ایڈجسٹ ہوئی اسی لمحے ایک جھماکہ سا ہوا اور مشین پر لگی ہوئی سکرین روشن ہو گئی۔ دوسرے لمحے سکرین پر ایک کمرے کا منظر ابھر آیا اور کمرے کے ایک حصے میں بلیک زیرو کو عمران فرش پر خون میں لت پت دکھائی دیا۔ عمران کو خون میں لت پت دیکھ کر بلیک زیرو اس بری طرح سے اچھلا جیسے اچانک مشین دھماکے سے پھٹ پڑی ہو اور بلیک زیرو کے سر کے ٹکڑے اُڑ گئے ہوں۔

عمران فرش پر ساکت پڑا ہوا تھا۔ اس کی ناک کی ہڈی ٹوٹی ہوئی دکھائی دے رہی تھی جہاں سے خون نکل نکل کر اس کے گرد پھیلتا رہا تھا۔ عمران کا ایک ہاتھ اپنی ریسٹ واچ پر تھا۔ شاید اس

نے بے ہوش ہونے سے پہلے ریسٹ واچ سے بلیک زیرو کو ایمر جنسی کال کی تھی اور ایمر جنسی کال دیتے ہی وہ بے ہوش گیا تھا۔

''اوہ۔ یہ عمران صاحب کو کیا ہوا ہے۔ یہ اس قدر زخمی کیسے ہو گئے ہیں اور یہ ہیں کہاں''...... بلیک زیرو نے پریشانی کے عالم میں کہا۔ اس نے ایک بار پھر مشین کو آپریٹ کرنا شروع کر دیا۔ مشین پر لگی سکرین کے ایک حصے میں ایک چھوٹی سی ونڈو کھل گئی تھی جس پر دارالحکومت کا نقشہ پھیل گیا تھا۔ بلیک زیرو نے مشین آپریٹ کرنی شروع کی تو نقشے پر ایک سرخ رنگ کا چھوٹا سا دائرہ بن گیا اور وہ دائرہ آہستہ آہستہ نقشے کے مختلف حصوں پر چلتا ہوا دکھائی دینے لگا پھر دائرہ نقشے کے ایک حصے پر رک گیا۔ نقشہ ونڈو میں انلارج ہوا اور پھر اچانک سرخ دائرہ سبز رنگ میں تبدیل ہو گیا اور ساتھ ہی اس ونڈو کے نیچے ایک اور ونڈو بن گئی جس پر تیزی سے فگرز ٹائپ ہونا شروع ہو گئے۔

''یہ تو وائٹ سٹی ہوٹل ہے۔ کیا عمران صاحب اس ہوٹل کے کسی کمرے میں موجود ہیں''...... بلیک زیرو نے جبڑے بھینچتے ہوئے کہا۔ وہ چند لمحے عمران کو دیکھتا رہا پھر اس نے تیزی سے مشین آف کی اور مشین آف کرتے ہی وہ فوراً اٹھ کھڑا ہوا۔ عمران کے گرد جس طرح خون پھیلا ہوا تھا اور وہ ساکت پڑا ہوا تھا اس سے بلیک زیرو کو صاف اندازہ ہو رہا تھا کہ عمران کی حالت تشویش ناک حد تک خراب ہے۔ اسے جلد سے جلد طبی امداد کی ضرورت تھی۔

بلیک زیرو نے پہلے سوچا کہ وہ سیکرٹ سروس کے کسی رکن کو کال کر کے فوری طور پر اس ہوٹل میں بھیجے اور وہاں سے عمران کو اٹھوا کر سپیشل ہسپتال پہنچا دے لیکن پھر اس نے سوچا کہ یہ کام اسے خود ہی کرنا ہو گا۔ وہ خود ہی وائٹ سٹی ہوٹل جائے گا اور وہاں سے اس کمرے کا پتہ چلا کر جس میں عمران بے ہوش پڑا ہوا ہے، عمران کو اٹھائے گا اور اسے سپیشل ہسپتال پہنچا دے گا۔

بلیک زیرو آپریشن روم سے نکل کر ڈریسنگ روم کی طرف جانے ہی لگا تھا کہ اسی لمحے فون کی گھنٹی بج اٹھی۔ فون کی گھنٹی کی آواز سن کر بلیک زیرو وہیں رک گیا۔ وہ تیزی سے پلٹا اور پھر تیز تیز قدم اٹھاتا ہوا فون کے پاس آ گیا۔

''ایکسٹو''...... بلیک زیرو نے ایکسٹو کے مخصوص انداز میں کہا۔

''جوزف بول رہا ہوں''...... دوسری طرف سے جوزف کی آواز سنائی دی۔ جوزف کی آواز سن کر بلیک زیرو چونک پڑا۔ جوزف کے لہجے میں بے پناہ پریشانی اور خوف کے تاثرات نمایاں تھے۔

''جوزف۔ تم۔ تم نے اس وقت کیوں کال کی ہے''...... بلیک زیرو نے حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔

''باس کہاں ہے طاہر صاحب۔ مجھے باس کی بے حد فکر ہو رہی ہے''...... دوسری طرف سے جوزف نے انتہائی پریشانی کے عالم میں پوچھا۔

''کیوں۔ تم باس کے بارے میں کیوں پوچھ رہے ہو اور تمہاری

آواز میں اس قدر پریشانی کیوں ٹپک رہی ہے''...... بلیک زیرو نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

''مجھے ڈر لگ رہا ہے طاہر صاحب''...... جوزف نے اسی انداز میں کہا اور اس کی بات سن کر بلیک زیرو کے چہرے پر حیرت کے سائے مزید گہرے ہو گئے۔

''ڈر۔ کس بات کا ڈر لگ رہا ہے تمہیں''...... بلیک زیرو نے حیرت زدہ لہجے میں کہا کیونکہ یہ اس کی زندگی کا پہلا موقع تھا جب جوزف جیسا انسان اس سے کہہ رہا تھا کہ اسے ڈر لگ رہا ہے۔

''مجھے ایسا لگ رہا ہے جیسے باس کے ساتھ کچھ غلط ہوا ہے۔ بہت غلط یا پھر اس کے ساتھ کچھ ایسا ہونے والا ہے کہ باس کی زندگی بڑے خطرے سے دوچار ہونے والی ہے۔ ایسے خطرے سے جس میں باس کی جان بھی جا سکتی ہے''...... جوزف نے کہا اور اس کی بات سن کر بلیک زیرو نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔ اس کی آنکھوں کے سامنے سکرین پر زخمی حالت میں پڑا ہوا عمران دکھائی دینے لگا۔

''کیوں۔ تمہیں ایسا کیوں لگ رہا ہے کہ عمران صاحب کی زندگی خطرے میں ہے''...... بلیک زیرو نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

''مجھے باس کے سر پر مشانگا جاٹی کے سائے ناچتے ہوئے دکھائی دے رہے ہیں طاہر صاحب۔ مشانگا جاٹی کے سائے انتہائی رذیل اور گندے ترین سائے ہیں۔ وہ اس انسان کے سر پر ناچتے

ہیں جن کی زندگی ختم ہونے والی ہو''...... جوزف نے کہا اور اس کی بات سن کر بلیک زیرو لرز کر رہ گیا۔

''یہ تم کیا کہہ رہے ہو۔ تم ہوش میں تو ہو۔ کچھ نہیں ہوا ہے عمران صاحب کو تم ایسی الٹی سیدھی باتیں مت کیا کرو''...... بلیک زیرو نے غصیلے لہجے میں کہا۔

''یہ الٹی سیدھی باتیں نہیں ہیں طاہر صاحب۔ میں سچ کہہ رہا ہوں۔ میں نے جاگتی آنکھوں سے باس کے سر پر مشانگا جاٹی کے سائے ناچتے دیکھے ہیں اور ان سایوں کی تعداد دو ہے۔ دو سائے اسی وقت کسی انسان کے سر پر ناچتے ہیں جب کسی انسان پر کلوشگا کا حملہ کیا گیا ہو اور اس کی زندگی آخری دموں پر ہو اور مجھے ایسا لگ رہا ہے کہ باس ضرور کسی مصیبت میں ہیں بلکہ بہت بڑی مصیبت میں اور ان پر کلوشگا کا حملہ ہو چکا ہے اور وہ شدید زخمی حالت میں کہیں پڑے ہوئے ہیں''...... جوزف نے مسلسل بولتے ہوئے کہا۔ بلیک زیرو، جوزف کی باتیں سن کر حیران ہو رہا تھا۔ اس نے جو کچھ کہا تھا وہ غلط نہیں تھا کیونکہ عمران واقعی انتہائی زخمی حالت میں وائٹ سٹی ہوٹل کے کسی کمرے میں پڑا ہوا تھا اور اس کی حالت سے صاف پتہ چل رہا تھا کہ واقعی اس کی زندگی شدید خطرے میں ہے۔

''ہونہہ۔ تم کیسے کہہ سکتے ہو کہ عمران صاحب کہیں شدید زخمی حالت میں پڑے ہوئے ہیں''...... بلیک زیرو نے سر جھٹک کر کہا۔

"میں نے مشانگا جاٹی کے جن سایوں کو دیکھا ہے وہ سیاہ رنگ کے ہیں اور ان کے نیلے رنگ کے سینگ ہیں۔ نیلے سینگ والے مشانگا جاٹی کے سائے اسی انسان کے سر پر رقص کرتے ہیں جو شدید زخمی ہو اور جس کی زندگی چند لمحوں کی باقی رہ گئی ہو"۔ جوزف نے پریشانی کے عالم میں کہا۔

"یہ سب تمہارا وہم بھی تو ہو سکتا ہے"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"نہیں۔ یہ میرا وہم نہیں ہے۔ مشانگا جاٹی کے سائے کسی وہم کے تحت یا خواب میں دکھائی نہیں دیتے۔ یہ مجھے اسی وقت دکھائی دیتے ہیں جب میرا کوئی اپنا موت کے دہانے پر پہنچ گیا ہو اور تم جانتے ہو کہ باس میرے لئے کیا حیثیت رکھتا ہے وہ میرے اپنوں سے بھی بڑھ کر ہے اور میں نے اپنی آنکھوں سے اس کے سر پر ناچنے والے سایوں کو دیکھا ہے اس لئے یہ میرا وہم نہیں ہے اور نہ ہو سکتا ہے"...... جوزف نے تیز لہجے میں کہا۔

"تم نے کلوشگا کے حملے کا بھی ذکر کیا تھا۔ یہ کلوشگا کا حملہ کیا ہوتا ہے"...... بلیک زیرو نے پوچھا۔

"کلوشگا کا حملہ غیر انسانی حملہ ہوتا ہے اور یہ حملہ شیطانی طاقتیں کرتی ہیں۔ جس انسان کو انہیں ہلاک کرنا مقصود ہوتا ہے وہ دو درختوں کے بڑے تنوں کو پکڑ کر جن کی شاخیں اوپر سے کاٹ دی جاتی ہیں مخالف سمتوں میں کھینچتے ہیں اور پھر درمیان میں کھڑے انسان پر تنوں کو اس انداز میں چھوڑا جاتا ہے جس سے درخت کے

تنوں کے سرے انسانی سر کے دونوں حصوں پر ایک ساتھ آ کر لگتے ہیں اور انسانی سر پچک کر رہ جاتا ہے۔ جس انسان کا سر ہی پچک گیا ہو وہ بھلا کیسے زندہ رہ سکتا ہے"...... جوزف نے کہا۔

"کیا یہ حملہ ماورائی طاقتیں کرتی ہیں"...... بلیک زیرو نے پوچھا۔

"ہاں۔ لیکن یہ حملہ عام انسان بھی کر سکتے ہیں۔ ایسے انسان جن کے ہاتھوں میں اتنی طاقت ہو کہ وہ دونوں ہاتھ پھیلا کر پوری قوت سے کسی انسان کے سر پر دونوں سائیڈوں سے مار دے۔ یہ اس انسان کی طاقت پر منحصر ہے کہ وہ کتنی شدت سے ہاتھ مارتا ہے۔ بعض افراد ایسے ہوتے ہیں جن کے ہاتھ پڑتے ہی انسانی سر کلوشگا کے وار کی طرح پچک کر رہ جاتا ہے اور بعض انسانوں میں سر پچکانے کی طاقت تو نہیں ہوتی لیکن وہ جس انداز میں ہاتھ مارتے ہیں اس سے کانوں کے پردے پھٹ جاتے ہیں اور کھوپڑی میں موجود دماغ اس بری طرح سے ہل جاتا ہے جو انسان کے لئے جان لیوا حد تک خطرناک ثابت ہو سکتا ہے۔ اگر اس حملے سے انسان بچ گیا ہو تو اس کے پاس چند گھنٹوں کی زندگی ہوتی ہے اور ان چند گھنٹوں میں اگر اس کا علاج کر دیا جائے تو وہ ٹھیک ہو سکتا ہے ورنہ وہ اسی حالت میں یقینی طور پر ہلاک ہو جاتا ہے"۔ جوزف نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"ہونہہ۔ تمہاری باتیں میری سمجھ سے بالا تر ہیں لیکن تمہاری

ایک بات بالکل درست ہے۔ عمران صاحب اس وقت واقعی ایک جگہ شدید زخمی حالت میں پڑے ہوئے ہیں اور ان کی ناک کی ہڈی ٹوٹ چکی ہے۔ ان کے جسم پر بھی جگہ جگہ زخموں کے نشان دکھائی دے رہے ہیں''...... بلیک زیرو نے کہا۔

''اوہ۔ اوہ۔ گڈ گاڈ۔ کیا باس ابھی زندہ ہے''...... جوزف کی بری طرح سے چونکتی ہوئی آواز سنائی دی۔

''ہاں شاید''...... بلیک زیرو نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

''شاید سے تمہاری کیا مراد ہے طاہر صاحب۔ جلدی بتاؤ مجھے۔ باس کے زخمی ہونے کا سن کر خوف سے میرا خون خشک ہونا شروع ہو گیا ہے''...... جوزف نے انتہائی پریشانی کے عالم میں کہا۔

''عمران صاحب۔ وائٹ سٹی ہوٹل کے کسی کمرے میں زخمی پڑے ہوئے ہیں۔ انہوں نے کچھ دیر قبل مجھے واچ ٹرانسمیٹر پر ایمرجنسی کال کی تھی۔ میں نے انہیں چیکنگ مشین کے ذریعے اس حالت میں دیکھا ہے اور ان کی لوکیشن کا پتہ لگایا ہے۔ میں وہاں ان کی مدد کے لئے جا ہی رہا تھا کہ تمہاری کال آ گئی''...... بلیک زیرو نے کہا۔

''اوہ اوہ۔ اگر باس نے آپ کو ایمرجنسی کال کی تھی تو اس کا مطلب ہے کہ ان پر کلوشگا کا پورا حملہ نہیں ہوا تھا۔ جن پر کلوشگا کا بھرپور حملہ ہوتا ہے وہ فوراً ہلاک ہو جاتا ہے۔ باس نے اگر تمہیں زخمی ہونے کے باوجود ایمرجنسی کال کی ہے تو اس کا مطلب ہے کہ

ابھی اس میں جان باقی ہے اور اگر جلد سے جلد اس کا علاج نہ کیا گیا تو پھر اس کی زندگی واقعی شدید خطرے میں پڑ سکتی ہے۔ آپ وہیں رکو۔ اس ہوٹل میں، میں اور جوانا جاتے ہیں اور باس کو لے آتے ہیں''...... جوزف نے تیز تیز بولتے ہوئے کہا۔

''نہیں۔ ہوٹل سے تمہیں اتنی آسانی سے عمران صاحب کو لے جانے نہیں دیا جائے گا۔ میں خود ہی وہاں جاتا ہوں اور سپیشل کارڈ دکھا کر وہاں سے عمران صاحب کو نکال کر لے آتا ہوں۔ میں انہیں سیدھا سپیشل ہسپتال لے جاؤں گا تاکہ انہیں جلد سے جلد طبی امداد دے کر ان کی جان بچائی جا سکے''...... بلیک زیرو نے کہا۔

''نہیں۔ باس کو کسی ہسپتال لے جانے کی ضرورت نہیں ہے۔ ان پر کلوشگا کا جو وار ہوا ہے اس کا علاج کسی ہسپتال میں ممکن نہیں اور نہ ہی کوئی ڈاکٹر ان کا علاج کر سکے گا۔ آپ باس کو لے کر یہاں میرے پاس آ جاؤ۔ باس کا علاج میں خود کروں گا۔ جب تک میں ان کا خصوصی علاج نہیں کروں گا نہ انہیں ہوش آئے گا اور نہ ہی ان کی زندگی خطرے سے باہر آئے گی۔ فار گاڈ سیک طاہر صاحب مجھ پر بھروسہ کرو۔ باس کا علاج میں کر سکتا ہوں صرف میں''...... جوزف نے کہا۔

''لیکن......'' بلیک زیرو نے پریشانی کے عالم میں کہنا چاہا۔

''لیکن ویکن کچھ نہیں طاہر صاحب۔ اگر آپ کو باس کی زندگی عزیز ہے تو جیسا میں کہہ رہا ہوں ویسا ہی کرو۔ تمہارے آنے تک

میں باس کا علاج کرنے کی ساری تیاری مکمل کر لوں گا۔ تم جاؤ جلدی جاؤ اور ہوٹل کے کمرے سے باس کو اٹھا کر فوراً یہاں لے آؤ''...... جوزف نے کہا اور اس سے پہلے کہ بلیک زیرو مزید کوئی بات کرتا جوزف نے رابطہ منقطع کر دیا۔ بلیک زیرو، جوزف کی غیر منطقی باتیں سن کر پریشان ہو گیا تھا۔ اس کی سمجھ میں نہیں آ رہا تھا کہ وہ کیا کرے۔ کیا اسے جوزف کی بات مان لینی چاہئے اور عمران کو لے کر رانا ہاؤس جانا چاہئے یا عمران کی جو حالت تھی اسے لے کر اسے فوری طور پر سپیشل ہسپتال پہنچ جانا چاہئے تھا۔

''ہونہہ۔ مجھے یہاں وقت برباد کرنے کی بجائے فوری طور پر عمران صاحب کے پاس جانا چاہئے۔ انہیں ہوٹل سے نکال کر لانا بے حد ضروری ہے''...... بلیک زیرو نے کہا اور پھر وہ تیزی سے آپریشن روم سے نکل کر ڈریسنگ روم میں چلا گیا۔ کچھ ہی دیر میں وہ تیار ہو کر باہر آ گیا۔ اس نے انتہائی قیمتی اور بہترین تراش کا سوٹ پہن لیا تھا۔ آپریشن روم میں آ کر اس نے دانش منزل کی سیکورٹی کا آٹو سسٹم آن کیا اور پھر آپریشن روم سے نکل کر باہر آ گیا۔ پورچ سے کار نکال کر وہ گیٹ کی طرف آیا اور اس نے گیٹ کے سامنے آ کر جیب سے ایک چھوٹا سا آلہ نکال کر گیٹ کی طرف کرتے ہوئے اس کا بٹن پریس کیا تو گیٹ خود بخود کھلتا چلا گیا۔ گیٹ کھلتے ہی بلیک زیرو کار باہر لے آیا۔ گیٹ سے باہر آ کر بلیک زیرو نے آلے کا رخ پھر گیٹ کی طرف کرتے ہوئے بٹن پریس

کیا تو گیٹ خودکار طریقے سے بند ہوتا چلا گیا اور پھر گیٹ بند کرتے ہی بلیک زیرو نے کار سڑک پر دوڑانی شروع کر دی۔ وہ انتہائی تیز رفتاری سے کار وائٹ سٹی ہوٹل کی جانب اُڑائے لئے جا رہا تھا۔

ہوٹل کے قریب پہنچ کر اس نے کار روک دی۔ وہاں ایک ایمبولینس اور پولیس موبائل کی چند گاڑیاں کھڑی تھی اور ہر طرف پولیس ہی پولیس دکھائی دے رہی تھی۔ شاید کسی نے ہوٹل میں ہونے والے ہنگامے کے بارے میں پولیس کو کال کر دی تھی اور پولیس فوراً وہاں پہنچ گئی تھی اور وہاں کسی زخمی کے ہونے کا بھی امکان موجود تھا اس لئے ایمبولینس بھی منگوا لی گئی تھی۔ بلیک زیرو نے ہوٹل کے باہر کچھ فاصلے پر کار روکی اور پھر وہ کار سے نکل کر تیز تیز چلتا ہوا ہوٹل کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ ہوٹل کے گیٹ پر پولیس موجود تھی۔ بلیک زیرو آگے بڑھا تو پولیس والوں نے اسے روک لیا۔

''رک جاؤ۔ اس وقت ہوٹل میں کسی کو جانے کی اجازت نہیں ہے''...... ایک سپاہی نے بلیک زیرو کو تیز نظروں سے گھورتے ہوئے کہا۔

''شٹ اپ۔ میرا تعلق سی بی آئی سے ہے اور میں سی آئی بی کا چیف ہوں۔ کون ہے تمہارا انچارج''...... بلیک زیرو نے غرا کر کہا تو سی آئی بی کا سن کر اس سپاہی سمیت وہاں موجود کئی سپاہیوں کے

رنگ اُڑ گئے اور انہوں نے فوراً بلیک زیرو کو سلام کرنا شروع کر دیا۔

''میں ہوں۔ انچارج۔ انسپکٹر ہاشم خان۔ کون ہو تم''...... کچھ فاصلے پر کھڑے ایک بڑی توند والے اور بھاری چہرے اور بڑی بڑی مونچھوں والے انسپکٹر نے اس کی طرف دیکھ کر تیز لہجے میں کہا اور تیز تیز چلتا ہوا اس کے قریب آ گیا اور پھر وہ بلیک زیرو کو سر سے پیر تک گھورنے لگا۔ اس نے شاید بلیک زیرو کے آخری الفاظ سنے تھے یہ نہیں سنا تھا کہ اس کا تعلق سی بی آئی سے ہے اور وہ سی بی آئی کا انچارج ہے۔

''میں کرنل اعجاز احمد ہوں۔ سی بی آئی کا چیف''...... بلیک زیرو نے سخت لہجے میں کہا اور سی بی آئی کے انچارج کرنل اعجاز احمد کا سن کر انسپکٹر ہاشم خان کی مونچھیں لٹک گئیں اور اس کے چہرے پر بھی بوکھلاہٹ ابھر آئی۔ اس نے فوراً بلیک زیرو کو سیلوٹ مار دیا۔

''لیکن سر آپ یہاں کس لئے آئے ہیں''...... انسپکٹر ہاشم خان نے اس کی طرف حیرت بھری نظروں سے گھورتے ہوئے کہا۔

''اس ہوٹل میں میرا ایک مہمان ٹھہرا ہوا ہے۔ میں اس سے ملنے آیا ہوں''...... بلیک زیرو نے سخت لہجے میں کہا۔

''اوہ۔ یس سر۔ یس سر''...... انسپکٹر ہاشم خان نے کہا۔

کیا ہوا ہے یہاں۔ پولیس اور یہ ایمبولینس کس لئے ہے یہاں''...... بلیک زیرو نے انجان بنتے ہوئے کہا۔

''ہوٹل کے ایک کمرے میں فائرنگ ہوئی تھی جناب اور اندر ایک لاش پڑی ہے۔ ہوٹل میں دو غیر ملکی تھی جو کمرے میں ایک آدمی کو ہلاک کر کے نکل گئے ہیں''...... انسپکٹر ہاشم خان نے کہا اور کمرے میں لاش کی موجودگی کا سن کر بلیک زیرو کو اپنے دل کی دھڑکن رکتی ہوئی محسوس ہوئی۔ اسے معلوم تھا کہ کمرے میں عمران ہی خون میں لت پت پڑا ہوا تھا۔ انسپکٹر ہاشم نے اب لاش کا ذکر کیا تو بلیک زیرو کو ہول آنا شروع ہو گئے کہ اس کے آنے تک واقعی عمران ہلاک تو نہیں ہو گیا تھا۔

''کس کی لاش ہے۔ جانتے ہو اس کے بارے میں''...... بلیک زیرو نے دھڑکتے دل سے پوچھا۔

''یس سر۔ کاؤنٹر گرل نے بتایا ہے کہ اس شخص نے اپنا نام سوپر فیاض بتایا تھا۔ سنٹرل انٹیلی جنس کا سپرنٹنڈنٹ سوپر فیاض۔ جب میں نے اس کی لاش دیکھی تو میں حیران رہ گیا کیونکہ وہ لاش سپرنٹنڈنٹ فیاض صاحب کی نہیں تھی۔ انہیں میں بخوبی جانتا ہوں۔ لگتا ہے وہ کوئی اٹھائی گیرا تھا جو روم میں موجود غیر ملکیوں کو بھیس بدل کر لوٹنے کے لئے آیا تھا لیکن الٹا غیر ملکیوں نے اسے ہلاک کر دیا اور اسے ہلاک کرتے ہی غیر ملکی ہوٹل کے عقبی راستے سے نکل بھاگے''...... انسپکٹر ہاشم خان نے کہا۔ اسی لمحے دو سپاہی ایک اسٹریچر اٹھائے اس طرف آتے دکھائی دیئے۔ اسٹریچر پر کسی کی لاش تھی جسے سفید رنگ کے کپڑے سے ڈھک دیا گیا تھا۔ اسٹریچر اور

اس پر سفید کپڑے سے ڈھکی ہوئی لاش دیکھ کر بلیک زیرو کا دل ایک بار رک گیا۔

''یہ ہے وہ شخص جناب۔ جس نے خود کو یہاں سپرنٹنڈنٹ فیاض کہہ کر متعارف کرایا تھا''...... انسپکٹر ہاشم خان نے کہا۔ دونوں سپاہی لاش لے کر ان کے نزدیک آ گئے۔

''ایک منٹ''...... بلیک زیرو نے ان دونوں کو روکتے ہوئے کہا تو دونوں سپاہیوں نے پہلے اس کی طرف اور پھر انسپکٹر ہاشم خان کی طرف دیکھا جیسے وہ اس سے پوچھ رہے ہوں کہ یہ کون ہے۔

''کیا بات ہے جناب۔ کیا آپ اس لاش کو دیکھنا چاہتے ہیں''...... انسپکٹر ہاشم خان نے پوچھا۔

''ہاں۔ اس کے چہرے سے کپڑا ہٹاؤ۔ میں بھی دیکھوں کہ ایسا کون سا شخص ہے جو یہاں خود کو سپرنٹنڈنٹ فیاض ظاہر کر رہا تھا''...... بلیک زیرو نے کہا تو انسپکٹر ہاشم خان نے اثبات میں سر ہلایا اور اس نے خود ہی آگے بڑھ کر لاش کے چہرے سے کپڑا ہٹا دیا۔ جیسے ہی اس نے کپڑا ہٹایا بلیک زیرو کو یوں محسوس ہوا جیسے اچانک اس کے سر پر کسی نے زور دار ہتھوڑا مار دیا ہو۔ اسے اپنی آنکھوں کے سامنے اندھیرا سا چھاتا ہوا محسوس ہوا۔ جس بات کا اسے خدشہ تھا وہی ہو گیا تھا۔ اسٹریچر پر عمران کی ہی لاش موجود تھی۔ عمران کی لاش دیکھ کر بلیک زیرو لڑکھڑا سا گیا۔

''ارے ارے۔ کیا ہوا سر آپ کو''...... انسپکٹر ہاشم خان نے

اسے لڑکھڑاتے دیکھ کر حیرت بھرے لہجے میں کہا اور تیزی سے اس کی طرف لپکا اس نے بلیک زیرو کو سنبھالنا چاہا لیکن بلیک زیرو اس وقت تک خود کو سنبھال چکا تھا لیکن عمران کی لاش دیکھ کر اس کے دماغ میں آندھیاں سی چلنا شروع ہو گئی تھیں۔

''نہیں ٹھیک ہے۔ شکریہ''...... بلیک زیرو نے کہا۔

''ہوا کیا ہے سر۔ لاش دیکھ کر آپ تو ایسے لڑکھڑا گئے ہیں جیسے یہ آپ کے کسی عزیز کی لاش ہو''...... انسپکٹر ہاشم نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

''نانسنس۔ کیا تم نہیں جانتے کہ یہ کون ہے''...... بلیک زیرو نے غراتے ہوئے کہا۔

''نن نن۔ نہیں سر۔ میں نہیں جانتا۔ کون ہے یہ''...... بلیک زیرو کی غراہٹ سن کر انسپکٹر ہاشم خان نے خوف بھرے لہجے میں کہا۔

''یہ عمران ہے۔ علی عمران سنٹرل انٹیلی جنس کے ڈائریکٹر جنرل سر عبدالرحمٰن کا بیٹا اور سپرنٹنڈنٹ فیاض کا دوست''...... بلیک زیرو نے کہا اور اس کی بات سن کر انسپکٹر ہاشم خان اچھل پڑا۔

''کیا کہا۔ یہ عمران صاحب ہیں لیکن......'' انسپکٹر ہاشم خان نے حیرت بھرے لہجے میں کہا اور پھر وہ تیزی سے ایک بار پھر اسٹریچر کی طرف گیا اور عمران کے چہرے سے کپڑا ہٹا کر اسے غور سے دیکھنے لگا۔

''میں نے عمران صاحب کو پہلے کبھی دیکھا تو نہیں لیکن ان کی

تعریفیں بہت سنی ہیں لیکن یہ یہاں کیا کرنے آئے تھے اور انہوں نے اپنا تعارف سپرنٹنڈنٹ فیاض کا کیوں کرایا تھا''...... انسپکٹر ہاشم خان نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''ہو سکتا ہے کہ اسے سپرنٹنڈنٹ فیاض نے ہی کسی کام سے بھیجا ہو۔ ایک طرف ہٹو تم اور مجھے دیکھنے دو کہ یہ واقعی مر چکا ہے یا ابھی اس میں زندگی کی کوئی رمق باقی ہے''...... بلیک زیرو نے تیز لہجے میں کہا اور وہ اسٹریچر کے قریب آ گیا۔ اس کے آگے آتے ہی انسپکٹر ہاشم خان ایک طرف ہٹ گیا۔ بلیک زیرو نے عمران کا سانس، اس کے دل کی دھڑکن اور پھر اس کی نبض چیک کی تو اس کے چہرے پر یکلخت مسرت کے تاثرات نمودار ہو گئے۔ عمران کا سانس، دل کی دھڑکن اور نبض بے حد دھیمی چل رہی تھی لیکن وہ بہرحال زندہ تھا۔

''یہ زندہ ہے نانسنس اور تم اسے لاش کہہ رہے ہو''...... بلیک زیرو نے انسپکٹر ہاشم خان کی طرف دیکھ کر انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

''زندہ ہے۔ لیکن سر میں نے تو انہیں چیک کیا تھا نہ ان کا سانس چل رہا تھا اور نہ ہی مجھے ان کے دل کی دھڑکن سنائی دی تھی''...... انسپکٹر ہاشم خان نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''اس کے دل کی دھڑکن، سانس اور نبض کی رفتار بے حد مدھم ہے جو تمہیں محسوس نہیں ہوئی ہو گی۔ بہرحال جلدی کرو۔ انہیں جلد

سے جلد یہاں سے لے جانا ہو گا۔ اگر انہیں جلد سے جلد طبی امداد نہ دی گئی تو یہ ہلاک بھی ہو سکتے ہیں۔ جلدی کرو انہیں میری کار کی عقبی سیٹ پر ڈال دو میں انہیں خود کسی ہسپتال لے جاؤں گا جلدی کرو''...... بلیک زیرو نے تیز لہجے میں کہا۔

''لیکن سر آپ انہیں اپنے ساتھ کیسے لے جا سکتے ہیں۔ یہ پولیس کیس ہے اور......'' انسپکٹر ہاشم خان نے کہا۔

''یو شٹ اپ نانسنس۔ میں سی بی آئی کا چیف ہوں اور میں اسے جہاں چاہے لے جا سکتا ہوں۔ تم کون ہوتے ہو مجھے روکنے والے۔ نانسنس''...... بلیک زیرو نے حلق کے بل دھاڑتے ہوئے کہا تو انسپکٹر ہاشم خان اس کی دھاڑ سن کر سہم کر رہ گیا۔

''سوری سر۔ قانون کے مطابق آپ انہیں اپنی مرضی سے کہیں نہیں لے جا سکتے۔ اگر آپ انہیں لے جانا چاہتے ہیں تو پہلے آپ کو مجھے یہ پروف کرنا پڑے گا کہ آپ واقعی سی بی آئی کے چیف ہیں اور آپ کا نام کرنل اعجاز احمد ہے''...... انسپکٹر ہاشم خان نے سہم جانے کے باوجود ہمت بھرے لہجے میں کہا۔ بلیک زیرو نے غرا کر اس کی طرف دیکھا اور پھر اس نے کوٹ کی جیب میں ہاتھ ڈال کر ایک وزیٹنگ کارڈ نکالا اور انسپکٹر کی طرف اچھال دیا۔ انسپکٹر ہاشم خان نے کارڈ ہوا میں ہی دبوچ لیا اور پھر اس نے کارڈ دیکھا تو اس کے چہرے پر اطمینان آ گیا۔

''یس سر۔ ٹھیک ہے سر۔ مجھے یقین آ گیا ہے کہ آپ سی بی

آئی کے چیف ہیں لیکن آپ انہیں کہیں لے جانے کی زحمت کیوں کر رہے ہیں۔ ہم انہیں کسی اچھے سے ہسپتال لے جاتے ہیں اور ان کا کسی قابل ڈاکٹر سے علاج کرائیں گے“...... انسپکٹر ہاشم نے اس بار بڑے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

”نہیں۔ سر عبدالرحمن میرے دوست ہیں اور میں ان کے بیٹے کو اپنا بیٹا سمجھتا ہوں۔ اس لئے میں اپنے بیٹے کے علاج کا ذمہ کسی اور پر نہیں ڈال سکتا۔ اسے میں ہی لے جاؤں گا۔ تمہیں یہاں جو کارروائی کرنی ہے کرتے رہو۔ کارڈ پر میرا نمبر موجود ہے۔ ضرورت ہوئی تو تم مجھ سے اس پر رابطہ کر لینا۔ سمجھے تم“...... بلیک زیرو نے تیز تیز بولتے ہوئے کہا تو انسپکٹر ہاشم خان نے سمجھ جانے والے انداز میں سر ہلا دیا۔ اس کے کہنے پر سپاہی اسٹریچر لے کر بلیک زیرو کی کار کی طرف آئے۔ بلیک زیرو بھی ان کے ساتھ ساتھ چل رہا تھا۔ کار کے پاس آ کر بلیک زیرو نے کار کا دروازہ کھولا تو دونوں سپاہیوں نے اسٹریچر نیچے رکھا اور پھر انہوں نے عمران کو اٹھا کر بڑی احتیاط سے بلیک زیرو کی کار کی عقبی سیٹ پر لٹا دیا۔

”ٹھیک ہے۔ تم جاؤ“...... بلیک زیرو نے کہا تو سپاہی سر ہلا کر اسٹریچر اٹھا کر وہاں سے چلے گئے۔

سپاہیوں کے جاتے ہی بلیک زیرو نے کار کا دروازہ بند کیا اور تیزی سے ڈرائیونگ سیٹ پر آ کر بیٹھ گیا۔ اس نے کار اسٹارٹ کی اور پھر وہ کار موڑ کر تیزی سے اسے سڑک پر دوڑاتا لے گیا۔ عمران

کی حالت دیکھ کر اس کے دماغ میں بدستور آندھیاں چل رہی تھیں اور وہ بار بار بیک مرر سے عمران کا چہرہ دیکھ رہا تھا جو خون زیادہ بہہ جانے کی وجہ سے زرد ہوتا جا رہا تھا۔

”اب میں کیا کروں۔ عمران صاحب کا تو خاصا خون بہہ گیا ہے۔ میں انہیں سپیشل ہسپتال لے جاؤں یا پھر جوزف کے پاس رانا ہاؤس“...... بلیک زیرو نے پریشانی کے عالم میں بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ عمران کی حالت ایسی تھی کہ بلیک زیرو کے لئے فیصلہ کرنا واقعی مشکل ہو رہا تھا کہ وہ عمران کو کہاں لے جائے۔ کچھ دیر وہ سوچتا رہا پھر اس نے اللہ کا نام لیا اور عمران کو لے کر رانا ہاؤس کی طرف روانہ ہو گیا۔ اس کے دل میں نجانے کیوں یہ احساس جڑ پکڑتا جا رہا تھا کہ عمران کی زندگی اب صرف جوزف ہی بچا سکتا ہے۔

"یہ تم مجھے کہاں لے آئے ہو۔ کیا وہ آدمی اس ویران علاقے میں موجود اس ویران عمارت میں رہتا ہے۔ یہ عمارت تو مجھے بھوتوں کا مسکن معلوم ہوتی ہے"...... پرنسز مارشیا نے حیرت سے عمارت کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔ عمارت خاصی بڑی تھی اور کسی پرانے قلعے جیسی بنی ہوئی تھی اور یہ عمارت چونکہ ایک ویران علاقے میں تھی اس لئے پرنسز مارشیا بے حد حیران ہو رہی تھی۔ عمارت میں مکمل طور پر خاموشی چھائی ہوئی تھی اور عمارت کی پراسراریت دیکھ کر پرنسز مارشیا کو ایسا لگ رہا تھا جیسے وہ بھوتوں کے کسی مسکن میں آ گئی ہو۔

وہ دونوں پورچ میں کھڑے تھے انہوں نے اپنی کاریں پورچ میں لا کر کھڑی کی تھیں۔ پورچ میں دو کاریں پہلے سے موجود تھیں جن میں سے ایک کار صدیقی کی اور دوسری جولیا کی تھی۔ جس کا مطلب تھا کہ جولیا وہاں پہنچ چکی تھی۔ پرنسز مارشیا کے ہاتھ میں اس کا ہینڈ بیگ تھا جو اس نے کار سے اترتے ہوئے کار کی سائیڈ سیٹ

سے اٹھا کر ہاتھ میں لے لیا تھا۔

"تو کیا تمہارے خیال میں یہاں رہنے والے بھوت شہر آنے جانے کے لئے ان گاڑیوں کا استعمال کرتے ہیں"...... تنویر نے مسکرا کر کہا۔

"شاید"...... پرنسز مارشیا نے کہا تو تنویر بے اختیار ہنس پڑا۔

"اس میں ہنسنے والی کون سی بات ہے۔ نانسنس"...... پرنسز مارشیا نے اسے ہنستا دیکھ کر ناگوار لہجے میں کہا۔ اسی لمحے سامنے کا دروازہ کھلا اور وہاں سے جولیا نکل کر باہر آ گئی۔

"یہ کون ہے"...... پرنسز مارشیا نے جولیا کی طرف دیکھ کر حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"یہ بھی یہیں رہتی ہیں اور آپ جس سے ملنے آئی ہیں یہ اس کی جاننے والی ہیں"......تنویر نے جواب دیا۔

"کیا نام ہے اس کا اور ہاں تم اگر اس آدمی کو جانتے ہو تو پھر تم نے اب تک مجھے اس کا نام کیوں نہیں بتایا۔ کیا نام ہے اس کا بتاؤ مجھے"...... پرنسز مارشیا نے کہا۔ اسی لمحے جولیا تیز تیز چلتی ہوئی ان کے قریب آ گئی۔

"تو یہ ہے پرنسز مارشیا"...... جولیا نے کہا اور اس کے منہ سے اپنا نام سن کر پرنسز مارشیا بے اختیار اچھل پڑی۔

"کیا مطلب۔ تمہیں میرے نام کا کیسے پتہ چلا"...... پرنسز مارشیا نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''میں نے مس کو کال کر کے بتایا تھا تا کہ یہ ان صاحب کو گھر پر ہی روک سکیں جسے آپ تلاش کرنے کے لئے اتنی دور سے پاکیشیا آئی ہیں''...... تنویر نے جواب دیا۔

''ہیلو۔ کیا نام ہے تمہارا''...... پرنسز مارشیا نے جولیا کی طرف مصافحے کے لئے ہاتھ بڑھاتے ہوئے کہا۔

''جولیانا۔ جولیانا فٹز واٹر''...... جولیا نے اسے اپنا اصلی نام بتاتے ہوئے کہا اور اس کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لے لیا۔

''جولیانا فٹز واٹر۔ یہ جولیانا نام تو سمجھ میں آتا ہے لیکن فٹز واٹر۔ اس کا کیا مطلب ہے''...... پرنسز مارشیا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''اندر چلو۔ میں تمہیں اپنے نام کا مطلب سمجھا دوں گی''۔ جولیا نے مسکرا کر کہا تو پرنسز مارشیا غور سے اس کی طرف دیکھنا شروع ہو گئی۔

''تم نے مجھے نہ اپنا نام بتایا ہے اور نہ اس کا جسے میں ڈھونڈ رہی ہوں۔ کیا یہ ان کی مسز ہیں''...... پرنسز مارشیا نے تنویر کی جانب دیکھ کر کہا اور مسز کا سن کر تنویر، جولیا کی طرف حسرت بھری نظروں سے دیکھتا رہ گیا۔

''میں تم سے کچھ پوچھ رہی ہوں۔ کیا نام ہے تمہارا''...... پرنسز مارشیا نے پھر پوچھا۔

''اندر چلو۔ اندر چل کر میں تمہیں اس کا بھی تعارف کرا دوں

گی اور اس کا بھی جس کی تمہیں تلاش ہے''...... جولیا نے کہا۔

''اوہ۔ تو تم نے اسے بھی بتا دیا ہے کہ مجھے کس کی تلاش ہے''...... پرنسز مارشیا نے کہا تو تنویر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

''لیکن کیسے۔ کیا تم نے جولیانا فٹز واٹر کو راستے میں کال کی تھی''...... پرنسز مارشیا نے کہا۔

''ظاہر ہے۔ کال کی تھی تبھی تو یہ خود تمہارے استقبال کے لئے باہر آئی ہیں ورنہ انہیں کیسے پتہ چلتا کہ تم کون ہو اور تم یہاں کس کو تلاش کرتی پھر رہی ہو''...... تنویر نے کہا تو پرنسز مارشیا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

''کیا وہ اندر ہے''...... پرنسز مارشیا نے جولیا کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا۔

''ہاں''...... جولیا نے اثبات میں سر ہلا کر جواب دیا تو پرنسز مارشیا کے چہرے پر اطمینان کے تاثرات دکھائی دینے لگے۔

''چلو جلدی۔ مجھے اس کے پاس لے چلو تا کہ میں اپنا کام پورا کر کے یہاں سے واپس جا سکوں''...... پرنسز مارشیا نے کہا تو جولیا نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر وہ تینوں چلتے ہوئے عمارت کے اندرونی حصے کی طرف بڑھتے چلے گئے۔

عمارت کے مختلف حصوں سے گزرتے ہوئے وہ سٹنگ روم کے انداز میں سجے ہوئے ایک خوبصورت کمرے میں آ گئے جہاں ایک صوفے پر صدیقی بیٹھا تھا۔ صدیقی کو دیکھ کر پرنسز مارشیا ایک جھٹکے

سے رک گئی اور غور سے اس کی طرف دیکھنے لگی۔

''کیا ہوا۔ تم رک کیوں گئی ہو۔ آؤ اندر آؤ''...... جولیا نے اسے رکتے دیکھ کر کہا۔

''اب یہ کون ہے''...... پرنسز مارشیا نے صدیقی کی جانب غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

''یہ بھی ہمارا ساتھی ہے اور جس جگہ تم اس وقت موجود ہو یہ اسی کی ملکیت ہے''...... جولیا نے جواب دیا۔

''کیا مطلب۔ اس نے تو کہا تھا کہ یہ مجھے وہاں لے جا رہا ہے جہاں وہ شخص موجود ہے جس کی مجھے تلاش ہے پھر یہ مجھے یہاں کیوں لایا ہے''...... پرنسز مارشیا نے چونکتے ہوئے کہا۔

''گھبراؤ نہیں۔ تم جس سے ملنے آئی ہو وہ بھی یہیں موجود ہے۔ جلد ہی تمہاری اس سے بھی ملاقات ہو جائے گی''...... جولیا نے کہا تو پرنسز مارشیا نے ایک لمحے کے لئے جولیا کی طرف غور سے دیکھا جیسے وہ چہرہ شناس ہو اور جولیا کے چہرے سے یہ اندازہ لگانے کی کوشش کر رہی ہو کہ اسے کسی چکر میں تو نہیں الجھایا جا رہا ہے لیکن جولیا کے چہرے پر اسے ایسے کوئی تاثرات دکھائی نہ دیئے جسے دیکھ کر وہ کوئی ایسا اندازہ لگا سکے کہ اس کے خلاف وہاں گھیرا تنگ کیا جا رہا ہے۔ صدیقی غور سے اس کی طرف دیکھ رہا تھا اس نے کوئی بات نہیں کی تھی۔ جولیا، پرنسز مارشیا کو لے کر آگے آئی اور اسے صوفے پر بیٹھنے کے لئے کہا تو وہ بیٹھ گئی۔ جولیا سائیڈ کے

صوفے پر جبکہ تنویر اور صدیقی سامنے والے صوفے پر بیٹھ گئے۔

''کہاں ہے وہ آدمی''...... پرنسز مارشیا نے جولیا سے مخاطب ہو کر قدرے بے چین لہجے میں کہا۔

''پہلے یہ بتاؤ تم اس آدمی کو کیسے جانتی ہو اور اتنی دور سے تم اسے تلاش کرنے کے لئے یہاں کیوں آئی ہو''...... جولیا نے اس کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے پوچھا۔

''یہ سب میں اسی کو بتاؤں گی''...... پرنسز مارشیا نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ اسے ہی بتا دو''...... جولیا نے کہا۔

''تو بلاؤ اسے''...... پرنسز مارشیا نے کہا۔

''بلانا کیا ہے۔ یہ تمہارے سامنے ہی تو بیٹھا ہے''...... جولیا نے کہا تو پرنسز مارشیا چونک کر تنویر اور صدیقی کی طرف دیکھنے لگی۔

''کیا مطلب۔ ان میں وہ تو نہیں ہے''...... پرنسز مارشیا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''تنویر''...... جولیا نے تنویر سے مخاطب ہو کر کہا تو تنویر نے اثبات میں سر ہلایا اور پھر اس نے اپنی گردن کے ایک حصے پر چٹکی سی بھری۔ دوسرے لمحے اس کی گردن سے ماسک کی باریک سی جھلی تیزی سے اترتی چلی گئی۔ پرنسز مارشیا غور سے اس کی طرف دیکھ رہی تھی۔ اس کے چہرے سے جھلی اترتے دیکھ کر اس کی آنکھیں پھیل گئی تھیں اور پھر جیسے ہی تنویر کا ماسک میک اپ اترا اس

ماسک میک اپ کے پیچھے سے اس کا اصلی چہرہ برآمد ہو گیا جسے دیکھ کر پرنسز مارشیا بری طرح سے اچھل پڑی۔

''اوہ اوہ۔ تو یہ تم ہی تھے اور تم نے اپنا چہرہ ماسک میک اپ میں چھپا رکھا تھا''...... پرنسز مارشیا نے حیرت زدہ لہجے میں کہا۔

''ہاں۔ اب بتاؤ کہ تم مجھے کیسے جانتی ہو اور مجھے کیوں تلاش کرتی پھر رہی ہو''......تنویر نے اس کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

''ماؤ کالار، ارکو جامناٹ۔ کارا''...... پرنسز مارشیا نے کہا۔ اس کے بولنے کا انداز ایسا تھا جیسے اچانک اس کی زبان بدل گئی ہو اور اس کے منہ سے کسی خلائی مخلوق کی آواز نکل رہی ہو۔

''یہ کون سی زبان ہے اور تم کیا بول رہی ہو''...... تنویر کی بجائے جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ تنویر اور صدیقی بھی حیرت بھری نظروں سے اس کی طرف دیکھ رہے تھے جیسے انہیں اس کی نئی زبان کی سمجھ ہی نہ آئی ہو۔

''تم خاموش رہو۔ اور تم مجھے جواب دو''...... پرنسز مارشیا نے جولیا کو خاموش کراتے ہوئے تنویر سے سخت لہجے میں کہا۔

''میں کیا جواب دوں۔ تم نے نجانے کون سی زبان بولی ہے۔ ایسی زبان تو میرے بڑوں کی سمجھ میں بھی آئے گی''......تنویر نے منہ بنا کر کہا۔

''کیا مطلب۔ کیا تم کراکو زبان نہیں جانتے''...... پرنسز مارشیا

نے بری طرح سے چونک کر کہا۔

''کراکو زبان۔ یہ کراکو کون سی زبان ہے۔ میں تو کراکو کا نام بھی پہلی بار سن رہا ہوں''......تنویر نے حیرت زدہ لہجے میں کہا۔

''نہیں۔ یہ نہیں ہو سکتا۔ تم کراکو زبان نہیں جانتے یہ ناممکن ہے قطعی ناممکن''...... پرنسز مارشیا نے اس کی طرف آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر دیکھتے ہوئے کہا۔

''نہیں۔ میں سچ کہہ رہا ہوں۔ میں کراکو زبان نہیں جانتا اور یہ ہے کون سی زبان۔ کس ملک میں بولی جاتی ہے مجھے تو اس کا بھی کوئی انداز نہیں ہے''......تنویر نے کہا۔

''لیکن تمہارا چہرہ تو وہی ہے اور مجھے تمہاری تصویر دی گئی تھی کہ تم مجھے جہاں بھی ملو گے کراکو زبان میں بات کرو گے اور پھر......'' پرنسز مارشیا نے آنکھیں پھاڑتے ہوئے کہا۔

''کس نے دی تھی تمہیں یہ تصویر اور کیوں''...... جولیا نے اس کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے پوچھا۔

''یہ میں تمہیں نہیں بتا سکتی۔ اچھا اگر تم کراکو زبان نہیں جانتے تو پھر یہ بتاؤ کہ کیا تم لیڈی زاؤ پاری کو جانتے ہو''۔ پرنسز مارشیا نے پہلے جولیا سے پھر تنویر سے مخاطب پوچھا۔

''لیڈی زاؤ پاری۔ اب یہ لیڈی زاؤ پاری کون ہے''......تنویر نے اور زیادہ حیرت کا اظہار کرتے ہوئے کہا۔

''مطلب۔ تم لیڈی زاؤ پاری کو بھی نہیں جانتے''۔ پرنسز مارشیا

نے آنکھیں پھاڑتے ہوئے کہا۔

''نہیں۔ میں نہیں جانتا''...... تنویر نے جواب دیا تو پرنسز مارشیا کا رنگ زرد ہوتا چلا گیا اور وہ ان تینوں کی جانب باری باری انتہائی پریشان نظروں سے دیکھنے لگی۔

''آخر بات کیا ہے۔ تم یہ نئی زبان اور نئے نام کیوں لے رہی ہو''...... جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''کک کک۔ کچھ نہیں۔ لگتا ہے کہ میں غلط جگہ پر آ گئی ہو۔ اس شخص کا چہرہ اس سے ضرور ملتا ہے جسے میں تلاش کر رہی ہوں لیکن یہ وہ نہیں ہے''...... پرنسز مارشیا نے کہا تو اب تنویر، صدیقی اور جولیا کے چہرے پر بھی حیرت لہرانا شروع ہو گئی۔

''تمہارا مطلب ہے کہ وہ کوئی اور ہے جس کی شکل تنویر سے ملتی ہے اور جسے تم یہاں تلاش کرنے آئی ہو''...... صدیقی نے پہلی بار زبان کھولتے ہوئے کہا۔

''ہاں۔ وہ کوئی اور ہے۔ اگر یہ وہی ہوتا تو میں نے جب اس سے کراکو زبان میں بات کی تھی تو یہ اسی وقت میری بات کا جواب دے دیتا لیکن یہ نہ تو کراکو زبان جانتا ہے اور نہ ہی یہ کسی لیڈی زاؤ پاری کو جانتا ہے جس کا مطلب صاف ہے کہ یہ اس آدمی کا ہمشکل ہے اور یہ وہ آدمی نہیں جس کی مجھے تلاش تھی''...... پرنسز مارشیا نے کہا تو وہ تینوں حیرانی سے اس کی شکل دیکھنے لگے۔

''مجھے اپنا موبائل فون دکھاؤ جس میں اس کے ہمشکل کی تصویر

ہے''...... جولیا نے کہا تو پرنسز مارشیا نے سائیڈ میں پڑا ہوا اپنا ہینڈ بیگ اٹھایا اور اسے کھول کر اس میں سے سیل فون نکالا اور پھر اس نے فوٹو کا آپشن آن کر کے فوٹو فولڈر نکالا اور اس میں سے تنویر کی تصویر نکال کر اسے غور سے دیکھنے لگی۔ تصویر دیکھتے ہوئے وہ بار بار تنویر کی طرف دیکھ رہی تھی جیسے وہ اس تصویر کو تنویر کے چہرے سے ملانے کی کوشش کر رہی ہو۔

''نہیں۔ یہ وہ نہیں ہے۔ اس تصویر اور اس کے چہرے میں نمایاں فرق ہے''...... پرنسز مارشیا نے کہا۔

''دکھاؤ مجھے''...... جولیا نے کہا تو پرنسز مارشیا نے سیل فون اس کی طرف بڑھا دیا۔ سکرین پر تنویر کی ہی تصویر موجود تھی۔ جولیا نے جب غور کیا تو وہ بھی ایک طویل سانس لے کر رہ گئی۔

''ہاں۔ یہ تنویر کی تصویر نہیں ہے''...... جولیا نے کہا تو تنویر اور صدیقی کے چہروں پر بھی حیرت لہرانے لگی۔ جولیا نے سیل فون پہلے تنویر کو دیا۔ تنویر نے تصویر کو غور سے دیکھا تو وہ بھی ایک طویل سانس لے کر رہ گیا اور اس نے سیل فون صدیقی کی جانب بڑھا دیا۔ صدیقی نے پہلے تصویر اور پھر تنویر کا چہرہ دیکھا تو اس کے ہونٹوں پر مسکراہٹ آ گئی۔

''اس تصویر اور تنویر کی شکل و صورت آپس میں ضرور ملتی ہے لیکن تصویر کی آنکھیں تنویر کی آنکھوں سے قدرے چھوٹی ہیں اور اس کی ناک بھی لمبی اور قدرے نوکیلی ہے۔ تصویر میں واضح فرق

تصویر کی گردن اور تنویر کی گردن میں نمایاں ہے۔ تصویر کی گردن پتلی ہے جبکہ تنویر کی گردن خاصی بڑی اور مضبوط دکھائی دے رہی ہے جس سے پتہ چلتا ہے کہ یہ تصویر تنویر کی نہیں ہے''..... صدیقی نے کہا۔

''میں نے پہلے اس تصویر کو غور سے نہیں دیکھا تھا ورنہ مجھے پتہ چل جاتا کہ یہ میری تصویر نہیں ہے اور پرنسز مارشیا مجھے نہیں بلکہ میرے کسی ہمشکل کو ڈھونڈتی پھر رہی ہے''..... تنویر نے کہا۔

''میں بھی تمہاری شکل دیکھ کر چونکی تھی۔ تمہارے چہرے کے خد و خال کافی حد تک تصویر سے ملتے ہیں لیکن تم وہ نہیں ہو۔ اس کا مطلب ہے کہ میں نے یہاں آ کر محض اپنا وقت ہی برباد کیا ہے اور اب میرے پاس وقت بھی بہت کم ہے کہ اب میں تصویر والے کو تلاش کرسکوں''..... پرنسز مارشیا نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے انتہائی مایوس بھرے لہجے میں کہا۔

''کیا تم کسی مصیبت میں ہو''.....جولیا نے اس کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے پوچھا۔

''ہاں۔ میں ایک بہت بڑی مصیبت میں مبتلا ہوں۔ شام تک مجھے یہ آدمی نہ ملا اور میں اسے ملے بغیر کارمن چلی گئی تو لیڈی زاوٗ پاری میرا جینا حرام کر دے گی اور ہوسکتا ہے کہ وہ مجھے ہلاک ہی کر دے۔ وہ بے حد ظالم اور خطرناک عورت ہے''۔ پرنسز مارشیا نے پریشانی کے عالم میں کہا۔

''کیا لیڈی زاوٗ پاری کا تعلق انڈر ورلڈ سے ہے''..... جولیا نے پوچھا۔

''نہیں۔ اس کا تعلق انڈر ورلڈ سے نہیں ہے لیکن.....'' پرنسز مارشیا کہتے کہتے رک گئی۔

''لیکن۔ 'لیکن کیا''..... جولیا نے پوچھا۔

''کچھ نہیں۔ مجھے اب یہاں سے جانا ہے۔ ابھی میرے پاس وقت ہے۔ ہوسکتا ہے کہ میری فلائٹ سے پہلے مجھے یہ آدمی کہیں مل جائے۔ مجھے بس اسے ایک چیز دینی ہے اور اس تک لیڈی زاوٗ پاری کا پیغام پہنچانا ہے اور بس۔ پھر میرا کام ختم ہو جائے گا اور میں اطمینان اور بغیر کسی خطرے کے کارمن پہنچ سکتی ہوں''۔ پرنسز مارشیا نے کہا۔

''نہ تم اس آدمی کا نام جانتی ہو اور نہ ہی تمہارے پاس اس کا کوئی ایڈریس ہے پھر تم اسے کیسے تلاش کرسکتی ہو اور وہ بھی اتنے کم وقت میں جبکہ شام کو تمہاری واپسی کی فلائٹ بھی ہے''..... جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''کچھ نہ کچھ تو کرنا ہوگا ورنہ مجھے اپنی زندگی کا چراغ بجھتا ہوا محسوس ہو رہا ہے''..... پرنسز مارشیا نے کہا۔

''ایک کام کرتے ہیں۔ ہم تمہارے ساتھ چلتے ہیں اور تمہارے ساتھ اس آدمی کو تلاش کرتے ہیں اور کچھ نہیں تو اس طرح تمہاری مدد بھی ہو جائے گی اور لیڈی زاوٗ پاری سے جو تمہاری جان کا خطرہ

ہے وہ بھی ختم ہو جائے گا“...... جولیا نے کہا۔

”کیا واقعی تم میری مدد کر سکتی ہو“...... پرنسز مارشیا نے کہا۔

”ہاں کیوں نہیں۔ ہم اس آدمی کی تلاش میں تمہاری بھرپور مدد کر سکتے ہیں“...... جولیا نے کہا۔

”لیکن کیسے۔ تمہیں کیا معلوم کہ یہ کون ہے اور کہاں رہتا ہے“...... پرنسز مارشیا نے کہا۔

”جس طرح تم اس آدمی کو تلاش کرنے کے لئے اندھیرے میں تیر چلا رہی ہو اسی طرح ہم بھی چند تیر چلا کر دیکھ لیتے ہیں۔ ہوسکتا ہے کہ کوئی تیر نشانے پر لگ جائے اور اس کے بارے میں کچھ پتہ چل جائے۔ تم بس یہ بتا دو کہ کیا اس آدمی کا تعلق کس سے ہے۔ میرا مطلب ہے کہ کیا اس کا تعلق کسی سرکاری ایجنسی سے ہے یا یہ بھی تمہاری طرح انڈر ورلڈ سے تعلق رکھتا ہے“۔ جولیا نے پوچھا۔

”مجھے اس کے بارے میں کچھ معلوم نہیں ہے کہ یہ کون ہے اور اس کا تعلق کس قبیل سے ہے۔ میرا مطلب ہے کہ یہ سرکاری آدمی ہے یا اس کا تعلق کرائم ورلڈ سے ہے۔ لیڈی زاؤ پاری نے مجھے اس کی تصویر دی تھی۔ میرے پاس اس کے لئے لیڈی زاؤ پاری کا دیا ہوا ایک چھوٹا سا باکس ہے اور اس کے لئے ایک پیغام ہے۔ اور مجھے بتایا گیا تھا کہ یہ آدمی مجھے آج دن کے وقت ایک مخصوص پوائنٹ پر ملے گا۔ میں تو وقت پر اس پوائنٹ پر پہنچ گئی تھی اور میں

نے اس کا وہاں کئی گھنٹے انتظار کیا تھا لیکن یہ مجھے ملنے کے لئے نہیں آیا تھا۔ اس کے لئے میں نے لیڈی زاؤ پاری کو کال کر کے بتایا تو لیڈی زاؤ پاری نے بھی اپنے طور پر اس سے رابطہ کرنے کی کوشش کی لیکن لیڈی زاؤ پاری کا بھی اس سے کوئی رابطہ نہیں ہوسکتا تھا جس پر وہ پریشان ہوگئی تھی اور اس نے مجھ سے سختی سے کہا تھا کہ میں اسے ہر حال میں تلاش کروں اور اگر میں نے اس کا دیا ہوا باکس اور پیغام اس آدمی کو ڈھونڈ کر اس تک نہ پہنچایا تو وہ مجھے کارمن آتے ہی سخت ترین سزا دے گی۔ ہوسکتا ہے کہ وہ مجھے گولی مار کر ہلاک کر دے۔ میں نے لیڈی زاؤ پاری کو بہت سمجھانے کی کوشش کی کہ میرے لئے یہ ایک انجان ملک ہے اور میں پہلے یہاں کبھی نہیں آئی۔ اتنے بڑے شہر میں، میں بھلا اکیلی اس آدمی کو کیسے ڈھونڈ سکتی ہوں لیکن لیڈی زاؤ پاری نے میری ایک نہیں سنی اس نے کہا کہ اس نے مجھے جو حکم دینا تھا دے دیا ہے اور وہ ایک بار اپنا جو حکم صادر کر دیتی ہے اس سے پیچھے نہیں ہٹتی اس لئے مجھے ہر حال میں اس آدمی کو تلاش کرنا ہے اور اس کا دیا ہوا باکس اور پیغام اس تک پہنچانا ہے ورنہ میری خیر نہیں۔ میں بے حد پریشان تھی۔ لیڈی زاؤ پاری نے رابطہ ختم کر دیا تھا۔ میں نے اس سے کئی بار رابطہ کرنے کی کوشش کی لیکن کامیاب نہ ہوسکی“...... پرنسز مارشیا نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

”پھر“...... جولیا نے اس کی طرف دلچسپی سے دیکھتے ہوئے کہا۔

''پھر کیا۔ میں لیڈی زاؤ پاری کے بارے میں جانتی ہوں کہ وہ کس ٹائپ کی عورت ہے۔ اس کے منہ سے نکلا ہوا حکم واقعی پتھر کی لکیر ہوتا ہے اور اگر کوئی اس کے حکم پر عمل نہ کرے تو وہ اسے سخت ترین سزا دیتی ہے اور اسے موت کے گھاٹ بھی اتار دیتی ہے۔ اس نے مجھے چونکہ حکم دے دیا تھا اس لئے میں اب کچھ نہیں کر سکتی تھی سوائے اس کے کہ میں شہر بھر کا چکر لگاتی پھروں اور اس آدمی کو تلاش کروں۔ اسی مقصد کے لئے میں نے ایک رینٹ اے کار ڈیلر کو بھاری مالیت کا چیک دے کر کار رینٹ پر لی ہے''...... پرنسز مارشیا نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

''کوئی بات نہیں۔ ہم تمہارا ساتھ دیں گے تو یہ آدمی ہمیں کہیں نہ کہیں ضرور مل جائے گا''...... جولیا نے کہا۔

''میرا خیال ہے کہ میں اپنے باقی ساتھیوں کو بھی بلا لیتا ہوں۔ ہم سب مل کر مختلف جگہوں پر اس نامعلوم آدمی کو تلاش کرتے ہیں۔ اگر یہ آدمی اسی شہر میں ہے تو پھر اس کا سراغ مل ہی جائے گا''...... صدیقی نے کہا۔

''اور اگر نہ ملا تو''...... پرنسز مارشیا نے کہا۔

''تو پھر تمہاری قسمت''...... تنویر نے کہا۔

''اگر تمہیں واقعی لیڈی زاؤ پاری سے اپنی جان کا اتنا ہی خطرہ ہے تو پھر تم اس کے لئے کام ہی کیوں کرتی ہو جبکہ تم خود کو پرنسز مارشیا کہتی ہو۔ پرنسز مارشیا جس کے نام سے تمہارے کہنے کے

مطابق انڈر ورلڈ کے ساتھ ساتھ سرکاری ایجنسیاں بھی کانپتی ہیں۔ اگر یہ سب سچ ہے تو پھر تمہارا لیڈی زاؤ پاری سے اس قدر خوفزدہ ہونا کچھ سمجھ میں نہیں آ رہا ہے''...... جولیا نے کہا۔

''تو اس نے تمہیں میرے بارے میں ساری باتیں بتا دی ہیں''...... پرنسز مارشیا نے تنویر کی طرف دیکھتے ہوئے اور ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

''ہاں۔ تمہاری تسلی کے لئے میں تمہیں بتا دیتی ہوں کہ ہم عام افراد نہیں ہیں۔ ہمارا تعلق جاسوسی کے ایک اہم ادارے سے ہے اور ہمارے لئے شہر سے کسی آدمی کو تلاش کرنا مشکل نہیں ہو سکتا''...... جولیا نے کہا تو پرنسز مارشیا بے اختیار چونک پڑی۔

''جاسوسی ادارہ۔ کون سا ادارہ ہے تمہارا''...... پرنسز مارشیا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''سوری ہم تمہیں اپنے ادارے کا نام نہیں بتا سکتے۔ تم بتاؤ اگر تم واقعی ہم سے تعاون چاہتی ہو اور اس آدمی کو ڈھونڈنا چاہتی ہو تو ہمیں ساری بات بتا دو۔ میرا تم سے وعدہ ہے کہ اگر تم، یہ آدمی اور تمہاری مادام لیڈی زاؤ پاری پاکیشیا کے خلاف کوئی کام نہیں کر رہے ہیں تو ہم تمہیں یہاں آنچ بھی نہیں آنے دیں گے اور اس آدمی کی تلاش میں بھرپور انداز میں تمہارا ساتھ بھی دیں گے''۔ جولیا نے کہا۔

''میں یہاں پاکیشیا کے خلاف کوئی کام کرنے کے لئے نہیں آئی

ہوں۔ میں تمہیں بتا چکی ہوں کہ میرا کام اتنا ہے کہ میں اس آدمی کو تلاش کروں جو تمہارے اس ساتھی کا ہمشکل ہے اور میں اس سے مل کر اسے لیڈی زاؤ پاری کا باکس اور اس کا پیغام دوں اور بس۔ اس کے بعد نہ میرا لیڈی زاؤ پاری سے کوئی تعلق رہے گا اور نہ ہی اس آدمی سے''...... پرنسز مارشیا نے کہا۔

''کیا تم بتا سکتی ہو کہ باکس میں کیا ہے اور اس نامعلوم آدمی کے لئے لیڈی زاؤ پاری کا پیغام کیا ہے''...... جولیا نے اس کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے پوچھا۔

''باکس پیکڈ ہے اور پیغام بھی سیلڈ ہے۔ اس لئے مجھے اس بات کا علم نہیں ہے کہ باکس میں کیا ہے اور لیڈی زاؤ پاری نے پیغام میں کیا لکھا ہے''...... پرنسز مارشیا نے کہا۔

''کون ہے لیڈی زاؤ پاری اور تم اس کے لئے یہ کام کرنے پر کیوں آمادہ ہوئی ہو''...... جولیا نے کہا۔

''لیڈی زاؤ پاری کارمن کے ایک مرحوم لارڈ کی بیٹی ہے۔ اس کا شمار کارمن کے امراء میں دوسرے نمبر پر آتا ہے جس کی وجہ سے وہ کارمن میں خاصی بااثر شخصیت ہے۔ لیڈی زاؤ پاری نہ صرف حکومت کا حصہ ہے بلکہ اس کے بے شمار کرائم گروپس ہیں جنہیں وہ خود چلاتی ہے اور ظاہر ہے یہ سب وہ خفیہ طور پر کرتی ہے۔ اس کے مخالفین کے پاس ایسا کوئی ثبوت نہیں ہے جس سے وہ لیڈی زاؤ پاری کو کرمنل ثابت کر سکیں لیکن اس کے باوجود لیڈی زاؤ پاری کا

یہ روپ بھی پاورفل ہے اور اس کا کرائم کی دنیا میں بھی بہت نام ہے''...... پرنسز مارشیا نے کہا۔

''ہونہہ۔ تم نے کچھ دیر پہلے تو کہا تھا کہ لیڈی زاؤ پاری کا کرائم کی دنیا سے کوئی واسطہ نہیں ہے اور اب تم کچھ اور کہہ رہی ہو''...... جولیا نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

''میں نے تمہیں پہلے لیڈی زاؤ پاری کی اصل حیثیت کے بارے میں بتایا تھا۔ اب میں تمہیں تفصیل سے اس کے بارے میں بتا رہی ہوں کہ وہ ظاہر میں کیا ہے اور اس کی باطنی حقیقت کیا ہے''...... پرنسز مارشیا نے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ بتاؤ۔ ہم سن رہے ہیں''...... جولیا نے اثبات میں سر ہلا کر کہا۔

''جیسا کہ میں نے بتایا ہے کہ لیڈی زاؤ پاری کا کرمنلز کی دنیا میں بھی نام ہے۔ اس کے لئے اس نے پورے کارمن میں اپنی طاقت کا جال پھیلا رکھا ہے۔ اس کے بے شمار گیمز کلب ہیں۔ بارز ہیں اور وہ بے شمار ہوٹلوں اور ریسٹورنٹس کی مالکہ ہے۔ میں لیڈی زاؤ پاری کے ایک گیم کلب میں گیمز کھیلتی تھی اور میری یہ عادت اس قدر پختہ ہو گئی تھی کہ میں تقریباً ہر روز ہی اس گیم کلب میں گھسی رہتی تھی اور وہاں جا کر بڑے بڑے داؤ کھیلتی تھی۔ پہلے پہل تو میری قسمت مجھ پر خاصی مہربان رہی تھی اور میں اس گیم کلب سے روزانہ کی بنیاد پر بڑی بڑی رقوم جیت جاتی تھی لیکن پھر

اچانک میری قسمت نے پلٹا کھایا اور میں اسی گیم کلب میں ہارنا شروع ہو گئی۔ جس تیزی سے میں نے اس گیم کلب میں دولت کمائی تھی اس سے زیادہ تیزی سے میں ہارتی جا رہی تھی اور نوبت یہاں تک پہنچ گئی کہ جیتنے کے لالچ میں، میں اس گیم کلب کی مقروض ہوتی چلی گئی اور پھر مجھے تب ہوش آیا جب مجھے پتہ چلا کہ میں اس گیم کلب کی پچاس لاکھ ڈالرز کی مقروض ہو چکی ہوں۔ مجھے گیم کلب کی انتظامیہ نے گیم کلب کی رقم دینے کا مطالبہ کرنا شروع کر دیا۔ پہلے پہل مجھے نارمل انداز میں کہا گیا لیکن وقت کے ساتھ ساتھ ان کا لہجہ سخت سے سخت ہو گیا۔ جب یہ معاملہ طوالت اختیار کر گیا تو مجھے لیڈی زاوٗ پاری کی مخصوص فورس جو کرائم کی دنیا میں خاصی شہرت رکھتی ہے اٹھا کر لیڈی زاوٗ پاری کے پاس لے گئی۔ لیڈی زاوٗ پاری نے مجھ سے رقم کا مطالبہ کیا تو میں نے اس سے وقت مانگنے کی کوشش کی لیکن لیڈی زاوٗ پاری مجھے وقت دینے کے لئے تیار نہیں تھی۔ میرے گڑگڑانے اور منت کرنے پر لیڈی زاوٗ پاری نے مجھے ایک آفر دی اور یہ آفر یہی تھی کہ میں اس کا ایک پیغام اور ایک باکس لے کر پاکیشیا جاؤں اور دونوں چیزیں اس آدمی کو دے دوں۔ اگر میں یہ کام کر دیتی تو لیڈی زاوٗ پاری میرا قرض معاف کر دیتی بلکہ اس نے یہاں تک کہہ دیا تھا کہ جب میں اپنا کام کر کے واپس لوٹوں گی تو وہ مجھے اتنی ہی رقم مزید انعام میں دے گی۔ میرے لئے یہ سودا مہنگا نہیں تھا اس لئے میں نے

فوراً اس کام کی حامی بھر لی۔ لیڈی زاوٗ پاری نے مجھے ایک باکس اور ایک سیلڈ لفافہ دیا اور پھر اس نے ہی میرے لئے پاکیشیا کے کاغذات تیار کرائے اور جہاز کی سیٹ کنفرم کرائی اور میں پاکیشیا پہنچ گئی۔ بس یہ ہے ساری کہانی“...... پرنسز مارشیا نے کہا۔

”پاکیشیا میں تمہارے قیام کا بھی لیڈی زاوٗ پاری نے ہی بندوبست کرایا تھا“...... جولیا نے پوچھا۔

”نہیں۔ یہاں آ کر میں کسی ہوٹل میں اپنی رہائش کا خود ہی بندوبست کر سکتی تھی۔ میں یہاں ایک سیاح کی حیثیت سے آئی تھی اور میرا قیام مختصر سا تھا۔ پاکیشیا پہنچنے پر لیڈی زاوٗ پاری نے مجھے فون کال کی تھی اور مجھے ایک مقام کے بارے میں بتایا تھا اور یہ تصویر مجھے ایم ایم ایس کر دی تھی۔ اس کا کہنا تھا کہ مجھے مقررہ وقت پر اس جگہ پہنچنا ہے اور اس کے سامنے مجھے کراکو زبان میں بات کرنی ہے۔ میری بات کا جواب وہ کراکو زبان میں ہی دے گا اور میں اس کی دو نشانیاں دیکھ کر اسے باکس باکس اور لفافہ دے دوں۔ میں اس جگہ پہنچ گئی لیکن گھنٹوں انتظار کے بعد بھی وہ آدمی نہیں آیا تو میں نے اس بات کی اطلاع لیڈی زاوٗ پاری کو دی۔ لیڈی زاوٗ پاری نے مجھے مزید انتظار کرنے کے لئے کہا اور پھر اس نے دو گھنٹوں کے بعد دوبارہ مجھے کال کر کے بتایا کہ اس کا اس شخص سے رابطہ نہیں ہو رہا ہے۔ اس لئے میں اسے شہر میں تلاش کروں اور ہر قیمت پر اسے تلاش کر کے اس تک اس کا باکس اور

لفافہ پہنچاؤں ورنہ کارمن واپسی پر اس کی فورس مجھے پھر پکڑ کر اس کے پاس لے جائے گی اور اس بار لیڈی زاؤ پاری مجھے شدید اذیتوں سے دوچار کرے گی اور وہ مجھے گولی مار کر ہلاک بھی کر سکتی ہے۔ چنانچہ میں نے اس آدمی کی تلاش شروع کر دی لیکن ابھی تک میں اس آدمی کو تلاش نہیں کر سکی ہوں کیونکہ میں اس کا نام جانتی ہوں اور نہ اس کا ایڈریس''...... پرنسز مارشیا نے مسلسل بولتے ہوئے کہا۔

''حیرت ہے۔ آخر یہ آدمی ہے کون۔ اگر لیڈی زاؤ پاری نے ہر حال میں اسے پیغام اور باکس پہنچانا تھا تو اسے کم از کم تمہیں اس آدمی کا نام تو بتا دینا چاہئے تھا''......صدیقی نے کہا۔

''اب تم بتاؤ میں کیا کروں۔ اگر میں اسی طرح واپس چلی گئی تو میرا کارمن میں داخلہ مشکل ہو جائے گا اور ہو سکتا ہے کہ لیڈی زاؤ پاری واقعی مجھے گولی مار کر ہلاک ہی کر دے''...... پرنسز مارشیا نے پریشانی کے عالم میں کہا۔

''وہ باکس اور لفافہ کہاں ہے جو تمہیں لیڈی زاؤ پاری نے دیا تھا''......صدیقی نے پوچھا۔

''کیوں۔ تم کیوں پوچھ رہے ہو''...... پرنسز مارشیا نے اسے تیز نظروں سے گھورتے ہوئے کہا۔

''ویسے ہی پوچھ رہا ہوں۔ اگر تم نہ بتانا چاہو تو کوئی بات نہیں ہے''......صدیقی نے کہا۔

''دونوں چیزیں جہاں بھی ہے میرے پاس محفوظ ہیں''۔ پرنسز مارشیا نے سخت لہجے میں کہا۔

''ٹھیک ہے۔ ہم تمہاری یہ مشکل حل کر دیتے ہیں۔ ہم تمہارے لئے اس آدمی کو تلاش کریں گے۔ ابھی تمہاری فلائٹ میں تین گھنٹے باقی ہیں اور ہمیں امید ہے کہ ان تین گھنٹوں میں ہم اس آدمی کو تلاش کرنے میں ضرور کامیاب ہو جائیں گے''...... جولیا نے کہا۔

''کیا تمہیں یقین ہے کہ تین گھنٹوں میں تم اس آدمی کو ڈھونڈ لو گی''...... پرنسز مارشیا نے اس کی طرف امید بھری نظروں سے دیکھتے ہوئے پوچھا۔

''ہاں۔ بالکل۔ تم چاہو تو ہمارے ساتھ چل سکتی ہو اور اگر چاہو تو یہاں رک کر آرام کر سکتی ہو۔ البتہ ایک کام کرو۔ تم اپنے سیل فون سے یہ تصویر میرے سیل فون پر ایم ایم ایس کر دو۔ میں یہی تصویر اپنے باقی ساتھیوں کو سینڈ کر دوں گی تاکہ وہ فوری طور پر اس کی تلاش میں نکل سکیں اور مجھے یقین ہے کہ میرے ساتھی جلد ہی اس آدمی کو تلاش کرنے میں کامیاب ہو جائیں گے''...... جولیا نے اسے تسلی دیتے ہوئے کہا تو پرنسز مارشیا چند لمحے اس کی طرف غور سے دیکھتی رہی پھر اس نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

''نجانے کیوں میرا دل تمہاری باتوں پر یقین کرنے پر مجبور کر رہا ہے۔ بہرحال اگر تین گھنٹوں تک اس آدمی کا پتہ چل جائے تو میرے لئے بہت بہتر ہو گا ورنہ پھر جو ہو گا وہ میری قسمت اور میں

اپنی قسمت خود تو بدل نہیں سکوں گی اس لئے جو ہوگا دیکھا جائے گا''...... پرنسز مارشیا نے کہا اور پھر اس نے جولیا کا نمبر پوچھ کر تنویر کے ہمشکل کی تصویر اپنے سیل فون سے اس کے سیل فون میں ایم ایم ایس کر دی۔

''اب تم بتاؤ کہ کیا تم یہاں رکنا پسند کرو گی یا اس نامعلوم آدمی کی تلاش میں ہمارے ساتھ چلو گی''...... جولیا نے پوچھا۔

''میں تمہارے ساتھ جانا تو چاہتی ہوں لیکن ایک تو میں صبح سے اس آدمی کو تلاش کرتی پھر رہی ہوں اور پھر اس کے ساتھ ڈوئل کرتے ہوئے میں زخمی بھی ہوگئی ہوں۔ شام کو میری فلائٹ ہے اس لئے اگر تم اجازت دو تو میں یہاں رک کر کچھ دیر ریسٹ کر لوں اور اگر کہو تو میں تمہارے ساتھ بھی جانے کو تیار ہوں''...... پرنسز مارشیا نے کہا۔

''نہیں۔ کوئی بات نہیں اگر تم ریسٹ کرنا چاہتی ہو تو کر لو۔ جب اس آدمی کا پتہ چل جائے گا تو ہم تمہیں بتا کر دیں گے اور اگر ممکن ہو سکا تو ہم اسے لے کر یہیں آ جائیں گے اور تمہیں وقت پر ایئر پورٹ بھی پہنچا دیں گے تاکہ تم اپنی فلائٹ مس نہ کر سکو''...... جولیا نے کہا تو پرنسز مارشیا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

''تم دونوں آؤ میرے ساتھ''...... جولیا نے تنویر اور صدیقی سے مخاطب ہو کر کہا اور اٹھ کر کھڑی ہوگئی۔ صدیقی اور تنویر بھی اٹھ کر کھڑے ہو گئے۔ وہ پرنسز مارشیا کو وہیں چھوڑ کر کمرے سے باہر

نکلتے چلے گئے۔

''کیا کہتی ہیں مس جولیا۔ کیا پرنسز مارشیا کی کہانی آپ کی سمجھ میں آئی ہے''...... پورچ میں آ کر صدیقی نے جولیا سے مخاطب ہو کر کہا۔

''ہاں''...... جولیا نے اثبات میں سر ہلا کر کہا۔

''کیا سمجھ آیا ہے۔ مجھے تو اس کہانی کا کوئی سر پیر سمجھ میں نہیں آیا ہے''...... صدیقی نے کہا۔

''یہ عورت جھوٹ بول رہی ہے اور یہ ہمارے ذریعے اس آدمی تک پہنچنا چاہتی ہے جس کی شکل تنویر سے ملتی ہے''...... جولیا نے مسکراتے ہوئے کہا تو وہ دونوں بے اختیار چونک پڑے۔

''کیا مطلب''...... دونوں نے ایک ساتھ کہا۔

''مطلب بعد میں سمجھاؤں گی۔ فی الحال ہمیں اس مارشیا کی اصلیت معلوم کرنی ہے اور یہ بھی معلوم کرنا ہے کہ یہ ہمارے ساتھ کیا کھیل کھیل رہی ہے اور اس کے کھیل کا پتہ لگانے کے لئے ہمیں اس کے کراکو زبان میں بولے ہوئے جملے کا مطلب پتہ کرنا ہے اور اس آدمی کو پکڑ کر اس کے سامنے لانا ہے جس کی شکل تنویر جیسی ہے''...... جولیا نے کہا۔

''کراکو زبان کا تو کہیں نہ کہیں سے پتہ چل جائے گا لیکن ہم اس آدمی کو کہاں سے ڈھونڈیں گے جس کا نہ کوئی نام ہے اور نہ کوئی اتہ پتہ''...... تنویر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''اس کے نام کا بھی پتہ چل جائے گا اور اس کا اتہ پتہ بھی مل جائے گا۔ جس طرح اس عورت نے ہمیں احمق بنانے کی کوشش کی ہے اسی طرح ہمیں بھی اس کے ساتھ ایک کھیل کھیلنا ہو گا۔ مجھے یقین ہے کہ اس طرح اس کی اصلیت کھل کر ہمارے سامنے آ جائے گی اور پتہ چل جائے گا کہ اس نے کیا جھوٹ بولا ہے اور کیا سچ''...... جولیا نے کہا۔

''لیکن ہم اس کے ساتھ کون سا کھیل کھیلیں گے''...... صدیقی نے پوچھا تو جولیا اسے اس کھیل کے بارے میں بتانے لگی جسے سن کر تنویر اور صدیقی کی آنکھیں چمک اٹھیں اور وہ جولیا کی ذہانت پر اس کی جانب تحسین بھری نظروں سے دیکھنا شروع ہو گئے۔

''گڈ شو۔ واقعی زبردست ترکیب ہے۔ اس ترکیب پر عمل کر کے ہم اس کی اصلیت کا پتہ چلا سکتے ہیں''...... تنویر نے خوش ہوتے ہوئے کہا۔

''صدیقی۔ تم عمارت کو حفاظتی سسٹم آن کر دو اور اس عمارت کے تمام راستے سیلڈ کر دو تاکہ ہماری غیر موجودگی میں پرنسز مارشیا یہاں سے نہ نکل سکے اور تم یہیں رک کر اس پر نظر رکھو گے اور اس بات کا تمہیں خاص طور پر دھیان رکھنا ہے کہ یہ عورت ہمارے جانے کے بعد کس سے رابطہ کرتی ہے۔ کوشش کرنا کہ یہ جس سے رابطہ کرے اس کا نمبر اور لوکیشن کا بھی پتہ چل جائے جو بعد میں ہمارے کام آ سکتا ہے۔ مجھے یہ عورت حد سے زیادہ مکار اور

پراسرار معلوم ہو رہی ہے جو بظاہر دیکھنے میں سیدھی سادی ہے لیکن حقیقت میں واقعی اس میں کسی راسکل کی روح گھسی ہوئی ہے اور ہمیں اس کے جسم سے اس راسکل کی روح نکال کر اس کی اصلیت کا پتہ لگانا ہے''...... جولیا نے کہا تو صدیقی نے اثبات میں سر ہلایا اور تیزی سے ہیڈ کوارٹر کے کنٹرول روم کی طرف بھاگتا چلا گیا۔

''میں آپ کے ساتھ چلوں''...... تنویر نے کہا۔

''ہاں۔ آؤ''...... جولیا نے کہا اور اپنی کار کی طرف بڑھ گئی۔ اس کے کہنے پر تنویر اس کے ساتھ ہی اس کی کار میں بیٹھ گیا تھا۔ کچھ ہی دیر میں جولیا کی کار عمارت سے نکل کر شہر کی طرف جانے والی سڑک پر دوڑی جا رہی تھی۔

عمران کی حالت اور اس کا چہرہ دیکھ کر جوزف کے چہرے پر خوف کے سائے لہرانے شروع ہو گئے تھے۔ وہ انتہائی پریشانی کے عالم میں سامنے پڑے ہوئے عمران کی جانب دیکھ رہا تھا جس کا رنگ ہلدی کی طرح زرد ہو رہا تھا جیسے اس کے جسم سے خون کا ایک ایک قطرہ نچڑ گیا ہو۔

بلیک زیرو جب عمران کو رانا ہاؤس لایا تو جوزف باہر لان میں کھڑا بے چینی سے اس کا ہی انتظار کر رہا تھا۔ چونکہ جوزف کو معلوم تھا کہ بلیک زیرو، عمران کو لا رہا ہے اس لئے اس نے جوانا کو کسی بہانے سے باہر بھیج دیا تھا تاکہ وہ بلیک زیرو کو دیکھ کر اس سے سوال نہ کر سکے کہ وہ کون ہے اور وہ عمران کو اس حالت میں کسی ہسپتال لے جانے کی بجائے وہاں کیوں لایا ہے۔

جوزف نے لان میں ایک بیڈ لا کر رکھ دیا تھا۔ جب بلیک زیرو، عمران کو لے کر آیا تو جوزف نے اکیلے ہی عمران کو کار سے

نکال کر اٹھایا تھا اور اسے لا کر اس بیڈ پر ڈال دیا تھا اور پھر وہ عمران کی طرف غور سے دیکھنا شروع ہو گیا تھا۔

''کیا دیکھ رہے ہو جوزف۔ جو کرنا ہے جلدی کرو۔ میں تم پر بھروسہ کر کے عمران صاحب کو یہاں لایا ہوں۔ خون زیادہ بہہ جانے کی وجہ سے ان کی حالت خراب ہوتی جا رہی ہے۔ اگر تم کچھ کر سکتے ہو تو بتاؤ ورنہ میں انہیں ہسپتال لے جاتا ہوں تاکہ انہیں جلد سے جلد طبی سہولت دی جا سکے''...... جوزف کو خاموش اور پریشان دیکھ کر بلیک زیرو نے غراتے ہوئے کہا۔

''نہیں نہیں۔ ان کا علاج کسی ہسپتال میں نہیں ہو سکتا۔ میں نے درست کہا تھا باس پر کلوشگا کا حملہ ہوا ہے۔ باس کا دماغ اس وقت مکمل طور پر بند ہے۔ اگر میں نے جلد سے جلد باس کا دماغ نہ کھولا تو انہیں کسی بھی صورت میں ہوش نہیں آئے گا اور یہ اسی حالت میں ہلاک ہو جائیں گے۔ یہ تو شکر ہے کہ باس کے کانوں سے خون نہیں نکلا ہے۔ اگر کلوشگا وار سے باس کے کانوں سے خون نکل آتا تو یہ اب تک ہلاک ہو چکے ہوتے''...... جوزف نے پریشانی کے عالم میں کہا۔

''ہونہہ۔ تو کیسے کھولو گے تم ان کا دماغ''...... بلیک زیرو نے سر جھٹکتے ہوئے کہا۔

''مجھے باس پر ہوناٹا کا عمل کرنا ہو گا۔ ہوناٹا کا عمل کئے بغیر باس کی جان کسی بھی طریقے سے نہیں بچائی جا سکتی''۔ جوزف نے

کہا۔

''ہوناٹا کا عمل۔ یہ ہوناٹا کا عمل کیا ہے''...... بلیک زیرو نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

باس کو مجھے الٹا لٹکانا ہو گا اور اس کے سر کے نیچے آگ جلانی ہو گی۔ الٹا لٹکنے کی وجہ سے باس کے سارے خون کا دباؤ اس کے سر میں آ جائے گا اور جب تک باس کے سر کو ہیٹ نہیں دی جائے گی ان کی بند رگیں نہیں کھلیں گے۔ جب تک ان کے دماغ کی بند رگیں نہیں کھلیں گی اس وقت تک خون ان رگوں میں نہیں جائے گا اور باس کو ہوش نہیں آئے گا اور باس کے سر تک خون پہنچانے کے لئے مجھے باس پر تشدد بھی کرنا پڑے گا''...... جوزف نے کہا۔

''تشدد۔ عمران صاحب پر تم تشدد کرو گے''...... بلیک زیرو نے چونک کر کہا۔

''ہاں۔ یہ بہت ضروری ہے۔ مجھے باس کی پنڈلیوں اور خاص طور پر ان کے پیروں کے تلوؤں پر ضربات لگانی پڑیں گی تا کہ ان کی رگوں میں خون کی روانی تیز ہو جائے اور خون تیزی سے ان کے دماغ تک جائے۔ اس کے بغیر کوئی چارہ نہیں ہے طاہر صاحب۔ اگر میں نے ایسا نہ کیا تو باس کی جان بچانی مشکل ہو جائے گی''...... جوزف نے بے چارگی کے عالم میں کہا۔

''اس سے عمران صاحب کو اگر کوئی نقصان ہوا تو''...... بلیک زیرو نے تشویش زدہ لہجے میں کہا۔

''نہیں۔ اگر میں نے ٹھیک طریقے سے ہوناٹا کا عمل مکمل کر لیا تو باس کو کوئی نقصان نہیں ہو گا اور یہ جلد ہی ہوش میں آ جائیں گے اور ان کی جان بھی بچ جائے گی''...... جوزف نے کہا۔

''تو ٹھیک ہے۔ جو کرنا ہے جلدی کرو۔ عمران صاحب کی یہ حالت میرے لئے انتہائی پریشان کن ہے۔ مجھے ان کی سانسوں کے ساتھ اپنی سانسیں بھی رکتی ہوئی محسوس ہو رہی ہیں اگر خدانخواستہ انہیں کچھ ہو گیا تو میں تمہیں اور خود کو کبھی معاف نہیں کر سکوں گا کیونکہ میں انہیں تمہارے کہنے پر یہاں لایا ہوں''...... بلیک زیرو نے کہا۔

''آپ فکر نہ کریں۔ جوزف کے ہوتے ہوئے باس کو کچھ نہیں ہوا۔ باس کو کچھ ہونے سے پہلے اس کا یہ غلام اپنی جان دے دے گا''...... جوزف نے اعتماد بھرے لہجے میں کہا۔

''گڈ شو۔ چلو اب جو کرنا ہے جلدی کرو''...... بلیک زیرو نے کہا۔

''تم باس کا دھیان رکھو۔ میں نے آدھا انتظام تو کر دیا تھا باقی کا انتظام بھی کرتا ہوں پھر ہم مل کر باس کو ہوناٹا کے عمل سے گزاریں گے''...... جوزف نے کہا اور پھر وہ تیزی سے ایک طرف دوڑتا چلا گیا۔ بلیک زیرو عمران کی طرف غور سے دیکھ رہا تھا۔ اس سے رہا نہ جا رہا تھا وہ بار بار عمران کی سانس، اس کی نبض اور اس کے دل کی دھڑکن چیک کر رہا تھا۔ عمران کی سانس، نبض اور

دھڑکن کی رفتار مسلسل کم سے کم ہوتی جا رہی تھی۔ اس کا جس طرح سے رنگ زرد ہو رہا تھا اس سے بلیک زیرو کو اور زیادہ تشویش لاحق ہونا شروع ہو گئی تھی۔ ناک سے نکلنے والا خون رک چکا تھا لیکن جتنا بھی خون نکلا تھا اس سے عمران کے چہرے پر موت کی حد تک زردی پھیل چکی تھی۔

جوزف نے رانا ہاؤس کے گارڈن میں دو بڑے بڑے بانس گاڑ رکھے تھے جن کی اونچائی دس فٹ تھی ان دونوں بانسوں کے ساتھ ایک اور بانس کو زمین میں گڑے ہوئے بانسوں کے کناروں سے باندھ دیا گیا تھا۔ اوپر بندھے ہوئے بانس کے درمیانی حصے میں ایک رسی بندھی ہوئی تھی۔ شاید اس نے پہلے سے ہی عمران کو وہاں الٹا لٹکانے کی تیاری کر لی تھی۔

جوزف سٹور سے نجانے کیا کیا لا لا کر ان بانسوں کے پاس جمع کرتا جا رہا تھا۔ جوں جوں وقت گزرتا جا رہا تھا بلیک زیرو کی بے چینی بڑھتی جا رہی تھی۔ تھوڑی ہی دیر میں جوزف واپس آ گیا اس کے ہاتھ میں مٹی کا ایک پیالہ تھا جس میں ہلکے سبز اور نیلے رنگ کا لیپ سا بنا ہوا تھا۔

''میں باس کی حفاظت کے لئے کیاناسی اور شاموگی کی جڑی بوٹیوں کا لیپ بنا لایا ہوں۔ یہ لیپ مجھے باس کے زخموں پر لگانا ہے۔ اس سے باس کے زخم جلد ٹھیک ہو جائیں گے اور یہ لیپ مجھے باس کے سر، ان کے چہرے اور گردن پر بھی ملنا ہے تاکہ باس

آگ سے محفوظ رہ سکیں اور ان کا سر اور چہرہ آگ میں جھلس نہ جائے''...... جوزف نے کہا تو بلیک زیرو نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ جوزف عمران کے سرہانے بیٹھ گیا اور اس نے تیزی سے لیپ عمران کے سر اور اس کے چہرے کے ساتھ ساتھ اس کی گردن پر بھی لگانا شروع کر دیا۔ عمران کا چہرہ مکمل طور پر اس لیپ میں چھپ گیا تھا۔ لیپ کا کچھ بچا ہوا حصہ جوزف نے اپنی مٹھی میں لے لیا تھا۔

''طاہر صاحب آپ باس کا منہ کھولو مجھے ان جڑی بوٹیوں کا کچھ رس باس کے منہ میں بھی ٹپکانا ہے تاکہ ان کا جتنا خون ضائع ہوا ہے وہ دوبارہ بن سکے''...... جوزف نے کہا تو بلیک زیرو نے اثبات میں سر ہلایا اور اس نے عمران کے سر کے پاس آ کر اس کا منہ کھول دیا۔ جوزف نے اپنی مٹھی عمران کے منہ پر رکھ کر زور سے بھینچنی شروع کر دی۔ اس کی مٹھی میں موجود جڑی بوٹیوں کا رس قطروں کی شکل میں نکل کر عمران کے حلق میں ٹپکنا شروع ہو گیا۔ جوزف چند لمحے بوٹیوں کے رس کے قطرے عمران کے حلق میں ٹپکاتا رہا پھر اس نے ہاتھ پیچھے کر لیا۔

''بس کافی ہے۔ یہ چند قطرے باس کے جسم میں خون کی مقدار بڑھانے میں بے حد مددگار ثابت ہوں گے''...... جوزف نے کہا تو بلیک زیرو نے عمران کا منہ بند کر دیا۔

''اب کیا کرنا ہے''...... بلیک زیرو نے اسی بے چینی سے

پوچھا۔

''اب باس کو الٹا لٹکانا ہے اور پھر میں اس کے سر کے نیچے آگ جلاؤں گا''...... جوزف نے کہا تو بلیک زیرو ایک طویل سانس لے کر رہ گیا۔ جوزف نے آگے بڑھ کر عمران کو اٹھایا اور اسے لئے ہوئے گارڈن میں آ گیا جہاں اس نے عمران کو الٹا لٹکانے کے لئے پہلے سے ہی زمین میں بانس گاڑ رکھے تھے۔ جوزف نے عمران کو بانسوں کے درمیان لٹایا اور پھر اس نے اوپر لٹکی ہوئی رسی کو کھینچنا شروع کر دیا۔ بلیک زیرو اس کے پاس آ کر کھڑا ہو گیا تھا۔ جوزف نے رسی نیچے کھینچی اور پھر اس نے جھک کر رسی کے ایک سرے سے عمران کی ٹانگیں باندھنی شروع کر دیں۔ عمران کی ٹانگیں اچھی طرح سے باندھ کر جوزف نے رسی کے دوسرے سرے کو کھینچنا شروع کیا تو عمران کی ٹانگیں آہستہ آہستہ اوپر اٹھنا شروع ہو گئیں۔ پھر عمران کا نچلا جسم اوپر اٹھا اور پھر آہستہ آہستہ عمران الٹا ہو کر اوپر اٹھتا چلا گیا۔ جوزف نے رسی کا سرا کھینچتے ہوئے عمران کا سر زمین سے دو فٹ کی بلند پر رکھا تھا۔ جب عمران کا جسم لٹک گیا تو جوزف نے رسی کا ہاتھ میں پکڑا ہوا سرا کھینچ کر سائیڈ میں موجود ایک بانس سے باندھ دیا۔

گارڈن میں ایک طرف ایک بڑی سی انگیٹھی رکھی ہوئی تھی جس میں آگ جل رہی تھی۔ آگ سے تیز دھواں نکل رہا تھا۔ بلیک زیرو آگ کو دیکھ کر پریشان ہو رہا تھا کہ نجانے جوزف اس آگ

میں عمران کا سر کیسے ڈالے گا۔ کہیں اس کا یہ خطرناک عمل عمران کے لئے نقصان کا باعث ہی نہ بن جائے لیکن وہ جوزف کے کسی بھی کام میں مداخلت نہیں کر رہا تھا اور جوزف خاموشی سے اپنے کام میں مصروف تھا۔ عمران دو بانسوں کے درمیان الٹا لٹکا ہوا تھا۔ جوزف نے اس کا جھولتا ہوا جسم ایک جگہ ساکت کیا اور پھر اس نے سائیڈ پر پڑی ہوئی انگیٹھی اٹھائی اور اسے لے کر عمران کے قریب آ گیا۔ بلیک زیرو نے دیکھا کہ انگیٹھی میں کوئلے جل رہے تھے۔ جوزف نے انگیٹھی ایک طرف رکھی اور پھر وہ کوئلوں پر لگی ہوئی آگ بجھا کر کوئلے سلگانے میں مصروف ہو گیا۔ کچھ ہی دیر میں کوئلوں پر لگی ہوئی آگ بجھ گئی لیکن کوئلے سلگ کر سرخ ضرور ہو گئے تھے۔ جوزف انگیٹھی اٹھا کر عمران کے پاس لایا اور اس نے سلگتے ہوئے کوئلوں والی انگیٹھی عمران کے سر کے عین نیچے رکھ دی۔ سلگتے ہوئے کوئلوں سے تیز دھواں بھی خارج ہو رہا تھا۔ جوزف نے انگیٹھی عمران کے سر کے نیچے رکھی اور پھر وہ دوبارہ اس بانس کی طرف بڑھا جس کے ساتھ اس نے رسی کا سرا باندھا تھا۔ اس نے بانس سے رسی کھولی اور پھر اس نے آہستہ آہستہ رسی ڈھیلی کرنی شروع کر دی۔ رسی ڈھیلی ہوتے ہی بلیک زیرو کو عمران کا سر انگیٹھی میں سلگتے ہوئے کوئلوں میں جاتا ہوا دکھائی دیا تو اس نے بے اختیار جبڑے بھینچ لئے۔

جوزف عمران کا سر کوئلوں کے بالکل قریب لے آیا تھا۔ اب

عمران کا سر جلتے ہوئے کوئلوں سے محض پانچ چھ انچ کے فاصلے پر تھا اور اتنے فاصلے سے آگ کی حدت عمران کے سر کے بال تو کیا اس کی کھوپڑی بھی آسانی سے جلا سکتی تھی لیکن جوزف کے چہرے پر اطمینان دکھائی دے رہا تھا۔ اس نے عمران کے سر سے لے کر اس کی گردن تک جو لیپ لگا رکھا تھا اس سے عمران کا چہرہ مکمل طور پر چھپا ہوا تھا جس کی وجہ سے بلیک زیرو کو عمران کے چہرے کے تاثرات دکھائی نہیں دے رہے تھے۔

"تم عمران صاحب کا سر آگ کے بہت نزدیک لے آئے ہو۔ انہیں تھوڑا سا اوپر اٹھاؤ۔ اس طرح تو ان کی کھوپڑی جل کر چٹخ جائے گی"...... بلیک زیرو نے جوزف کی طرف دیکھ کر انتہائی بے چینی سے کہا۔

"کچھ نہیں ہوگا باس کو۔ میں نے باس کے سر پر جن بوٹیوں کا لیپ لگا رکھا ہے اس سے باس کے سر کا ایک بال بھی نہیں جلے گا۔ باس کے سر کو تیز حدت کی ضرورت ہے اس لئے مجھے ان کا سر آگ کے زیادہ سے زیادہ نزدیک رکھنا ہے"...... جوزف نے کہا تو بلیک زیرو ایک طویل سانس لے کر رہ گیا۔ جوزف نے عمران کا سر انگیٹھی کے کافی نزدیک کیا پھر اس نے اطمینان بھرے انداز میں سر ہلایا اور پھر اس نے رسی کا سرا دوبارہ بانس سے باندھ دیا۔ رسی کا سرا بانس سے باندھتے ہی وہ تیزی سے سائیڈ کی طرف بڑھا جہاں ایک مضبوط اور بڑا سا ڈنڈا پڑا ہوا تھا۔ جوزف نے وہ ڈنڈا

اٹھایا اور اسے لے کر عمران کے قریب آ گیا۔

"طاہر صاحب۔ آپ باس کو پکڑ کر رکھیں۔ میں ان کی پنڈلیوں پر ضربیں لگاؤں گا۔ ضربیں لگنے کی وجہ سے ان کا سر آگ سے ہٹ جائے گا جسے آپ نے روک کر رکھنا ہے"...... جوزف نے کہا تو بلیک زیرو آگے بڑھا اور اس نے عمران کے سامنے آ کر اس کو پہلوؤں سے پکڑ لیا۔ جبکہ جوزف عمران کے عقب میں آ گیا اور پھر اس نے اچانک عمران کی دونوں پنڈلیوں پر ایک ساتھ ڈنڈا مار دیا۔ عمران کے لٹکے ہوئے جسم کو ایک جھٹکا سا لگا لیکن بلیک زیرو نے اسے مضبوطی سے پکڑ رکھا تھا تاکہ عمران کا سر جلتے ہوئے کوئلوں سے ہٹ نہ جائے۔ پھر تو جوزف نے جیسے زور زور سے عمران کی پنڈلیوں پر ڈنڈوں کی برسات شروع کر دی۔ کچھ دیر تک وہ عمران کی پنڈلیوں پر ڈنڈے رسید کرتا رہا پھر اس نے سائیڈ میں پڑی ہوئی ایک فولڈنگ سیڑھی اٹھائی اور اسے لا کر الٹے لٹکے ہوئے عمران کے عقب میں رکھا اور پھر وہ اس سیڑھی پر چڑھتا چلا گیا۔ اوپر آ کر اس نے ایک بار پھر ڈنڈا سنبھالا اور اس بار اس نے عمران پنڈلیوں پر ڈنڈے برسانے شروع کر دیئے۔ جوزف کو اس طرح عمران پر ڈنڈے برساتا دیکھ کر بلیک زیرو کا دل دہل رہا تھا۔ یہ عمران کا وہی وفادار تھا جو عمران کے لئے ہر وقت اپنی جان دینے کے لئے تیار رہتا تھا اور اب وہ عمران کا سر نہ صرف آگ میں جلا رہا تھا بلکہ انتہائی بے رحمی سے اس کی پنڈلیوں اور پیروں پر ڈنڈے

بھی برسا رہا تھا۔ لیکن یہ سب وہ عمران کی بھلائی کے لئے کر رہا تھا تاکہ عمران کے جسم کا خون زیادہ سے زیادہ اس کے سر میں جا سکے اور اس کی بند رگیں کھل سکیں۔ جوزف نے عمران کی پنڈلیوں اور پیروں پر جہاں جہاں ڈنڈے برسائے تھے وہ جگہیں سرخ ہو گئی تھیں لیکن جوزف کے ہاتھ بدستور چل رہے تھے۔

''بس کرو۔ آخر کب تک تم عمران پر اس قدر تشدد کرتے رہو گے''...... بلیک زیرو نے جوزف کی طرف غصے سے دیکھتے ہوئے کہا۔

''اس وقت تک جب تک باس کے جسم میں جان نہیں آ جاتی۔ باس بے ہوش ہے۔ اس کے جسم میں تب ہی جان آئے گی جب اس کی بے ہوشی ٹوٹے گی اور اس کا جسم متحرک ہو گا۔ جیسے ہی باس کا جسم متحرک ہو گا اسے ہوش آ جائے گا اور باس کو ہوش آ گیا تو سمجھ لیں کہ ان کے دماغ کی تمام رگیں کھل گئی ہیں اور ان کے سر سے موت کا خطرہ ٹل گیا ہے''...... جوزف نے کہا اور اس نے پھر سے عمران کے پیروں پر ڈنڈے برسانے شروع کر دیئے۔

اسی لمحے گیٹ کے باہر کار کے ہارن کے بجنے کی آواز سنائی دی تو جوزف اور بلیک زیرو دونوں چونک پڑے۔

''یہ تو جوانا کی کار کی آواز ہے۔ لگتا ہے وہ واپس آ گیا ہے''۔ جوزف نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

''پھر اب۔ عمران صاحب کو اس حالت میں دیکھ کر وہ کیا کہے

گا''...... بلیک زیرو نے تشویش زدہ لہجے میں کہا۔

''باس کی حالت کے بارے میں اسے میں ساری بات بتا کر مطمئن کر لوں گا لیکن آپ کو یہاں دیکھ کر وہ چونک سکتا ہے۔ آپ میک اپ میں ہیں اس لئے وہ آپ کو نہیں پہچان سکتا۔ آپ کہہ دینا کہ آپ باس کے دوست ہیں اور باس آپ کو کسی سڑک پر اس حالت میں پڑے ہوئے ملے تھے۔ باس کچھ ہوش میں تھے اور باس نے ہی آپ کو انہیں یہاں میرے پاس لانے کے لئے کہا تھا۔ اس طرح بات سنبھل جائے گی''...... جوزف نے کہا۔

''تو کیا میں جا کر گیٹ کھولوں''...... بلیک زیرو نے پوچھا۔

''نہیں۔ گیٹ کا ریموٹ کنٹرول اس کے پاس ہے وہ خود ہی گیٹ کھول کر آ جائے گا''...... جوزف نے کہا تو بلیک زیرو نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ اسی لمحے گیٹ خود بخود کھلتا چلا گیا اور گیٹ کھلتے ہی جوانا کی جہازی سائز کی کار اندر داخل ہوتی دکھائی دی۔ گیٹ چونکہ گارڈن کے قریب ہی تھا اس لئے جیسے ہی جوانا کار اندر لایا وہ گارڈن کا منظر دیکھ کر بری طرح سے چونک پڑا۔ اس نے کار گیٹ کے پاس ہی روک دی تھی اور ریموٹ کنٹرول سے گیٹ بند کر دیا تھا اور اب وہ آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر الٹے لٹکے ہوئے عمران اور جوزف کی طرف دیکھ رہا تھا جو سیڑھی پر چڑھا عمران کے پیروں پر ڈنڈے برسا رہا تھا۔

جوانا چند لمحے آنکھیں پھاڑتے یہ سب کچھ دیکھتا رہا پھر اس

نے کار آگے بڑھائی اور کار پورچ میں لے جا کر روک دی۔ کار روکتے ہی وہ تیزی سے کار سے نکلا اور پھر تقریباً بھاگتا ہوا اس طرف آیا۔

”یہ سب کیا ہو رہا ہے جوزف“...... جوانا نے آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر جوزف اور الٹے لٹکے ہوئے عمران کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

”کچھ نہیں۔ میں باس کو پھر سے زندہ کرنے کی کوشش کر رہا ہوں“...... جوزف نے کہا۔

”پھر سے زندہ کرنے کی کوشش کر رہے ہو۔ کیا مطلب۔ کیا ہوا ہے ماسٹر کو اور یہ آدمی۔ یہ کون ہے“...... جوانا نے حیرت زدہ لہجے میں کہا۔

”یہ باس کا دوست ہے اور باس کو یہی یہاں لایا ہے۔ باس کی حالت بہت خراب تھی۔ اگر یہ وقت پر باس کو یہاں نہ لاتا تو باس کی جان بچانی مشکل ہو جاتی“...... جوزف نے کہا۔

”لیکن ماسٹر کو ہوا کیا ہے اور یہ تم نے اس کا سر انگاروں پر کیوں رکھا ہوا ہے“...... جوانا نے حیرت زدہ لہجے میں کہا۔

”تم ان باتوں کو نہیں سمجھو گے۔ باس کی زندگی ابھی خطرے سے باہر نہیں آئی ہے۔ مجھے ہر حال میں اسے بچانا ہے۔ اب تم خاموشی سے ایک طرف کھڑے ہو جاؤ اور دعا کرو کہ باس کو جلد سے جلد ہوش آ جائے“...... جوزف نے کہا۔

”لیکن......“ جوانا نے کہنا چاہا۔

”لیکن ویکن بعد میں کر لینا۔ فی الحال میرے لئے باس کی جان بچانا زیادہ ضروری ہے“...... جوزف نے کہا اور اس نے ایک بار پھر زور سے عمران کے پیروں کے تلوؤں پر ڈنڈا مار دیا۔ اس بار جیسے ہی عمران کے پیروں کے تلوؤں پر ڈنڈا پڑا عمران کا جسم بری طرح سے جھنجھنا اٹھا۔ عمران کے جسم کو متحرک ہوتا دیکھ کر جوزف کی آنکھوں میں چمک ابھر آئی۔

”باس کے جسم میں جان آ رہی ہے۔ اب یہ بچ جائے گا“۔ جوزف نے کہا اور اس نے ایک بار پھر عمران کے پیروں کے تلوؤں پر ڈنڈا رسید کیا تو عمران کا جسم یکلخت پھڑکا اور بری طرح سے ہلنا شروع ہو گیا۔

”گڈ گاڈ۔ میرا نسخہ کام کر رہا ہے“...... جوزف نے خوش ہوتے ہوئے کہا اور اس نے تیسری بار پھر عمران کے پیروں پر ڈنڈا مارا تو اسی لمحے عمران کے مُنہ سے کراہ کی آواز نکلی اور اس کا جسم بری طرح سے تڑپنا شروع ہو گیا جسے قابو کرنا بلیک زیرو کے لئے بھی مشکل ہو رہا تھا۔

”دو منٹ۔ صرف دو منٹ باس کا سر آگ پر ہی رکھا رہنے دو تاکہ اس کا کھلتا ہوا دماغ مکمل طور پر کھل جائے۔ پھر کوئی پرواہ نہیں ہو گی“...... جوزف نے کہا اور ڈنڈا پھینک کر تیزی سے نیچے آ گیا۔ عمران بلیک زیرو کے ہاتھوں میں بری طرح سے تڑپ رہا تھا

لیکن بلیک زیرو اس کا سر انگیٹھی میں موجود جلتے ہوئے کوئلوں سے نہیں ہٹنے دے رہا تھا۔ جوزف نے نیچے آتے ہی عمران کو دونوں ہاتھوں سے سنبھال لیا۔

"بس آپ چھوڑ دیں۔ اب میں خود باس کو سنبھال لوں گا"۔ جوزف نے کہا تو بلیک زیرو نے عمران کو چھوڑ دیا اور پیچھے ہٹ گیا۔ عمران کے منہ سے اب تکلیف بھری آوازیں نکل رہی تھیں وہ زور زور سے سر مار رہا تھا جیسے اسے اپنا سر کوئلوں سے جلتا ہوا محسوس ہو رہا ہو۔

"جوانا۔ جاؤ اور جا کر جلدی سے پانی کی ایک بالٹی بھر کر لے آؤ۔ جلدی"...... جوزف نے چیختے ہوئے کہا تو جوانا جو حیرت سے آنکھیں پھاڑے اسے دیکھ رہا تھا اس کی بات سن کر تیزی سے ایک طرف دوڑتا چلا گیا۔

جوزف نے دو منٹ تک عمران کو اس طرح تڑپنے دیا پھر جب عمران کے حلق سے درد بھری چیخیں نکلنا شروع ہوئیں تو جوزف نے ایک جھٹکے سے عمران کا سر انگیٹھی سے اوپر اٹھا لیا۔

"طاہر صاحب۔ آگے بڑھ کر باس کی ٹانگیں کھول دو"۔ جوزف نے کہا تو بلیک زیرو تیزی سے آگے بڑھا اور اس نے فولڈنگ سیڑھی پر چڑھ کر عمران کی ٹانگوں پر بندھی ہوئی رسیاں کھولنی شروع کر دیں چونکہ جوزف نے عمران کا جسم اوپر اٹھا رکھا تھا اس لئے عمران کی ٹانگوں پر بندھی ہوئی رسیاں کافی ڈھیلی ہو گئی تھیں جسے

کھولنے میں بلیک زیرو کو زیادہ وقت نہ لگا تھا۔ جیسے ہی بلیک زیرو نے عمران کے پیروں سے رسیاں کھولیں جوزف نے عمران کو دونوں ہاتھوں سے گھما کر سیدھا کیا اور اسے لا کر بڑے اطمینان بھرے انداز میں نرم گھاس پر لٹا دیا۔ اسی لمحے جوانا پانی سے بھری ہوئی بالٹی لے کر وہاں پہنچ گیا۔ عمران اب بھی جوزف کے ہاتھوں میں تڑپ رہا تھا۔

"پانی باس کے سر اور جسم پر انڈیل دو"...... جوزف نے کہا تو جوانا نے بالٹی کا پانی عمران کے سر اور جسم پر ڈالنا شروع کر دیا۔ پانی پڑتے ہی عمران کے سر اور اس کے چہرے پر لگا ہوا لیپ جو کوئلوں پر گرم ہو کر سوکھ گیا تھا گیلا ہو کر تیزی سے صاف ہونا شروع ہو گیا اور سر پر پانی پڑنے کی وجہ سے عمران کا تڑپتا ہوا جسم بھی اعتدال پر آ گیا اور اس کے منہ سے نکلنے والی درد بھری آوازیں بھی کم ہو گئیں۔ جوانا نے جب بالٹی کا سارا پانی عمران کے سر پر انڈیل دیا تو وہ پیچھے ہٹ گیا۔ عمران چند لمحے اسی طرح سے پڑا رہا پھر اس نے اچانک آنکھیں کھول دیں اور پھر وہ آنکھیں گھما گھما کر جوزف اور اردگرد کا ماحول دیکھنے لگا۔

"گڈ گاڈ باس کہ تم کو ہوش آ گیا ہے۔ اب تمہاری طبیعت کیسی ہے"...... جوزف نے عمران کو آنکھیں کھولتے دیکھ کر انتہائی مسرت بھرے لہجے میں کہا۔ عمران کی آنکھیں کھلتے دیکھ کر بلیک زیرو اور جوانا کے چہروں پر بھی مسرت کے تاثرات نمایاں ہو گئے تھے اور وہ

دونوں تیزی سے آگے بڑھ کر عمران کی طرف دیکھنا شروع ہو گئے تھے۔

''طبیعت۔ کون سی طبیعت۔ کس طبیعت کی بات کر رہے ہو''۔ عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''میں تمہاری طبیعت کا پوچھ رہا ہوں باس''...... جوزف نے دانت نکالتے ہوئے کہا۔

''میری طبیعت۔ کیوں کیا ہوا ہے میری طبیعت کو اور تم کون ہو گوشت کے کالے پہاڑ اور یہ دونوں کون ہیں''...... عمران نے کہا اس کی بات سن کر نہ صرف جوزف بلکہ جوانا اور بلیک زیرو کے چہروں پر بھی قدرے تشویش کے تاثرات ابھر آئے۔

''کیا تم مجھے نہیں پہچانتے باس''...... جوزف نے پریشانی کے عالم میں کہا۔

''باس۔ تو تم باس ہو لیکن باس کا مطلب کیا ہوتا ہے''۔ عمران نے اسی انداز میں کہا۔ اس کے چہرے پر ایسا کوئی تاثر دکھائی نہیں دے رہا تھا جس سے بلیک زیرو اندازہ لگا سکتا کہ عمران مذاق کر رہا ہے یا وہ واقعی سنجیدہ ہے۔

''تم میرے باس ہو۔ میں تمہیں باس کہہ رہا ہوں''۔ جوزف نے کہا۔

''کیوں۔ تم مجھے باس کیوں کہہ رہے ہو۔ کیا مجھ سے تمہیں مچھلیوں یا سڑی ہوئی سبزیوں کی باس آ رہی ہے''...... عمران نے

کہا۔ اس نے باس کا مطلب ہی الٹ دیا تھا۔

''اوہ نہیں۔ میں تمہارا غلام ہوں اور تم میرے آقا ہو اور آقا کو جدید دور میں باس کہا جاتا ہے''...... جوزف نے کہا تو عمران آہستہ آہستہ اٹھ کر بیٹھ گیا۔ اس کا سارا لباس پانی سے بھیگا ہوا تھا۔ عمران نے سر اٹھا کر دیکھا پھر ادھر ادھر دیکھنے لگا۔

''آسمان تو بالکل صاف ہے پھر اتنی بارش کیسے ہوئی ہے جس سے صرف میں ہی بھیگا ہوں اور تم نہیں بھیگے کیا آسمان سے ہونے والی ساری بارش مجھ اکیلے پر ہوئی ہے''...... عمران نے اپنے مخصوص لہجے میں کہا۔

''نہیں عمران صاحب۔ بارش نہیں ہوئی ہے۔ آپ پر جوانا نے پانی ڈالا تھا تاکہ آپ کو ہوش میں لایا جا سکے''...... بلیک زیرو نے کہا۔

''جوانا۔ کون جوانا اور تم کون ہو دبلے پتلے موٹے انسان''۔ عمران نے احمقانہ لہجے میں کہا تو بلیک زیرو ایک طویل سانس لے کر رہ گیا۔

''میں طاہر ہوں۔ آپ کا دوست''...... بلیک زیرو نے کہا۔

''کون سا دوست۔ میرے تو ایک ہزار ایک سو دس دوست ہیں۔ ان میں سے بہت سے دوست مجھ سے گلی ڈنڈا کھیلتے ہیں۔ کچھ کرکٹ کھیلتے ہیں اور کچھ کبڈی اور بہت سے ایسے دوست بھی ہیں جو میرے ساتھ کھیلنا ہی پسند نہیں کرتے۔ اب تم ان میں سے

کون سے دوست ہو"...... عمران نے اسی انداز میں کہا تو بلیک زیرو پریشانی کے عالم میں جوزف کی طرف دیکھنے لگا۔

"فکر نہ کریں باس اب بالکل ٹھیک ہیں۔ البتہ ان کے سر میں خون کا دباؤ بڑھا ہوا ہے اسی لئے یہ ایسی باتیں کر رہے ہیں۔ ابھی چند منٹوں میں خون جب ان کے جسم میں رواں ہو گا تو یہ اپنی اصلی حالت میں آ جائیں گے"...... جوزف نے کہا تو بلیک زیرو نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ اسی لمحے عمران نے اٹھنے کی کوشش کی لیکن دوسرے لمحے وہ بری طرح سے چیختا ہوا نیچے گر گیا۔ جوزف نے جس بری طرح سے اس کی پنڈلیوں اور پھر اس کے پیروں کے تلوؤں پر ڈنڈے برسائے تھے اس سے عمران کی پنڈلیاں اور پیر بری طرح سے سوج گئے تھے۔

"یہ۔ یہ۔ یہ۔ میرے پیروں کو کیا ہوا ہے۔ یہ پھول کر کپا کیوں ہو گئے ہیں"...... عمران نے چیختے ہوئے کہا۔

"سوری باس۔ آپ کو ہوش میں لانے کے لئے میں نے آپ کی ٹانگوں پر ڈنڈے برسائے تھے"...... جوزف نے شرمندہ لہجے میں کہا۔

"ڈنڈے اور تم نے مجھ پر برسائے تھے"...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"سوری باس۔ آپ کی جان خطرے میں تھی اور مجھے آپ کی جان ہر حال میں بچانی تھی اس لئے مجھے وہ سب کچھ کرنا پڑا جسے

کرنے کے لئے میں نے کبھی خواب میں بھی نہیں سوچا تھا"۔ جوزف نے شرمندہ سے لہجے میں کہا۔

"صرف ڈنڈے ہی برسائے تھے یا کچھ اور بھی کیا تھا۔ مجھے تو ایسا لگ رہا ہے جیسے تم نے مجھے الٹا بھی لٹکا رکھا تھا اور میرا سر آگ میں بھی جھونک رکھا تھا"...... عمران نے بانسوں اور وہاں کوئلوں سے جلتی ہوئی انگیٹھی کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔ اس کی بات سن کر بلیک زیرو کے چہرے پر سکون آ گیا۔ عمران جس انداز میں بات کر رہا تھا اس سے صاف اندازہ ہو رہا تھا کہ وہ اب نارمل ہو چکا ہے۔

"یس باس۔ میں نے آپ کو الٹا بھی لٹکایا تھا اور آپ کا سر جلتے ہوئے کوئلوں پر بھی رکھا تھا"...... جوزف نے سر جھکا کر بڑے دھیمے لہجے میں کہا۔

"اس نے جو کچھ بھی کیا تھا وہ آپ کی بھلائی کے لئے تھا عمران صاحب"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"کون عمران صاحب۔ مجھے کہہ رہے ہو یا گوشت کے ان کالے پہاڑوں سے"...... عمران نے ایک بار پھر اپنے مخصوص انداز میں کہا۔

"میں آپ سے کہہ رہا ہوں اور میں جانتا ہوں کہ آپ اب نارمل ہیں"...... بلیک زیرو نے مسکرا کر کہا۔

"تم جو کہتے ہو کہتے رہو مرضی تو میری ہے کہ میں مانوں یا نہ

مانوں'' ......عمران نے بڑی بوڑھیوں کے انداز میں ہاتھ نچا کر کہا۔

''آپ کے اس انداز نے میری ساری فکر دور کر دی ہے اور اب مجھے اس بات پر خوشی ہو رہی ہے کہ میں نے آپ کو جوزف کے پاس لا کر غلطی نہیں کی تھی'' ...... بلیک زیرو نے کہا۔ اس کے لہجے میں گہرا اطمینان جھلک رہا تھا۔

''ہوا کیا تھا مجھے اور مجھے ٹھیک کرنے کے لئے اس کالے بھوت نے کیا کیا تھا'' ......عمران نے کہا۔ اس کی پنڈلیاں اور پیر سوجے ہوئے تھے اس لئے اس سے اٹھا نہیں جا رہا تھا اور وہ وہیں بیٹھ گیا تھا۔ اس کی بات سن کر بلیک زیرو نے عمران کو ساری تفصیل بتا دی کہ کس طرح اسے عمران کی واچ ٹرانسمیٹر پر ایمرجنسی کال ملی تھی اور وہ کس طرح سے اسے ہوٹل وائٹ سٹی سے لایا تھا۔ اس نے عمران کو تفصیل سے بتانا شروع کر دیا۔

''اب آپ بتائیں کہ آپ کے ساتھ کیا ہوا تھا اور وہ ایسی کون سی بدروح تھی جس نے آپ کو حقیقی معنوں میں موت کے منہ تک پہنچا دیا تھا'' ...... بلیک زیرو نے ساری تفصیل بتا کر عمران سے کرانسی زبان میں پوچھا تا کہ جوانا جو وہاں موجود تھا ان کی باتیں نہ سمجھ سکے۔

''اس بدروح کا نام فوگاشے ہے'' ......عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

''فوگاشے۔ یہ کون ہے'' ...... بلیک زیرو نے چونک کر کہا۔

''کارمن کا تربیت یافتہ اور انتہائی منجھا ہوا سیکرٹ ایجنٹ جو کارمن کی بلیو برڈ ایجنسی کے لئے کام کرتا ہے۔ اس کے بارے میں مشہور ہے کہ وہ اپنے کسی دشمن کو زندہ نہیں چھوڑتا اور اس پر ایک خاص قسم کا وار کرتا ہے جسے ہیڈ لاک وار کہا جاتا ہے اور وہ وار جوزف کے کلوشگا وار جیسا ہی ہوتا ہے۔ ہیڈ لاک کے وار سے اس کی دشمن کی فوری ہلاکت ہو جاتی ہے۔ شاید اس نے مجھ پر بھی وہی داؤ استعمال کیا تھا۔ جب اس نے سر کی دونوں سائیڈوں پر ہاتھ مارے تھے تو مجھے یہی محسوس ہوا تھا جیسے میرے کانوں کے پردے پھٹ گئے ہوں اور میرا دماغ ہل گیا ہو۔ میں نے اس سے مقابلہ کرنے کی ہر ممکن کوشش کی تھی لیکن اس وقت میری آنکھوں کے سامنے دھند سی چھا رہی تھی اور مجھے اس کا مقابلہ کرنے میں مشکل ہو رہی تھی اور اس نے موقع کا فائدہ اٹھا کر مجھے دھنک کر رکھ دیا تھا اور پھر اس نے مجھ پر ایک بار پھر وہی مخصوص داؤ استعمال کیا تھا جس سے میرے دماغ کے سارے بلب بجھ گئے تھے۔ اب مجھے یہ یاد نہیں کہ مجھے کس وقت ہوش آیا تھا اور میں نے نجانے کب لاشعوری کے عالم میں تمہیں ایمرجنسی کال دی تھی۔ بہرحال جوزف نے جو کیا ہے وہ ٹھیک کیا ہے۔ جس طرح سے میرے دماغ کی رگیں ڈیمیج ہوئی تھیں انہیں ٹھیک کرنے اور نارمل حالت میں لانے کے لئے یہ عمل ضروری تھا ورنہ شاید ہی میری جان بچتی۔ جوزف نے میرے لئے جو کچھ کیا ہے میں اس کا

احسان مند ہوں‘‘...... عمران نے کہا۔

’’نو باس۔ اس میں آپ کو میرا احسان مند ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔ مجھے فادر جوشوا نے پہلے ہی خبردار کر دیا تھا کہ تم پر کلوشگا کا حملہ ہوا ہے۔ مجھے بس اس بات کا ڈر تھا کہ کہیں کلوشگا کے حملے سے تمہارے دماغ کی شریانیں نہ پھٹ گئی ہوں۔ اگر ایسا ہو جاتا تو آپ کے کانوں سے خون نکل آتا اور اگر آپ کے کانوں سے خون جاری ہو جاتا تو پھر میں بھی آپ کو نہیں بچا سکتا تھا‘‘۔ جوزف نے کہا۔

’’بہرحال۔ اگر تم میرا شکریہ نہیں وصول کرنا چاہتے تو تمہاری مرضی‘‘...... عمران نے کہا تو جوزف بے اختیار مسکرا دیا۔

’’لیکن فوگاشے یہاں کیا کر رہا ہے اور اس نے اس آدمی کو کیوں قتل کیا تھا جو آپ کے کہنے کے مطابق آران کا سیکرٹ ایجنٹ تھا‘‘...... بلیک زیرو نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

’’یہی پتہ کرنے تو میں اس کے پاس گیا تھا لیکن مجھے کیا پتہ تھا کہ اس کے ساتھ اس کی چچی زاد سالی بھی ہوگی اور وہ اچانک مجھ پر حملہ کر دیں گے‘‘...... عمران نے منہ بنا کر کہا۔

’’چچی زاد سالی۔ میں سمجھا نہیں‘‘...... بلیک زیرو نے کہا۔

’’اس کی منگیتر انجلینا اس کے ساتھ تھی اور فوگاشے کے بارے میں یہی کہا جاتا ہے کہ وہ جہاں جاتا ہے انجلینا اس کے ساتھ ہی ہوتی ہے‘‘...... عمران نے کہا۔

’’کیا وہ یہاں کسی مشن پر آئے ہیں‘‘...... بلیک زیرو نے ہونٹ چباتے ہوئے پوچھا۔

’’ظاہر ہے۔ جس طریقے سے انہوں نے مجھ پر حملہ کیا تھا اس سے تو یہی لگتا ہے کہ وہ یہاں کسی خاص مشن پر آئے ہیں اور موقع سے فائدہ اٹھا کر انہوں نے مجھے راستے سے ہٹانے کا فیصلہ کر لیا تھا۔ یہ الگ بات ہے کہ ان کے ہاتھوں مرنے کے لئے میں خود ہی ان کے پاس چلا گیا تھا‘‘...... عمران نے کہا۔

’’فوگاشے اور انجلینا کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ وہ جس ملک میں جاتے ہیں وہاں لاشوں کے انبار لگا دیتے ہیں۔ اگر ان کا یہاں بھی ایسا کوئی مشن ہوا تو‘‘...... بلیک زیرو نے تشویش زدہ لہجے میں کہا۔

’’تو انہیں اس مشن سے روکنا پڑے گا اور کیا‘‘...... عمران نے کہا۔

’’تو پھر مجھے فوری طور پر ممبران کو الرٹ کر دینا چاہئے تاکہ وہ فوگاشے اور انجلینا کی تلاش شروع کر دیں‘‘...... بلیک زیرو نے کہا۔

’’ان سے کہنا کہ وہ فوگاشے اور انجلینا سے دور رہ کر ان کی نگرانی کریں اور ان کے بارے میں مجھے آگاہ کریں۔ فوگاشے اور انجلینا ان کے بس کی بات نہیں ہیں۔ میں نے تو فوگاشے کے ہیڈ لاک وار سہہ لئے تھے لیکن ان میں سے شاید ہی کوئی فوگاشے کا ہیڈ لاک وار سہنے کی ہمت رکھتا ہو‘‘...... عمران نے کہا۔

''جولیا اس وقت تنویر کے ساتھ فور سٹارز کے ہیڈ کوارٹر میں ہو گی میں اسے بریفنگ دے دیتا ہوں تاکہ وہ سب کام چھوڑ کر فوری طور پر فوگاشے اور انجلینا کو تلاش کر سکیں''...... بلیک زیرو نے کہا۔

''کیوں۔ وہ دونوں فور سٹارز کے ہیڈ کوارٹر میں کیوں گئے ہیں''......عمران نے چونک کر پوچھا تو بلیک زیرو نے اسے اس لڑکی کے بارے میں بتانا شروع کر دیا جو تنویر کو راستے میں ملی تھی۔ جولیا نے چونکہ اسے کال کر کے ساری تفصیل بتا دی تھی اس لئے بلیک زیرو نے اس لڑکی سے پوچھ گچھ کرنے کے لئے اسے فور سٹارز کے ہیڈ کوارٹر لے جانے کا کہا تھا اور جولیا کی کال بلیک زیرو کو عمران کی ایمرجنسی کال وصول ہونے سے پہلے آئی تھی۔ اس لئے عمران کو شدید زخمی حالت میں دیکھ کر وہ یہ سب بھول گیا تھا۔

''کون ہو سکتی ہے وہ لڑکی اور وہ تنویر کو ہی تلاش کرنے کے لئے کارمن سے یہاں کیوں آئی ہے''......عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ بلیک زیرو کو چونکہ ابھی تک جولیا کی رپورٹ نہیں ملی تھی اس لئے اسے اتنا ہی معلوم تھا کہ جولیا نے اسے بتایا تھا کہ لڑکی کے سیل فون میں تنویر کی تصویر ہے جسے وہ خصوصی طور پر تلاش کر رہی ہے اس کے بعد کا احوال ابھی بلیک زیرو نہیں جانتا تھا۔

''معلوم نہیں۔ آپ کو یہاں لانے کے بعد میں نے جولیا سے دوبارہ رابطہ نہیں کیا تھا اور میں نے اپنا سیل فون اور واچ ٹرانسمیٹر

بھی آف کر رکھا ہے۔ ہو سکتا ہے کہ جولیا نے مجھ سے رابطہ کرنے کی کوشش کی ہو''...... بلیک زیرو نے کہا۔

''تو پھر آن کرو اپنا سیل فون اور ٹرانسمیٹر تاکہ پتہ چل سکے کہ جولیا نے اس لڑکی سے کیا معلوم کیا ہے اور وہ لڑکی کس قبیلے سے تعلق رکھتی ہے''......عمران نے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ میں کرتا ہوں''...... بلیک زیرو نے کہا اور پھر اس نے جیب سے اپنا مخصوص سیل فون نکالا اور اسے آن کرنے میں مصروف ہو گیا۔

''اب یہ میری ٹانگیں کب ٹھیک ہوں گی اور میں کب اٹھنے کے قابل ہو سکوں گا''......عمران نے جوزف کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا۔

''میں نے آپ کی پنڈلیوں اور پیروں کے تلوؤں پر مخصوص انداز میں ضربیں لگائی تھیں باس۔ جس سے آپ کی پنڈلیوں اور پیروں میں سوجن ہی ہوئی ہے۔ آپ کی ہڈیوں کو کوئی نقصان نہیں پہنچا ہے۔ میں ایک جڑی بوٹی میں تیل ملا کر لے آتا ہوں۔ اس تیل کی مالش سے کچھ ہی دیر میں آپ کے پیروں کی سوجن ختم ہو جائے گی اور آپ آسانی سے اپنے پیروں پر کھڑے ہو جائیں گے''...... جوزف نے کہا۔

''تیلی کے بچے۔ دیکھ کیا رہے ہو جاؤ جلدی کرو اور لاؤ بوٹی میں تیل ملا کر''......عمران نے کہا تو جوزف نے اثبات میں سر ہلایا

اور پھر وہ تیزی سے ایک طرف بڑھتا چلا گیا۔

''ماسٹر۔ اگر یہاں بیٹھنے میں تکلیف ہو رہی ہے تو میں تمہیں اٹھا کر اس بیڈ پر ڈال دوں''...... جوانا نے پوچھا۔

''نہیں۔ اس کی ضرورت نہیں ہے۔ میں ٹھیک ہوں۔ ہاں اگر ہو سکے تو مجھے ایک گلاس پانی لا دو۔ کمبخت جوزف نے مجھے روسٹ کرنے کے لئے نجانے کتنی دیر مجھے جلتے کوئلوں پر رکھا ہے۔ میرے دماغ کے ساتھ میرا حلق بھی روسٹ ہو گیا ہے''...... عمران نے کہا تو جوانا نے اثبات میں سر ہلایا اور عمران کے لئے پانی لینے چلا گیا۔

''میں جولیا سے رابطہ کرنے کی کوشش کر رہا ہوں لیکن اس کی طرف سے رسپانس نہیں مل رہا ہے''...... بلیک زیرو نے کہا۔

''کیوں''...... عمران نے کہا۔

''معلوم نہیں۔ اس کے سیل فون پر بیل تو جا رہی ہے لیکن وہ کال اٹنڈ نہیں کر رہی ہے۔ اسی طرح تنویر اور صدیقی کے نمبروں سے بھی کوئی رسپانس نہیں آ رہا''...... بلیک زیرو نے کہا۔

''تو واچ ٹرانسمیٹر پر ٹرائی کرو''...... عمران نے کہا تو بلیک زیرو نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

''یہاں جوانا موجود ہے اس لئے میں ان سے واچ ٹرانسمیٹر پر بات کرنے سے اجتناب کر رہا تھا اب میں واش روم میں جاتا ہوں اور وہاں ان سے ٹرانسمیٹر پر بات کرنے کی کوشش کرتا ہوں''۔

بلیک زیرو نے کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا اور بلیک زیرو تیز تیز چلتا ہوا تیزی سے ایک طرف بڑھتا چلا گیا۔ کچھ ہی دیر میں جوانا اس کے لئے پانی کا گلاس لے آیا۔ عمران نے اس سے گلاس لیا اور پانی پینے لگا۔ اس کا حلق واقعی خشک ہو رہا تھا پانی پیتے ہوئے اسے یوں لگ رہا تھا جیسے اس کے اندر لگی ہوئی آگ بجھتی چلی جا رہی ہو۔

کچھ دیر کے بعد جوزف بھی آ گیا۔ اس کے ہاتھوں میں ایک کٹورا تھا جس میں ایک پسی ہوئی بوٹی تھی جس میں اس نے سرسوں کا تیل ملا رکھا تھا۔

''لاؤ باس۔ میں تمہارے پیروں پر یہ بوٹی لگا دیتا ہوں۔ اس بوٹی کے لگتے ہی دس سے پندرہ منٹوں بعد تم اپنے پیروں پر کھڑے ہونے کے قابل ہو جاؤ گے''...... جوزف نے کہا۔

''اور یہ جو میرے ناک کی ہڈی ٹوٹی ہوئی ہے۔ اسے ٹھیک کرنے کے لئے بھی تمہارے پاس کسی جڑی بوٹی کا کوئی نسخہ ہے یا اسے ٹھیک کرانے کے لئے مجھے ہسپتال ہی جانا پڑے گا''...... عمران نے کہا۔

''یس باس۔ لیکن میرے پاس جو نسخہ ہے اس سے تمہاری ناک کی ہڈی کافی دنوں بعد ٹھیک ہو گی۔ میں نے وقتی طور پر تمہاری ناک کا علاج کر دیا ہے لیکن ہڈی ٹھیک کرانے کے لئے تمہیں ہسپتال ہی جانا پڑے گا''...... جوزف نے دانت نکالتے ہوئے کہا

تو عمران ایک طویل سانس لے کر رہ گیا۔ جوزف اس کے پیروں کے پاس بیٹھ گیا اور پھر اس نے تیل ملی بوٹی عمران کی سوجی ہوئی پنڈلیوں اور پیروں کے تلووں پر لگانی شروع کر دی۔ جیسے جیسے جوزف اس کے پیروں پر لیپ لگاتا جا رہا تھا عمران کو اپنے جلتے ہوئے پیروں میں ٹھنڈک کا احساس ہونا شروع ہو گیا تھا اور اسے ٹانگوں میں ہونے والی تکلیف بھی ختم ہوتی ہوئی محسوس ہو رہی تھی۔

ابھی جوزف، عمران کی ٹانگوں پر لیپ لگا ہی رہا تھا کہ اسی لمحے بلیک زیرو واش روم سے نکل کر باہر آ گیا۔ اس کی آنکھوں میں شدید بے چینی اور پریشانی کے سائے لہرا رہے تھے۔ اسے پریشان دیکھ کر عمران چونک پڑا۔

”کیا ہوا۔ کیا واش روم میں پانی ختم ہو گیا ہے“...... عمران نے اس کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے اپنے مخصوص لہجے میں کہا۔

”نہیں۔ میں نے ان سے واچ ٹرانسمیٹر پر بات کرنے کی کوشش کی تھی لیکن نہ تنویر میری کال رسیو کر رہا ہے نہ جولیا اور نہ ہی صدیقی۔ میں نے صفدر سے بھی رابطہ کرنے کی کوشش کی تھی لیکن وہ بھی میری کال رسیو نہیں کر رہا ہے۔ لگتا ہے وہ کسی بڑی مصیبت میں ہیں“...... بلیک زیرو نے پریشانی کے عالم میں کہا۔

”کیپٹن شکیل یا پھر فور سٹارز کے باقی ممبران سے بات کر لیتے اور انہیں وہاں بھیج دیتے“...... عمران نے کہا۔

”یہی کیا ہے۔ میں نے کیپٹن شکیل اور فور سٹارز کے باقی

ممبران کو فور سٹارز کے ہیڈ کوارٹر جانے کا حکم دیا ہے تا کہ وہ وہاں جا کر صورتحال معلوم کر سکیں اور مجھے رپورٹ دے سکیں“...... بلیک زیرو نے کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

”عجیب و غریب حالات ہیں۔ ایک طرف فوگاشے اور اس کی منگیتر یہاں ہیں دوسری طرف آران کا ایک بہترین ایجنٹ ہلاک ہو گیا ہے اور اب یہ لڑکی۔ آخر یہ کیسا ٹرائی اینگل ہے اور یہ سارا چکر ہے کیا جس کے نہ سر کا پتہ چل رہا ہے اور نہ پیر کا“...... عمران نے الجھے ہوئے لہجے میں کہا۔

”کچھ نہ کچھ تو گڑبڑ ضرور ہے۔ فوگاشے اور انجلینا کا یہاں ہونا کسی مصیبت سے کم نہیں ہے۔ لگتا ہے مجھے دانش منزل جا کر آرانی سیکرٹ سروس کے چیف سے بات کرنی پڑے گی کہ ان کا ایجنٹ یہاں کیوں آیا تھا۔ اور میں کارمن میں جونیئر سے بھی بات کرتا ہوں۔ ہو سکتا ہے کہ وہ اس بات کا پتہ کر سکے کہ فوگاشے اور انجلینا کا پاکیشیا میں آنے کا کیا مقصد ہو سکتا ہے“...... بلیک زیرو نے کہا۔

”رکو۔ مجھے بھی اپنے ساتھ لے چلنا۔ جوزف مجھے جو لیپ لگا رہا ہے اس کا کہنا ہے کہ اس سے میری ٹانگوں کی سوجن جلد ہی ختم ہو جائے گی اور مجھے چلنے پھرنے میں دشواری نہیں ہو گی“۔ عمران نے کہا تو بلیک زیرو نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ جوزف نے عمران کی ٹانگوں اور پیروں پر اچھا خاصا لیپ لگا دیا تھا اور عمران کو اب

واقعی تکلیف میں کافی آرام ملتا ہوا محسوس ہو رہا تھا۔

''باس۔ جب تک تمہاری ٹانگوں کا ورم ختم نہ ہو جائے اس وقت تک تم اٹھنے کی کوشش بھی نہ کرنا ورنہ پھر سے ٹانگیں ورم زدہ ہو جائیں گی اور اس لیپ کا اثر بھی بے کار ہو جائے گا۔ اس کے بعد تمہیں پھر واقعی کئی روز تک بیڈ ریسٹ کرنا پڑے گا''...... جوزف نے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ تم مجھے اٹھا کر میرے دوست کی کار میں بٹھا دو مجھے اس کے ساتھ جانا ہے''...... عمران نے کہا۔ اس نے جوانا کی موجودگی میں جان بوجھ کر بلیک زیرو کا نام نہیں لیا تھا۔ جوزف نے اس کی بات مان لی اور اس نے عمران کو اٹھایا اور اسے لے کر پورچ کی طرف بڑھتا چلا گیا جہاں بلیک زیرو کی کار موجود تھی۔ اس نے عمران کو بلیک زیرو کی کار میں اگلی سیٹ پر بٹھا دیا۔ بلیک زیرو نے کار کی ڈرائیونگ سیٹ سنبھال لی۔ کچھ ہی دیر میں وہ عمران کو لئے دانش منزل کی طرف اُڑا جا رہا تھا۔ دونوں خاموش تھے اور دونوں کے چہروں پر شدید الجھن اور پریشانی کے سائے لہراتے ہوئے دکھائی دے رہے تھے۔

حصہ اول ختم شد

عمران سیریز

فوگاشے

حصہ دوم

مظہر کلیم ایم اے

ارسلان پبلی کیشنز اوقاف بلڈنگ پاک گیٹ ملتان

ہال میں سنسنی سی پھیلی ہوئی تھی۔ وہاں آنے والے ایکریمین جوڑے نے گیم کھیلنے والوں کو ہلا کر رکھ دیا تھا۔ فو گاشے اور انجلینا نے بڑی گیم کھیلنے والے ان دونوں افراد کے بھی چھکے چھڑا دیئے تھے جسے منیجر جیمز نے فون کر کے بلایا تھا۔

گیم کلب میں موجود تمام افراد اپنا اپنا کھیل بھول کر اس ٹیبل کے گرد اکٹھے ہو گئے تھے جس پر فو گاشے، انجلینا اور دو بڑے پلیئرز موجود تھے۔ فو گاشے اور انجلینا ساتھ ساتھ بیٹھے ہوئے تھے جبکہ وہ دونوں میز کی دوسری طرف بیٹھے ہوئے تھے اور میز کے درمیان میں بڑی مالیت کے ٹوکنوں کا ایک پہاڑ سا بن گیا تھا۔ وہ فلیش کھیل رہے تھے۔

آنے والے افراد جن میں سے ایک کا نام سٹانگر تھا اور دوسرے کا جم کارٹر، ان دونوں نے بھی بڑے مالیت کے ٹوکن حاصل کر لئے تھے۔ وہ بڑھ چڑھ کر بڑے بڑے ٹوکن آگے دھکیل رہے تھے

لیکن ان کے جواب میں فوگاشے اور انجلینا اپنے سامنے پڑے ہوئے ڈبل بلکہ ٹرپل ٹوکن میز کے سنٹر میں اچھال دیتے تھے۔ ان سب کے سامنے چار چار کارڈ پڑے ہوئے تھے۔ سٹانگر اور جم کارٹر، فوگاشے اور انجلینا کو ڈبل، ٹرپل داؤ لگاتے دیکھ کر اپنے سامنے پڑے ہوئے کارڈز اٹھا کر دیکھتے تھے اور پھر وہ اپنے سامنے پڑے ہوئے چند ٹوکن اٹھا کر آگے رکھ دیتے تھے۔ وہاں موجود افراد میں سب سے زیادہ حیرانی اس بات کی تھی کہ فوگاشے اور انجلینا نے ابھی تک ایک بار بھی اپنے سامنے پڑے ہوئے کارڈز اٹھا کر چیک نہیں کئے تھے۔ وہ بلائنڈ کھیل رہے تھے اور اب تک وہ دس کروڑ ڈالرز کی گیم کھیل چکے تھے۔

ٹوکن ختم ہوتے ہی فوگاشے نے انجلینا سے کہہ کر مینجر جیمز کو پانچ کروڑ ڈالرز کا ایک اور گارنٹیڈ چیک دے دیا تھا جس کے بدلے میں مینجر نے انہیں خود جا کر ٹوکن لا کر دے دیئے تھے اور اب صورتحال یہ تھی کہ سٹانگر اور جم کارٹر کے سامنے سے ٹوکن ختم ہوتے جا رہے تھے جبکہ فوگاشے اور انجلینا کے سامنے اب بھی ٹوکنوں کی لائنیں لگی ہوئی تھیں۔

''یہ میرا لاسٹ سیٹ ہے اور میں شو کرنا چاہتا ہوں''...... سٹانگر نے کہا اور ساتھ ہی اس نے اپنے سامنے پڑے ہوئے پتے سیدھے کرنے شروع کر دیئے۔ اس کے پاس دو کوئین کے پتے اور ایک کنگ تھا جبکہ آخری پتا چڑیا کی دکی تھی۔ جم کارٹر نے اس

کے پتے دیکھے تو وہ بے اختیار مسکرا دیا۔ اس نے ہاتھ رکھ کر اپنے پتے اٹھا کر دیکھے پھر اس نے اپنے سامنے رکھے ہوئے سارے ٹوکن اٹھا کر ڈھیر پر ڈال دیئے۔

''میرا بھی شو''...... جم کارٹر نے کہا اور اس نے بھی ایک ایک پتا سیدھا کرنا شروع کر دیا۔ اس کے پتے دیکھ کر سٹانگر کے چہرے کا رنگ اُڑ گیا۔ کیونکہ جم کارٹر کے پتے اس کے پتوں سے بڑے تھے۔ اس کے پاس دو کنگ ایک کوئن اور پان کا پنجا تھا۔ یہ دیکھ کر فوگاشے اور انجلینا نے ایک دوسرے کی طرف دیکھا اور زہریلے انداز میں مسکرا دیئے۔

''اب آپ بھی شو کر ہی دیں جناب''...... مینجر جیمز نے فوگاشے کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

''نہیں۔ ابھی ہمارے پاس دو کروڑ سے زائد کے ٹوکن موجود ہیں اور جب تک یہ ٹوکن ہمارے سامنے ہیں ہم کھیل ختم نہیں کریں گے''...... انجلینا نے کہا تو سٹانگر اور جم کارٹر کے ساتھ ساتھ وہاں موجود تمام افراد بری طرح سے چونک پڑے۔

''یہ کیسے ہوسکتا ہے جب مسٹر سٹانگر اور مسٹر جم کارٹر نے اپنے پتے شو کر دیئے ہیں تو آپ کھیل کو مزید آگے کیسے بڑھا سکتے ہیں۔ کھیل ختم ہو گیا ہے اور اب اخلاقاً آپ کو بھی اپنے پتے شو کر دینے چاہئیں''...... مینجر جیمز نے کہا۔

''نو۔ نیور۔ ہم نے کہا ہے نا کہ ہم اس وقت تک پتے شو نہیں

کریں گے جب تک ہمارے ٹوکن ختم نہیں ہو جاتے۔ ہم نے نہیں پتے شو کرنے کا نہیں کہا تھا۔ اگر یہ مزید نہیں کھیل سکتے تو یہ کھیل سے ہاتھ اٹھا دیں اور ان کی جگہ کوئی اور یہاں آ جائے۔ ہم یہاں سے اتنے ڈالرز ہی جیت کر جائیں گے جتنے ہم نے داؤ پر لگائے ہیں۔ ورنہ ہم یہ سارے ڈالرز ہارنے کے لئے تیار ہیں''۔ انجلینا نے کہا تو منیجر سمیت، شانگر اور جم کارٹر نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔

''آپ شاید بھول رہے ہیں کہ کھیل شروع ہونے سے پہلے ہی ہم نے کہہ دیا تھا کہ جب تک ہم شو نہیں کہیں گے اس وقت تک کھیل جاری رہے گا۔ اصول کے تحت آپ نے ہم سے پہلے شو کر دیا ہے اس لئے آپ اس کھیل سے باہر ہو چکے ہیں''...... فوگاشے نے کہا تو وہ دونوں ایک دوسرے کی طرف دیکھنا شروع ہو گئے۔

''اوکے۔ ہم اصول پسند ہیں۔ واقعی ہم نے آپ کے کہنے سے پہلے ہی شو کر دیا ہے اس لئے ہم اپنی شکست تسلیم کرتے ہیں۔ اب آپ بھی شو کر دیں''...... جم کارٹر نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

''نہیں۔ ہمارا کھیل ابھی جاری ہے۔ اگر آپ نہیں کھیل سکتے تو آپ کی جگہ یہاں کوئی اور آ جائے ہمیں اس پر کوئی اعتراض نہیں ہو گا''...... فوگاشے نے کہا۔

''سوری سر۔ یہاں آپ کے پائے کا کوئی بھی گیم کھیلنے والا

موجود نہیں ہے۔ یہ اس کلب کی سب سے بڑی مالیت کی گیم ہے اور اتنی بڑی گیم کھیلنے والا یہاں اور کوئی موجود نہیں ہے''...... منیجر جیمز نے کہا۔

''تب پھر آپ ہمارے ساتھ اس گیم میں شریک ہو جائیں''۔ انجلینا نے اس کی طرف دیکھ کر مسکراتے ہوئے کہا۔

''میں بھی اتنا بڑا رسک نہیں لے سکتا''...... منیجر جیمز نے بے چارگی سے کہا۔

''رسک تو آپ کو لینا پڑے گا۔ ہم نے آپ سے کہا تھا کہ ہم بڑی گیم کرنا چاہتے ہیں۔ اگر ہمیں یہاں اس طرح راستے میں چھوڑنا تھا تو پھر آپ نے ہمیں یہاں گیم کرنے کے لئے کیوں روکا تھا۔ آپ تو کہہ رہے تھے کہ آپ نے جن دو معزز مہمانوں کو بلایا ہے وہ ہمارے پائے کے ہیں اور جب تک چاہیں اور جتنا چاہیں ہم ان سے گیم کھیل سکتے ہیں لیکن انہوں نے تو راستے میں ہی گیم ختم کر دی ہے''...... فوگاشے نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

''ہم دونوں کے بارہ بارہ کروڑ ڈالرز داؤ پر لگ چکے ہیں اور آپ اسے کم سمجھتے ہیں''...... جم کارٹر نے آنکھیں پھاڑتے ہوئے کہا۔

''ہم اگر کھیلنے پر آ جائیں تو پھر ہمارے نزدیک بیس پچیس کروڑ ڈالرز کی بھی گیم کوئی معنی نہیں رکھتی۔ اور اس وقت ہم کھیل کے موڈ میں ہیں۔ یا تو آپ اس کھیل کو آگے بڑھائیں یا پھر......''

فوگاشے نے کہا اور جان بوجھ کر اپنا فقرہ ادھورا چھوڑ دیا۔

''یا پھر کیا''...... مینجر جیمز نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

''آپ ہمارے ساتھ کھیلیں اور اس رقم کے بدلے اپنا یہ کلب داؤ پر لگائیں۔ یا تو آپ یہ ساری رقم ہم سے جیت لیں یا پھر اپنا کلب ہمارے نام کر دیں''...... انجلینا نے کہا۔

''ہونہہ۔ یہ کیسے ہوسکتا ہے''...... مینجر جیمز نے منہ بنا کر کہا۔

''کیوں نہیں ہوسکتا۔ ہم بلائنڈ کھیل رہے ہیں اور ٹیبل پر چھتیس کروڑ روپے نہیں چھتیس کروڑ ڈالرز پڑے ہیں جو اگر آپ جیت جائیں تو اس جیسے آپ دس گیم کلب بنا سکتے ہیں''...... فوگاشے نے کہا۔

''وہ تو ٹھیک ہے لیکن......'' مینجر جیمز نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

''لیکن ویکن کچھ نہیں۔ یا تو ہمارے ساتھ کھیلنے کے لئے کسی پلیئر کو بلائیں یا پھر وہی کریں جو ہم کہہ رہے ہیں۔ ہم یہاں سے اس وقت تک نہیں اٹھیں گے جب تک ہم ہار یا پھر جیت نہیں جاتے''...... فوگاشے نے فیصلہ کن لہجے میں کہا تو مینجر جیمز نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔

''اگر آپ کو ہارنے کا اتنا ہی شوق ہے تو میں ایک صاحب کو بلاتا ہوں۔ آپ ان سے کھیل کر اپنا یہ شوق پورا کر لیں۔ لیکن یہ یاد رکھیں کہ اگر وہ یہاں آ گیا تو پھر آپ یہاں سے جیت کر نہیں

اٹھ سکیں گے''...... مینجر جیمز نے اچانک کہا تو فوگاشے اور انجلینا چونک کر اس کی طرف دیکھنے لگے۔

''کون ہے وہ''...... فوگاشے نے اس کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے پوچھا۔

''ڈاکٹر اشتیاق''...... مینجر جیمز نے کہا تو فوگاشے اور انجلینا کی آنکھوں میں چمک ابھر آئی۔

''کون ہے یہ ڈاکٹر اشتیاق''...... انجلینا نے جان بوجھ کر انجان بنتے ہوئے پوچھا۔

''وہ اس ملک کا بہت بڑا ہارٹ سرجن ہے۔ اس کے نہ صرف پاکیشیا کے ہر حصے میں بلکہ بیرون ممالک میں بھی کئی بڑے بڑے پرائیویٹ ہسپتال ہیں۔ وہ اربوں کھربوں کا مالک ہے۔ دولت کی فراوانی کی وجہ سے اسے بڑی بڑی گیمز کھیلنے کا شوق ہے۔ وہ کبھی کبھار کھیلتا ہے لیکن جب بھی کھیلتا ہے کروڑوں ڈالرز ہارنے کے باوجود بھی اس کے ماتھے پر شکن نہیں آتی۔ پاکیشیا میں اس سے بڑا گیم ماسٹر شاید ہی کوئی ہو۔ اس سے پاکیشیا کا آج تک بڑے سے بڑا پلیئر نہیں جیت سکا ہے''...... مینجر جیمز نے کہا۔

''اوہ۔ اگر ایسا ہے تو تم نے اسے پہلے یہاں کیوں نہیں بلایا ہم ایسے ہی شخص کو پسند کرتے ہیں جو بلائنڈ گیم کرے۔ یا تو وہ سب کچھ ہار جائے یا پھر سب کچھ جیت کر لے جائے''۔ فوگاشے نے کہا۔

''مجھے اس کا اندازہ نہیں تھا کہ آپ پندرہ کروڑ ڈالرز سے تجاوز کر جائیں گے۔ بہرحال اگر آپ کا یہی ارادہ ہے تو میں انہیں یہاں بلا لیتا ہوں''...... مینیجر جیمز نے کہا۔

''گڈ شو۔ اب آئے گا کھیل کا اصل لطف''...... انجلینا نے مسکرا کر کہا۔

''اس سے کہنا کہ ہم اس کے ساتھ تیس سے چالیس کروڑ ڈالرز کی بھی گیم کھیلنے کو تیار ہیں تاکہ وہ اس رقم کا انتظام کر کے آ سکے''...... فوگاشے نے کہا تو جیمز کے ساتھ وہاں موجود تمام افراد جھٹکا سا کھا کر رہ گئے۔ یہ ان کی زندگی کا پہلا موقع تھا جب ایک جوڑا کروڑوں ڈالرز میں گیم کھیل رہا تھا اور اس بات سے بے نیاز ہو کر کھیل رہا تھا کہ وہ ہار کر بھی جا سکتے ہیں۔

''اوکے۔ میں کہہ دیتا ہوں''...... مینیجر جیمز نے کہا اور اس نے جیب سے سیل فون نکالا اور پھر اس نے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

''ڈاکٹر اشتیاق آ رہے ہیں وہ بھی یہ سن کر بے حد خوش ہوئے ہیں کہ ان کی ٹکر کا کوئی پلیئر یہاں موجود ہے''...... مینیجر جیمز نے کال کرنے کے بعد ان دونوں کی طرف دیکھ کر مسکراتے ہوئے کہا۔

''اوکے۔ ہم ان کا انتظار کریں گے''...... فوگاشے نے کہا تو مینیجر جیمز نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ آدھے گھنٹے کے بعد وہاں ایک

لمبا تڑنگا اور انتہائی مضبوط جسم کا مالک ادھیڑ عمر آدمی پہنچ گیا۔ اس کی گردن اکڑی ہوئی تھی جیسے اس کی گردن میں سریا فٹ ہو۔ اس آدمی کے ساتھ چار افراد تھے۔ جن میں سے ایک کے ہاتھ میں بریف کیس تھا جبکہ باقی تین افراد نے ایک جیسے سیاہ لباس پہن رکھے تھے اور وہ شکل و صورت سے ہی غنڈے ٹائپ کے دکھائی دے رہے تھے۔ ان کے ہاتھوں میں مشین گنیں تھیں۔

''آئیں ڈاکٹر اشتیاق۔ تشریف لائیں۔ یہاں ہم سب بڑی بے صبری سے آپ کا انتظار کر رہے تھے''...... مینیجر جیمز نے ادھیڑ عمر کو دیکھ کر تیزی سے اس کی طرف بڑھتے ہوئے انتہائی خوشامدانہ لہجے میں کہا۔ ادھیڑ آدمی کے سر کے بال سفید تھے اور اس نے مونچھیں بھی گھنی رکھی ہوئی تھیں۔ اس کی آنکھیں چھوٹی چھوٹی لیکن ان میں ذہانت کی بے پناہ چمک دکھائی دے رہی تھی۔ اس نے انتہائی قیمتی اور بہتری تراش کا سوٹ پہن رکھا تھا۔

''کہاں ہیں وہ کھلاڑی جو میرے ساتھ گیم کرنا چاہتے ہیں''۔ ڈاکٹر اشتیاق نے وہاں موجود افراد کی طرف دیکھتے ہوئے انتہائی کرخت لہجے میں کہا۔

''وہ میز پر بیٹھے ہیں جناب۔ مسٹر جان ایلن اور مسز جان ایلن''...... مینیجر جیمز نے فوگاشے اور انجلینا کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا تو ادھیڑ عمر ڈاکٹر اشتیاق ان دونوں کی طرف انتہائی کینہ توز نظروں سے دیکھنے لگا پھر اس نے میز پر پڑے ہوئے ٹوکنوں

کے پہاڑ کی طرف دیکھا تو اس کی آنکھوں میں عجیب سی چمک آ گئی۔

''گڈ شو۔ یہ ہوتی ہے گیم''...... ڈاکٹر اشتیاق نے کہا اور میز کے قریب آ گیا۔ اسے میز کے قریب آتے دیکھ کر میز کے گرد موجود افراد تیزی سے پیچھے ہٹ گئے اور ڈاکٹر اشتیاق، فوگاشے اور انجلینا کے سامنے بیٹھ گیا۔ فوگاشے اور انجلینا کی نظریں بھی اس پر جمی ہوئی تھیں۔

''کیا کھیل رہے تھے''...... ڈاکٹر اشتیاق نے پوچھا۔

''فلیش''...... جیمز نے جواب دیا تو ڈاکٹر اشتیاق نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

''کتنی رقم لگی ہے داؤ پر''...... ڈاکٹر اشتیاق نے پوچھا۔

''چھتیس کروڑ سے زائد کی رقم ہے جناب''...... جیمز نے کانپتے ہوئے لہجے میں کہا۔

''گڈ شو۔ اب تم دونوں بتاؤ۔ اسی سے کھیلو گے یا اس سے بڑھ کر بھی داؤ لگا سکتے ہو''...... ڈاکٹر اشتیاق نے فوگاشے اور انجلینا کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا۔

''ہمارے پاس ابھی چار سے پانچ کروڑ ڈالرز کے ٹوکن موجود ہیں۔ ہم ان لمٹ کھیلنے کے عادی ہیں۔ جتنے ڈالرز میز پر داؤ پر لگے ہوئے ہیں ہم اس سے بھی ڈبل کھیل سکتے ہیں''...... انجلینا نے اس کی طرف تیز نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا۔

''گڈ شو۔ گڈ شو۔ خاصے مالدار لگتے ہو اور تم میں کھیلنے کا حوصلہ بھی ہے۔ اوکے اپنے سارے ٹوکن آگے کر دو۔ یہاں جتنے ڈالرز داؤ پر لگے ہیں میں ان پر تین گنا لگاؤں گا اور میرا ایک ہی داؤ ہو گا اور کھیل ختم''...... ڈاکٹر اشتیاق نے کہا تو فوگاشے اور انجلینا نے ایک دوسرے کی طرف دیکھا۔ فوگاشے نے آنکھوں ہی آنکھوں میں انجلینا کو اشارہ کیا تو انجلینا نے اثبات میں سر ہلا کر اپنے سامنے پڑے ہوئے تمام ٹوکن دونوں ہاتھوں سے میز کے درمیان میں پڑے ٹوکنوں کے پہاڑ کی طرف بڑھا دیئے۔ فوگاشے نے بھی ایسا ہی کیا تھا۔

''کارڈ بدلو گے یا انہی سے کھیلو گے''...... ڈاکٹر اشتیاق نے پوچھا۔

''ہمارے کارڈ یہی رہیں گے۔ آپ اپنے کارڈ لے لیں''۔ فوگاشے نے کہا تو ڈاکٹر اشتیاق نے اثبات میں سر ہلا کر میجر جیمز کی طرف دیکھا تو اس نے سائیڈ میں پڑی ہوئی گڈی اٹھائی اور ہارے ہوئے دونوں پلیئرز کے کارڈز اس میں ملائے اور پھر اس نے بڑے احترام بھرے انداز میں ڈاکٹر اشتیاق کی جانب بڑھا دی۔ کھیل چونکہ اسی گڈی سے کھیلا جا رہا تھا اس لئے ڈاکٹر اشتیاق نے کوئی اعتراض کئے بغیر اس سے گڈی لی اور گڈی کو مخصوص انداز میں پھینٹنا شروع کر دیا۔ اس کے ہاتھ تیزی سے چل رہے تھے لیکن اس کی نظریں فوگاشے اور انجلینا کو گھور رہی تھیں۔ پھر اس نے

گڈی کو دیکھے بغیر اوپر نیچے سے چار کارڈ نکال کر اپنے سامنے رکھے اور باقی گڈی منیجر جیمز کی جانب بڑھا دی۔

''او کے۔ شو کرو''...... ڈاکٹر اشتیاق نے کہا۔

''آپ شو کریں۔ ہم آپ کے بعد کریں گے''...... فوگاشے نے کہا۔

''او کے۔ ہم تینوں ایک ایک کارڈ شو کرتے ہیں اس طرح کوئی کسی پر اعتراض نہیں کر سکے گا''...... ڈاکٹر اشتیاق نے کہا تو فوگاشے نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ ڈاکٹر اشتیاق نے ایک پتا اٹھا کر سیدھا کر دیا۔ پہلا کارڈ کنگ کا تھا۔ کنگ کا کارڈ دیکھ کر وہاں موجود افراد کے چہروں پر مسکراہٹ دوڑ گئی۔

''اب تمہاری باری ہے''...... ڈاکٹر اشتیاق نے فوگاشے کی طرف دیکھ کر کہا۔ فوگاشے نے اثبات میں سر ہلایا اور اس نے اپنا ایک کارڈ سیدھا کر دیا یہ دیکھ کر وہاں موجود تمام افراد حیران رہ گئے کہ کارڈ چڑیا کی چوکی تھی۔ وہ حیران ہو رہے تھے کہ اس سے بڑے کارڈز تو ان سے پہلے کھیلنے والے پلیئرز کے تھے۔ اگر اس کے پاس اتنا چھوٹا کارڈ تھا تو پھر وہ اب تک اتنے بڑے داؤ کیسے لگاتا رہا تھا۔

فوگاشے کو کارڈ سیدھا کرتے دیکھ کر انجلینا نے بھی اپنا ایک کارڈ سیدھا کر دیا۔ اس کا کارڈ یکے کا تھا جسے دیکھ کر سب کے چہرے ست گئے تھے۔

''گڈ شو''...... ڈاکٹر اشتیاق نے کہا اور اس نے اپنا ایک اور کارڈ سیدھا کر دیا اور لوگ یہ دیکھ کر آنکھیں پھاڑ کر رہ گئے کہ ڈاکٹر اشتیاق کا دوسرا کارڈ بھی کنگ کا ہی تھا۔ ڈاکٹر اشتیاق کے بعد فوگاشے کی باری تھی۔ اس نے اپنا کارڈ پلٹا تو وہ چڑیا کی تکی تھی۔ اس کا پہلا کارڈ چڑیا کی چوکی اور اب اس سے کم چڑیا کی تکی نکلی تھی۔ اب انجلینا کی باری آئی تو اس نے اپنا کارڈ سیدھا کر دیا۔ اس کا کارڈ دیکھ کر وہاں موجود افراد کے سانس رکنا شروع ہو گئے۔

ڈاکٹر اشتیاق نے انجلینا کا دوسرا کارڈ دیکھ کر ایک طویل سانس لی اور اس نے اپنا تیسرا کارڈ سیدھا کر دیا اور اس کا یہ کارڈ بھی کنگ کا تھا۔ جسے دیکھ کر وہاں موجود لوگوں کی آنکھوں میں ڈاکٹر اشتیاق کی کامیابی کی امید زیادہ بڑھ گئی تھی۔ فوگاشے نے اپنا کارڈ سیدھا کیا تو لوگوں کے چہروں پر الجھن کے تاثرات ابھر آئے۔ کارڈ چڑیا کا ہی تھا اور یہ چڑیا کی دکی تھی۔

''اب تمہاری باری ہے لڑکی''...... ڈاکٹر اشتیاق نے انجلینا کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

''جانتی ہوں''...... انجلینا نے کہا اور اس نے تیزی سے اپنا کارڈ سیدھا کیا تو سب کی آنکھیں کھلی کی کھلی رہ گئیں اس کا تیسرا کارڈ بھی یکے کا کارڈ تھا۔

''ہونہہ۔ لگتا ہے تم نے پہلے سے ہی گیم اپنے نام کر رکھی ہے۔

خیر دیکھتے ہیں کیا ہوتا ہے۔ ابھی میرا آخری کارڈ باقی ہے جو بازی پلٹ بھی سکتا ہے''...... ڈاکٹر اشتیاق نے کہا اور اس نے اپنا چوتھا کارڈ اٹھایا اور اسے ہتھیلی کے پیچھے چھپا کر دیکھا تو اس کے لبوں پر انتہائی زہرانگیز مسکراہٹ آ گئی اور اس نے کارڈ اٹھا کر زور سے میز پر مار دیا۔ یہ دیکھ کر سب کی آنکھوں میں کئی گنا چمک ابھر آئی کہ اس کا چوتھا کارڈ بھی کنگ کا ہی نکلا تھا۔

''فور کنگز۔ اب شاید ہی تم میرے کنگز کے سامنے ٹھہر سکو''۔ ڈاکٹر اشتیاق نے مسکراتے ہوئے کہا تو فوگاشے نے کارڈ کی طرف دیکھے بغیر اسے اٹھایا اور میز پر پلٹ دیا۔ یہ دیکھ کر سب کے سانس رک گئے کہ اس کا چوتھا کارڈ ٹریل نکلا تھا جو چڑیا کا تھا اور چڑیا کی پنجی تھی۔ فلیش میں کنگ اور کوئینز سے بڑھ کر ٹریل کو ہی درجہ حاصل ہوتا تھا۔ ٹریل دیکھ کر ڈاکٹر اشتیاق کا رنگ بدل گیا۔ اسی لمحے انجلینا نے بھی اپنا کارڈ پلٹ دیا اور اس کا چوتھا کارڈ جو یکے کا تھا دیکھ کر ڈاکٹر اشتیاق کا چہرہ زرد ہوتا چلا گیا۔

''اسے کہتے ہیں ڈبل مات''...... فوگاشے نے مسکراتے ہوئے کہا۔ دونوں نے ڈاکٹر اشتیاق سے گیم جیت لی تھی اور ان کی جیت سے وہاں موجود مینجر سمیت تمام افراد کے چہرے اتر گئے تھے۔

''کیا تم نے گیم پہلے سے ہی پلانڈ کر رکھی تھی''...... ڈاکٹر اشتیاق نے انہیں تیز نظروں سے گھورتے ہوئے کہا۔

''نہیں۔ ہم بلائنڈ کھیل رہے تھے۔ جب سے ہم نے کارڈ

نکالے ہیں ہم نے انہیں ایک بار بھی اٹھا کر نہیں دیکھا تھا جس کے یہ سب گواہ ہیں''...... فوگاشے نے کہا۔

''یہ سچ کہہ رہا ہے ڈاکٹر اشتیاق۔ یہ واقعی بلائنڈ کھیل رہے تھے''...... مینجر جیمز نے فوراً کہا۔

''بہرحال۔ تم جیت گئے ہو۔ میرے پاس زیادہ وقت نہیں ہے ورنہ میں اس کھیل کو اور آگے بڑھاتا۔ مجھے اگلے ایک گھنٹے تک ایک ضروری کام سے جانا ہے جسے میں چھوڑ نہیں سکتا''...... ڈاکٹر اشتیاق نے کہا۔

''کوئی بات نہیں۔ میں آپ کو اپنا رابطہ نمبر دے دیتا ہوں۔ آپ کا جب دل چاہے مجھے کال کر لیں۔ ہم پھر سے کھیل لیں گے''...... فوگاشے نے کہا تو ڈاکٹر اشتیاق نے اثبات میں سر ہلا دیا اور فوگاشے نے اسے اپنے سیل فون کا نمبر نوٹ کرا دیا۔

''ہرلس۔ انہیں اس رقم سے تین گنا زائد رقم کے گارنٹیڈ چیکس دے دو''...... ڈاکٹر اشتیاق نے اپنے ساتھ آئے ہوئے شخص سے مخاطب ہو کر کہا جس نے بریف کیس اٹھا رکھا تھا تو اس آدمی نے اثبات میں سر ہلایا اور بریف کیس ایک میز پر رکھ کر کھولنا شروع ہو گیا اور پھر اس نے ایک موٹی چیک بک نکالی اور اس میں سے کئی چیکس الگ کر کے وہ ڈاکٹر اشتیاق کے پاس لے آیا۔ اس نے چیکس ڈاکٹر اشتیاق کو دیئے تو ڈاکٹر اشتیاق ان سب پر دستخط کر کے چیک ہرلس کی طرف بڑھا دیئے۔

''ٹھیک ہے دے دو انہیں''...... ڈاکٹر اشتیاق نے کہا تو ہرلس نے چیکس فوگاشے کی جانب بڑھا دیئے فوگاشے نے چیک لے کر ان پر رقم دیکھی پھر اس نے مطمئن انداز میں سر ہلا کر چیکس انجلینا کو دے دیئے۔ انجلینا نے بھی ایک نظر ان چیکس کو دیکھا اور پھر اس نے چیکس اپنے ہینڈ بیگ میں ڈال لئے۔

''اوکے۔ آپ سے مل کر بے حد خوشی ہوئی۔ جلد ہی میں آپ کو اپنی رہائش گاہ میں دعوت دوں گا۔ پھر وہاں ہم اس سے بھی بڑی بازی کھیلیں گے اور مجھے یقین ہے کہ وہ بازی میری ہی ہو گی اور میں نے آپ کو جو کچھ دیا ہے اس سے کئی گنا زیادہ آپ سے میں واپس حاصل کر لوں گا''...... ڈاکٹر اشتیاق نے اٹھتے ہوئے کہا۔

''ضرور۔ کیوں نہیں''......فوگاشے نے بھی اٹھتے ہوئے کہا اور ڈاکٹر اشتیاق کی طرف ہاتھ بڑھا دیا۔ ڈاکٹر اشتیاق نے مسکرا کر اس سے ہاتھ ملایا اور اس کے چہرے پر قدرے حیرت پھیل گئی۔ فوگاشے نے اس کا ہاتھ مضبوطی سے پکڑ لیا تھا۔

''انجلینا''......فوگاشے نے ڈاکٹر اشتیاق کا ہاتھ چھوڑے بغیر انجلینا سے مخاطب ہو کر کہا تو انجلینا ایک جھٹکے سے اٹھ کھڑی ہوئی اور پھر اس سے پہلے کہ کوئی کچھ سمجھتا اچانک ماحول یکے بعد دیگرے تین زور دار دھماکوں سے گونج اٹھا اور ڈاکٹر اشتیاق کے ساتھ آئے ہوئے تینوں مشین گن بردار چیختے ہوئے اچھل اچھل کر

گرے اور تڑپتے ہوئے ساکت ہوتے چلے گئے۔ فائرنگ کی آواز سن کر اور ان تینوں کو خون میں لت پت ہو کر گرتے اور تڑپتے دیکھ کر وہاں موجود تمام افراد بری طرح سے چونک پڑے اور پھر جیسے ہی ان کی نظریں انجلینا کے ہاتھ میں موجود بھاری دستے والے ریوالور پر پڑی وہ خوفزدہ ہو کر پیچھے ہٹتے چلے گئے۔ اس سے پہلے کہ ڈاکٹر اشتیاق یا کوئی اور کچھ کہتا فوگاشے نے ڈاکٹر اشتیاق کا ہاتھ پوری قوت سے اپنی طرف کھینچتے ہوئے اس انداز میں جھٹکا کہ ڈاکٹر اشتیاق اچھل کر پہلے میز پر آیا اور پھر میز پر سے پھسلتا ہوا اور میز پر پڑے ٹوکنوں کو اچھالتا ہوا فوگاشے کے نزدیک آ گیا۔ جیسے ہی وہ فوگاشے کے نزدیک آیا اسی لمحے فوگاشے نے اس کا ہاتھ چھوڑا اور اسے گھماتے ہوئے بجلی کی سی تیزی سے اس نے ڈاکٹر اشتیاق کی گردن پکڑ لی اور گیم روم ڈاکٹر اشتیاق کی تیز خرخراہٹوں کی آوازوں سے گونج اٹھا۔

''یہ۔ یہ۔ یہ آپ کیا کر رہے ہیں''...... مینجر جیمز نے بری طرح سے بوکھلاتے ہوئے کہا۔

''شٹ اپ۔ جو جہاں ہے وہیں کھڑا رہے ورنہ میں ڈاکٹر اشتیاق کی گردن توڑ دوں گا''......فوگاشے نے غرا کر کہا۔

''لل لل۔ لیکن......'' مینجر جیمز نے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

''اپنی چونچ بند رکھو اور جلدی کرو۔ ہمارے، سٹانگر اور جم کارٹر

کے گارنٹیڈ چیکس لا کر ہمیں دو۔ جلدی ورنہ تم میں سے یہاں کوئی بھی زندہ نہیں رہے گا''...... فوگاشے نے غراتے ہوئے کہا۔ انجلینا تیزی سے اٹھ کر ڈاکٹر اشتیاق کے مشین گن بردارز کی طرف گئی جو اب تک تڑپ تڑپ کر ساکت ہو گئے تھے۔ انجلینا نے ان کی گری ہوئی ایک مشین گن اٹھائی اور اس نے چھت کی طرف فائرنگ کرنا شروع کر دی۔ وہاں موجود لوگ بوکھلائے ہوئے انداز میں ادھر ادھر بھاگنا شروع ہو گئے۔

''جاؤ جلدی اور چیکس لاؤ۔ ورنہ ان سب کو ہلاک کر کے تمہارا گیم کلب بھی تباہ کر دیں گے''...... فوگاشے نے چیختے ہوئے کہا تو منیجر جیمز سر ہلا کر بوکھلائے ہوئے انداز میں اپنے کیبن کی طرف بھاگتا چلا گیا۔

''تم سب ایک دیوار کے پاس لگ کر کھڑے ہو جاؤ۔ خبردار اگر کسی نے بھی حرکت کی تو میں اسے فوراً گولیاں مار دوں گی''۔ انجلینا نے چیختے ہوئے کہا تو وہاں موجود افراد تیزی سے ایک دیوار کی طرف بڑھتے چلے گئے۔ اسی لمحے انجلینا کے ہاتھ میں موجود مشین گن سے ایک بار پھر تڑتڑاہٹ ہوئی اور سائیڈ میں موجود دو افراد چیختے ہوئے اچھل اچھل کر گرتے نظر آئے۔ یہ گیم کلب کے محافظ تھے جو اچانک ہی مشین گنیں لے کر سائیڈ روم سے نکل کر یہاں آئے تھے۔ فوگاشے اور انجلینا چونکہ کافی دیر سے گیم کلب میں تھے اس لئے انہوں نے پہلے ہی چیک کر لیا تھا کہ وہاں وہی دو

مشین گن بردارز موجود تھے جو کچھ دیر کے لئے سائیڈ روم میں چلے گئے تھے اور اب فائرنگ کی آوازیں سن کر کمرے سے باہر آ گئے تھے۔

ڈاکٹر اشتیاق بدستور فوگاشے کی گرفت میں تھا۔ فوگاشے نے اس کی گردن اس بری طرح سے دبوچ رکھی تھی کہ ڈاکٹر اشتیاق کا چہرہ تکلیف سے سرخ ہو گیا تھا اور اس کی آنکھیں پھٹ سی گئی تھیں۔ چند ہی لمحوں میں منیجر جیمز ہانپتا اور کانپتا ہوا کیبن سے نکل کر باہر آ گیا۔ اس کے ہاتھوں میں ایک لفافہ تھا۔

''لاؤ مجھے دو یہ لفافہ''...... انجلینا نے اس کی طرف بڑھتے ہوئے کہا تو منیجر جیمز نے آگے بڑھ کر ڈرتے ڈرتے انداز میں لفافہ اس کی طرف بڑھا دیا۔ انجلینا نے لفافہ لے کر اس میں موجود چیکس نکال کر دیکھے اور پھر اس نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

''ٹھیک ہے سب''...... انجلینا نے کہا۔

''گڈ شو۔ سب کو فنش کر دو''...... فوگاشے نے کہا اور اس کی بات سن کر وہاں موجود لوگ بری طرح سے چونک پڑے۔ اس سے پہلے کہ کوئی کچھ کرتا انجلینا کے ہاتھ میں موجود مشین گن گرجنا شروع ہو گئی۔ اس نے پہلے قریب کھڑے منیجر جیمز پر فائرنگ کی تھی۔ منیجر جیمز گولیوں سے چھلنی ہو کر گرا ہی تھا کہ انجلینا نے گولیاں برساتی ہوئی مشین گن ان افراد کی طرف گھمائی جو دیواروں کے ساتھ لگے کھڑے تھے اور ماحول مشین گن کی تیز تڑتڑاہٹوں کے ساتھ انسانی

چیخوں سے گونجتا چلا گیا۔

لوگوں نے گولیوں سے بچنے کے لئے ادھر ادھر چھلانگیں لگائیں لیکن انجلینا ان پر مسلسل فائرنگ کر رہی تھی جس سے وہ سب اچھل اچھل کر گرتے چلے جا رہے تھے۔ کچھ ہی دیر میں وہاں خاموشی چھا گئی۔ انجلینا نے وہاں موجود تمام افراد کو انتہائی بے رحمی سے ہلاک کر دیا تھا۔ ہال میں لاشیں اور خون ہی خون دکھائی دے رہا تھا۔

''گڈ شو۔ ہماری توقع سے زیادہ دولت بھی ہاتھ لگ گئی ہے اور ڈاکٹر اشتیاق بھی جسے لینے کے لئے ہم پاکیشیا آئے تھے''۔ فوگاشے نے مسکراتے ہوئے کہا۔ ساتھ ہی اس کا ہاتھ حرکت میں آیا اور ڈاکٹر اشتیاق جو اس کے بازو میں جکڑا بری طرح سے مچل رہا تھا اسے ایک جھٹکا سا لگا اور وہ فوگاشے کے ہاتھوں میں ساکت ہوتا چلا گیا۔ فوگاشے نے اس کی گردن کی ایک مخصوص رگ کو جھٹکا دیا تھا جس سے ڈاکٹر اشتیاق ایک لمحے میں بے ہوش ہو گیا تھا۔

''تم جا کر کار نکالو میں اسے لے کر آتا ہوں''...... فوگاشے نے کہا تو انجلینا نے مشین گن ایک طرف پھینکی اور پھر تیز تیز چلتی ہوئی بیرونی دروازے کی طرف بڑھتی چلی گئی۔ گیم کلب کی دیواروں پر ربڑ کی موٹی موٹی چادریں چڑھی ہوئی تھیں اس لئے انہیں یقین تھا کہ یہاں ہونے والی فائرنگ کی آواز گیم کلب سے باہر نہیں گئی ہو گی اسی لئے انہوں نے اطمینان سے وہاں موجود تمام افراد کو گولیاں مار کر ہلاک کر دیا تھا۔ فوگاشے نے چند منٹ انتظار کیا اور

پھر اس نے بے ہوش ڈاکٹر اشتیاق کو اٹھا کر اپنے کاندھے پر ڈالا اور اسے لئے تیزی سے بیرونی دروازے کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ دروازہ کھول کر وہ جیسے ہی باہر نکلا باہر موجود سیکورٹی گارڈ اس کے کاندھوں پر ڈاکٹر اشتیاق کو دیکھ کر چونک پڑا۔ اسی لمحے انجلینا کار لے کر دروازے کے سامنے آ گئی۔

''کیا ہوا ہے صاحب انہیں''...... سیکورٹی گارڈ نے فوگاشے کی طرف حیرت بھری نظروں سے دیکھتے ہوئے پوچھا۔

''اس کی طبیعت خراب ہو گئی ہے۔ میں اسے کسی قریبی ہستال لے جا رہا ہوں''...... فوگاشے نے کہا اور پھر وہ ڈاکٹر اشتیاق کو لے کر تیزی سے کار کی طرف بڑھا۔ انجلینا نے ہاتھ بڑھا کر کار کا پچھلا دروازہ کھول دیا تھا۔ فوگاشے نے بے ہوش ڈاکٹر اشتیاق کو پچھلی سیٹ پر ڈالا اور کار کا دروازہ بند کر دیا اور پھر اس نے کار کا اگلا دروازہ کھولا اور تیزی سے اندر بیٹھ گیا۔ اس کے بیٹھتے ہی انجلینا نے کار ایک جھٹکے سے آگے بڑھا دی اور سیکورٹی گارڈ حیرت سے کار کو وہاں سے نکلتے دیکھتا رہ گیا۔

صفدر نے اپنے میک اپ کو آخری ٹچ دیا اور پھر وہ آئینے میں اپنے سراپے کا جائزہ لینا شروع ہو گیا۔ جائزہ لے کر اس نے اطمینان کا سانس لیا اور پھر مڑ کر پیچھے بیٹھی ہوئی جولیا اور تنویر کی طرف دیکھنے لگا۔ صفدر نے تنویر کا میک اپ کیا تھا اور اب وہ بالکل تنویر کا ہمشکل دکھائی دے رہا تھا۔ ایسا لگ رہا تھا جیسے وہاں ایک نہیں بلکہ دو تنویر موجود ہوں۔

"دیکھ لیں۔ میرے میک اپ میں کوئی کمی تو نہیں ہے"۔ صفدر نے ان دونوں کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"نہیں۔ ٹھیک ہے۔ تم نے بالکل پرفیکٹ میک اپ کیا ہے۔ تم واقعی تنویر کے ہمشکل لگ رہے ہو اور تم نے اپنا میک اپ اس تصویر کے مطابق کیا ہے جو ہمیں پرنسز مارشیا نے فراہم کی تھی"...... جولیا نے مسکراتے ہوئے کہا تو جواب میں صفدر مسکراتے ہوئے آگے بڑھا اور ایک صوفے پر آ کر بیٹھ گیا۔

"اب بتائیں کہ مجھے کیا کرنا ہے"...... صفدر نے پوچھا۔

"تمہیں ہمارے ساتھ فور سٹارز کے ہیڈ کوارٹر چلنا ہے جہاں پرنسز مارشیا موجود ہے۔ وہ تم سے کراکو زبان میں کچھ کہے گی جس کا تمہیں اسے جواب دینا ہے۔ اگر تم نے اس کی بات کا جواب دے دیا تو پھر وہ تمہیں کارمن کی لیڈی زاؤ پاری کا باکس اور وہ لفافہ دے دے گی جس میں زاؤ پاری کا پیغام ہے۔ اگر تو یہ سچ ہے تو پھر پرنسز مارشیا، لیڈی زاؤ پاری کا باکس اور پیغام دے کر وہاں سے چلی جائے گی اور اگر اس کا ارادہ کچھ اور ہے تو اس کا بھی پتہ چل جائے گا کہ وہ تمہیں، میرا مطلب ہے کہ دوسرے تنویر کو ہمارے ذریعے کیوں ٹریس کرانا چاہتی تھی۔ اگر ہمیں اس سے باکس اور لیڈی زاؤ پاری کا پیغام مل گیا تو ہم اسے دیکھ لیں گے کہ آخر اس پیغام میں اور باکس میں کیا ہے جس کے لئے لیڈی زاؤ پاری نے پرنسز مارشیا کے پچاس لاکھ ڈالرز کا قرض نہ صرف معاف کر دیا ہے بلکہ اسے اتنے ہی ڈالرز واپسی پر مزید دینے کا اس سے وعدہ بھی کیا ہے۔ اتنی بڑی رقم کسی بڑے کام کے لئے تو خرچ کی جا سکتی ہے کسی عام کام کے لئے نہیں"...... جولیا نے کہا۔

"تو آپ میرے ذریعے اس کی اصلیت جاننا چاہتی ہیں"۔ صفدر نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ تمہیں تنویر کے میک اپ میں لے جا کر میں اس سے ایک گیم کھیلنا چاہتی ہوں تاکہ وہ کھل جائے ورنہ اس سے حقیقت

اگلوانے کے اور بھی بہت سے راستے ہیں لیکن اگر گھی سیدھی انگلیوں سے نکل سکتا ہے تو پھر مجھے انگلیاں ٹیڑھی کرنے کی کیا ضرورت ہے''...... جولیا نے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ میں وہی سب کروں گا جو آپ کہیں گی لیکن کراکو زبان میرے لئے کہیں مسئلہ نہ بن جائے۔ میں یہ زبان جانتا تو ہوں لیکن اتنی نہیں کہ میں اس کی ہر بات کا کراکو زبان میں جواب دے سکوں اگر اس نے مجھ سے ہر بات کراکو زبان میں کرنے کی کوشش کی تو''...... صفدر نے کہا۔

''ہاں۔ یہ مسئلہ تو ہو سکتا ہے''...... جولیا نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

''پھر کیا کیا جائے''...... صفدر نے پوچھا۔

''کیا تم کسی ایسے شخص کو جانتے ہو جسے کراکو زبان پر مکمل عبور حاصل ہو''...... جولیا نے پوچھا۔

''جی ہاں۔ میرا ایک دوست ہے جسے کراکو کے ساتھ ساتھ پوری دنیا کی بیشتر زبانوں پر مکمل عبور حاصل ہے۔ اگر میری جگہ آپ اسے تنویر کا میک اپ کرا کر لے جائیں تو وہ آسانی سے پرنسز مارشیا سے کراکو زبان میں بات کر سکتا ہے۔ لیکن......'' صفدر نے کہا اور کہتے کہتے رک گیا۔

''لیکن۔ لیکن کیا''...... جولیا نے پوچھا۔

''وہ دونوں ٹانگوں سے معذور ہے۔ اگر پرنسز مارشیا کے کہنے

کے مطابق وہ نامعلوم شخص اس سے کسی مقام پر ملنے کے لئے آنے والا تھا تو پھر اس کے سامنے کسی معذور شخص کو لے جانے سے کام نہیں چلے گا''...... صفدر نے کہا تو جولیا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

''تم ایک کام کرو۔ اپنے دوست سے رابطہ کرو''...... جولیا نے کچھ سوچ کر کہا۔

''پھر''...... صفدر نے پوچھا۔

''اس سے سیل فون پر تم مسلسل رابطے میں رہنا اور اپنے کان میں ہیڈ فون لگا لینا تاکہ تم اس کی اور وہ تمہاری ہر بات آسانی سے سن سکے۔ جب پرنسز مارشیا تم سے کراکو زبان میں بات کرے تو ہیڈ فون کے ساتھ لگے ہوئے مائیک سے اس کی آواز تمہارے دوست تک بھی پہنچ جائے گی۔ وہ جو کچھ کہے گی تمہارا دوست اس کا ترجمہ کر کے تمہیں بتا دے گا اور تمہیں اس کی بات کا کیا جواب دینا ہے اس کے بارے میں بھی تمہیں اس سے پتہ چل جائے گا''۔ جولیا نے کہا۔

''اوہ۔ یہ ٹھیک ہے۔ اس طرح پرنسز مارشیا کو پتہ بھی نہیں چلے گا کہ میں کراکو زبان پر عبور رکھتا ہوں یا نہیں''...... صفدر نے کہا۔

''تمہیں اپنے دوست کو اس انداز میں سمجھانا ہو گا کہ پرنسز مارشیا جو بھی کہے اس کا ترجمہ وہ تمہیں فوری طور پر بتا دے اور اس کے جواب میں تمہیں کیا کہنا ہے وہ بھی بتا دے''...... جولیا نے کہا۔

''اس کی آپ فکر نہ کریں۔ میرا دوست ان معاملوں میں بے

حد تیز ہے۔ اس سے رابطے میں رہنے کے بعد مجھے پرنسز مارشیا سے بات کرنے میں کوئی مشکل نہیں ہو گی''...... صفدر نے کہا۔

''تو کرو اس سے ابھی رابطہ اور اسے ساری بات سمجھا دو تاکہ وقت پر کوئی مسئلہ نہ ہو''...... جولیا نے کہا تو صفدر نے اثبات میں سر ہلایا اور جیب سے سیل فون نکال کر وہ اپنے دوست کے نمبر پریس کرنے لگا جو اسے زبانی یاد تھے۔ رابطہ ملتے ہی اس نے اپنے دوست سے بات کی اور پھر اسے سمجھانا شروع ہو گیا کہ اسے کیا بات کرنی ہے۔ کچھ دیر تک وہ اپنے دوست سے بات کرتا رہا پھر اس نے اپنے دوست کو اللہ حافظ کہہ کر رابطہ ختم کر دیا۔

''ہو گیا کام۔ وہ میری مدد کے لئے آمادہ ہو گیا ہے''...... صفدر نے کہا۔

''گڈ شو۔ اب چلو تاکہ دیکھ سکیں کہ پرنسز مارشیا آخر کس کھیت کی مولی ثابت ہوتی ہے''...... جولیا نے مسکرا کر کہا تو تنویر اور صفدر بے اختیار مسکرا دیئے۔ جولیا اٹھ کر کھڑی ہوئی تو وہ دونوں بھی اٹھ کر کھڑے ہو گئے۔

''ایک منٹ۔ میں پہلے صدیقی سے پوچھ لوں کہیں پرنسز مارشیا نے خود کو وہاں قید پا کر کوئی اودھم تو نہیں مچایا''...... جولیا نے کہا تو ان دونوں نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔ جولیا نے اپنے ہینڈ بیگ سے سیل فون نکالا اور پھر وہ صدیقی کے نمبر پریس کرنے لگی۔ نمبر پریس کر کے اس نے کالنگ بٹن پریس کیا اور سیل فون کان سے لگا

لیا۔

''یس مس جولیا۔ صدیقی بول رہا ہوں''...... رابطہ ملتے ہی دوسری طرف سے صدیقی کی آواز سنائی دی۔

''سفید چڑیا کے بارے میں بتاؤ۔ اس نے کہیں پھڑپھڑانے کی تو کوشش نہیں کی''...... جولیا نے پوچھا۔

''نہیں۔ مجھے تو اس پر بے حد حیرت ہو رہی ہے۔ آپ کے جانے کے بعد وہ صوفے پر آرام سے لیٹ گئی تھی اور اب تک پڑی یوں گہری نیند سو رہی ہے جیسے وہ کئی راتوں سے جاگ رہی ہو اور اسے اب نیند پوری کرنے کا موقع ملا ہو''...... صدیقی نے کہا تو جولیا کے چہرے پر بھی حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔

''کیا اب بھی وہ سوئی ہوئی ہے''...... جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''جی ہاں۔ وہ اب بھی سوئی ہوئی ہے''...... صدیقی نے جواب دیا۔

''ٹھیک ہے۔ سوئی رہنے دو اسے۔ میں صفدر کو اس آدمی کے میک اپ میں وہاں لا رہی ہوں جس کی اسے تلاش ہے''...... جولیا نے کہا۔

''اوکے''...... صدیقی نے کہا تو جولیا نے بھی جواباً اوکے کہہ کر رابطہ منقطع کر دیا۔

''آؤ۔ وہ ابھی سو رہی ہے۔ نجانے کیا معاملہ ہے۔ میں نے تو

اس کی باتوں سے یہی اندازہ لگایا تھا کہ وہ جھوٹ بول رہی ہے اور اس نے جو کچھ بتایا ہے وہ غلط ہو گا لیکن صدیقی بتا رہا ہے کہ ہمارے جانے کے بعد سے وہ مسلسل سوئی ہوئی ہے جیسے اسے یقین ہو کہ ہم اس شخص کو ڈھونڈ کر لے آئیں گے''...... جولیا نے کہا۔

''ہو سکتا ہے کہ اس نے جو کچھ کہا تھا وہ سچ ہی ہو''...... تنویر نے کہا۔

''ہاں۔ ہو سکتا ہے۔ بہرحال آؤ۔ دیکھتے ہیں کہ کیا ہوتا ہے''۔ جولیا نے کہا تو ان دونوں نے اثبات میں سر ہلائے اور پھر وہ سب صفدر کے فلیٹ سے نکلتے چلے گئے۔ کچھ ہی دیر میں وہ جولیا کی کار میں فور سٹارز کے ہیڈ کوارٹر کی طرف اُڑے جا رہے تھے۔ تقریباً آدھے گھنٹے کے بعد وہ فور سٹارز کے ہیڈ کوارٹر میں تھے۔

ہیڈ کوارٹر میں آتے ہی صفدر نے مختلف زبانیں خاص طور پر کراکو زبان پر عبور رکھنے والے دوست جس کا نام مہتاب تھا سے رابطہ قائم کر لیا اور اس نے کان پر بلیو ٹوتھ لگا لی تا کہ مہتاب نہ صرف ان کی باتیں سن سکے بلکہ وہ کراکو زبان کا صحیح صحیح ترجمہ کر کے اسے بتا سکے۔

ان سب کو آتے دیکھ کر صدیقی کنٹرول روم سے نکل آیا تھا۔ اس نے انہیں بتایا کہ پرنسز مارشیا بدستور سوئی ہوئی تھی۔ اس کی نیند پر جولیا اور تنویر کو بے حد حیرت ہو رہی تھی۔ وہ تینوں صدیقی کے ساتھ سٹنگ روم میں آئے تو انہیں پرنسز مارشیا صوفے پر لیٹی ہوئی

دکھائی دی۔ جولیا اس کی طرف بڑھی اور وہ چند لمحے پرنسز مارشیا کی طرف دیکھتی رہی پھر اس نے ہاتھ بڑھا کر پرنسز مارشیا کا کاندھا پکڑا اور اسے ہلانے لگی۔

''ہم واپس آ گئے ہیں پرنسز۔ اب اٹھ جاؤ۔ بہت کر لیا تم نے آرام''...... جولیا نے کہا لیکن پرنسز مارشیا کے جسم میں کوئی حرکت پیدا نہ ہوئی۔ جولیا نے اسے ایک دو بار پھر جھنجھوڑا لیکن پرنسز مارشیا یوں ساکت پڑی ہوئی تھی جیسے اس کے جسم میں جان ہی نہ ہو۔ اسے ساکت دیکھ کر جولیا پریشان ہو گئی۔ اس نے جھک کر پرنسز مارشیا کی ناک کے سامنے انگلیاں کیں تو اس کے چہرے پر شدید بوکھلاہٹ دکھائی دی۔ اس نے فوراً پرنسز مارشیا کی نبض چیک کی اور پھر اس کے دل کی دھڑکن دیکھی تو اس کے چہرے پر موجود پریشانی اور بڑھ گئی۔

''کیا ہوا''...... صفدر نے پوچھا۔

''یہ ہلاک ہو چکی ہے''...... جولیا نے کہا اور اس کی بات سن کر نہ صرف تنویر بلکہ صدیقی بھی بری طرح سے اچھل پڑا۔

''کیا کہا ہلاک ہو چکی ہے لیکن کیسے''...... صدیقی نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''اس کا چہرہ زرد ہے اور اس کی آنکھوں کے گرد نیلے حلقے سے پڑے ہوئے ہیں اور اس کے ہونٹوں کا رنگ بھی نیلا ہے۔ ایسی حالت تب ہی ہوتی ہے جب زہر خوردنی کی جاتی ہے''...... جولیا

نے پریشانی کے عالم میں کہا۔ اسی لمحے اس کی نظریں صوفے کے پاس پڑے ہوئے ایک مخمل کے چھوٹے سے باکس پر پڑیں۔ مخمل کی یہ ڈبیہ بالکل ایسی تھی جیسے جیولرز سونے کی انگوٹھی رکھنے کے لئے استعمال کرتے ہیں۔ ڈبیہ کے ساتھ ہی پلاسٹک سیلڈ پڑی ہوئی تھی جیسے یہ سیلڈ مخمل کی ڈبیہ پر چڑھی ہو اور اسے کھول لیا گیا ہو۔ جولیا نے ہاتھ بڑھا کر ڈبیہ اٹھائی۔ ڈبیہ اندر سے خالی تھی اور اس میں ایسا سانچہ بھی نہیں بنا ہوا تھا جس میں انگوٹھی رکھی جاتی ہے۔

’’آپ کے جانے کے بعد اس نے اپنے ہینڈ بیگ سے یہ ڈبیہ نکالی تھی اور پھر کچھ دیر اس ڈبیہ کو دیکھتے رہنے کے بعد اس نے ڈبیہ واپس ہینڈ بیگ میں رکھ لی تھی۔ اس وقت تک اس ڈبیہ پر سیلڈ لگی ہوئی تھی۔ دوبارہ اس نے یہ ڈبیہ کب نکالی اور اسے کب کھولا یہ میں نہیں دیکھ سکا تھا۔ میں کچھ دیر کے لئے واش روم گیا تھا جب میں واش روم سے واپس آیا تو یہ اسی طرح صوفے پر لیٹ چکی تھی۔ میں سمجھا کہ یہ آرام کرنے کے لئے لیٹی ہے۔ لیکن اب لگ رہا ہے کہ یہ آرام کرنے کے لئے نہیں لیٹی تھی بلکہ یہ لیٹتے ہی ہلاک ہوگئی تھی‘‘...... صدیقی نے کہا۔

’’لیکن یہ ہلاک کیسے ہوئی اور اس نے زہر خوردنی کیوں کی ہے‘‘...... جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

’’مجھے نہیں معلوم۔ جب یہ ہم سے باتیں کر رہی تھی۔ اس وقت تک تو ایسا نہیں لگ رہا تھا کہ یہ خودکشی کرنے کے لئے زہر خوردنی

کر سکتی ہے‘‘...... صدیقی نے جواب دیا۔

’’تمہیں واش روم میں کتنی دیر لگی تھی‘‘...... جولیا نے پوچھا۔

’’دس بارہ منٹ بعد ہی میں آ گیا تھا اور میں اسے مسلسل مانیٹر کر رہا تھا‘‘...... صدیقی نے جواب دیا۔

’’صرف مانیٹر کر رہے تھے یا سیکورٹی کیمروں سے اس کی ویڈیو بھی بنا رہے تھے‘‘...... جولیا نے پوچھا۔

’’ریکارڈنگ سسٹم شروع سے ہی آن تھا۔ اسے سویا دیکھ کر میں مطمئن ہو گیا تھا کیونکہ ایک تو یہ سو گئی تھی اور دوسرا اس کی مسلسل ویڈیو ریکارڈنگ ہو رہی تھی اور پھر میں اکیلی لڑکی کے پاس بیٹھنا نہیں چاہتا تھا اس لئے میں کمرے کے باہر کرسی پر بیٹھ گیا تھا البتہ میں وقتاً فوقتاً اسے دیکھ لیتا تھا‘‘...... صدیقی نے جواب دیا۔

’’مطلب جب تم واش روم میں گئے تھے اس وقت بھی ریکارڈنگ ہو رہی تھی‘‘...... جولیا نے کہا۔

’’جی ہاں‘‘...... صدیقی نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔

’’او کے۔ تم جاؤ اور ریکارڈنگ چیک کرو۔ خاص طور پر اس وقت کی ریکارڈنگ جب تم واش روم گئے تھے۔ دیکھو تمہارے جانے کے بعد اس نے کیا کیا تھا اور اس کے ہلاک ہونے کی وجہ کیا ہے‘‘...... جولیا نے کہا تو صدیقی نے اثبات میں سر ہلایا اور تیزی سے کمرے سے نکل کر کنٹرول روم کی طرف بڑھتا چلا گیا۔

صدیقی کے جانے کے بعد جولیا چند لمحے پرنسز مارشیا کی لاش دیکھتی

رہی پھر اس کی نظریں پرنسز مارشیا کے ہاتھ کی ایک انگلی پر پڑی۔ اس کی انگوٹھے کے ساتھ والی انگلی نہ صرف سوجی ہوئی تھی بلکہ اس انگلی کا رنگ بھی نیلا ہو رہا تھا۔ یہ نیلاہٹ اس کے سارے ہاتھ پر پھیلی ہوئی تھی لیکن انگوٹھے والی انگلی کا رنگ زیادہ نیلا تھا۔ جولیا نے اس کا ہاتھ پکڑ کر اٹھایا اور نیلی انگلی دیکھ کر اس نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے کہ اس کی انگلی کے اگلے سرے پر خون کے چھوٹے چھوٹے دو قطرے سے نکل کر جمے ہوئے تھے۔ خون کا رنگ بھی نیلا ہو چکا تھا۔ یوں لگ رہا تھا جیسے اس کی انگلی پر دو سوئیاں ایک ساتھ چبھو دی گئی ہوں یا اس کی انگلی پر کسی زہریلے مکوڑے نے کاٹ لیا ہو۔

صفدر نے سامنے میز پر پڑا ہو پرنسز مارشیا کا ہینڈ بیگ اٹھایا اور اسے کھول کر دیکھنے لگا۔ جولیا نے مڑ کر اس کی طرف دیکھا اور اس کے ہاتھ میں ہینڈ بیگ دیکھ کر وہ چونک پڑی۔

’’کچھ ملا اس میں سے‘‘...... جولیا نے پوچھا۔

’’وہی دیکھ رہا ہوں‘‘...... صفدر نے جواب دیا اور پرنسز مارشیا کے ہینڈ بیگ سے چیزیں نکال نکال کر میز پر رکھنے لگا۔ اس کے ہینڈ بیگ میں پاکیشائی اور کارمن کی کرنسی تھی۔ میک اپ کا کچھ سامان اور اسی طرح کی دوسری چیزیں تھیں۔

’’بس یہی ہے اس ہینڈ بیگ میں اور کچھ نہیں ہے‘‘...... صفدر نے کہا۔ پھر اس نے ہینڈ بیگ کے سائیڈوں کو پریس کر کے دیکھا

تو وہ چونک پڑا۔

’’ایک منٹ۔ ہینڈ بیگ کے اندرونی حصے میں کچھ ہے‘‘۔ صفدر نے کہا اور اس نے ہینڈ بیگ کے سائیڈ میں لگے ہوئے کپڑے کو کھینچا تو کپڑا نچلے حصے سے کھلتا چلا گیا۔ صفدر نے کپڑے کے اندر ہاتھ ڈال کر وہاں سے ایک سیلڈ لفافہ نکال لیا۔ لفافہ ہلکے نیلے رنگ کا تھا لیکن اس کے دونوں جانب کچھ نہیں لکھا ہوا تھا نہ کسی کا نام اور نہ ہی کسی کا ایڈریس۔

’’شاید یہی ہے وہ لفافہ جو پرنسز مارشیا تنویر کے کسی ہمشکل کو دینا چاہتی تھی۔ مجھے دو یہ۔ میں کھول کر دیکھتی ہوں کہ اس میں لیڈی زاؤ پاری نے کیا پیغام بھیجا ہے اور یہ پیغام ہے کس کے لئے‘‘...... جولیا نے کہا تو صفدر نے لفافہ اس کی جانب بڑھا دیا۔ جولیا نے لفافے کو سائیڈ سے کھولا اور پھر اس نے دو انگلیاں ڈال کر لفافے سے ایک دوہرا کیا ہوا کاغذ نکال لیا۔ جولیا نے لفافہ قریب کھڑے صفدر کو پکڑایا اور پھر اس نے کاغذ کی تہہ کھول لی۔ اے فور سائز کا کاغذ تھا جو کمپیوٹر پرنٹڈ تھا لیکن اس پر جو تحریر تھی وہ نئی اور عجیب قسم کی تھی جیسے آڑی ترچھی لکیریں سی بنی ہوئی ہوں اور ان لکیروں پر رومن گنتی لکھی گئی تھی۔

’’یہ کون سی تحریر ہے‘‘...... جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

’’یہ کراکو تحریر ہے۔ لائیں میں دیکھتا ہوں‘‘...... صفدر نے کہا تو جولیا نے خط اس کی طرف بڑھا دیا۔ صفدر نے خط لے کر تحریر کو غور

سے پڑھنا شروع کر دیا۔

''یہ تو انتہائی قدیم کراکو زبان معلوم ہوتی ہے۔ لکھائی کمپیوٹرائزڈ ہے لیکن انتہائی مشکل انداز میں تحریر لکھی گئی ہے۔ مجھ سے تو اس کا ایک لفظ بھی نہیں پڑھا جا رہا ہے''...... صفدر نے کہا۔

''اوہ۔ پھر کیسے پتہ چلے گا کہ کیا تحریر کیا گیا ہے''...... تنویر نے ہونٹ سکوڑتے ہوئے کہا۔

''مجھے یہ خط اپنے دوست مہتاب کے پاس لے جانا ہو گا وہ قدیم کراکو زبان پر بھی مکمل عبور رکھتا ہے۔ وہ ضرور یہ تحریر پڑھ لے گا۔ کیوں مہتاب میں ٹھیک کہہ رہا ہوں نا''...... صفدر نے پہلے ان سے اور پھر بلیوٹوتھ سے رابطہ میں موجود اپنے دوست سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

''ہاں۔ تم وہ خط میرے پاس لے آؤ۔ میں دیکھتا ہوں کہ کیا ہے اس تحریر میں''...... مہتاب کی آواز سنائی دی۔

''اوکے۔ میں ایک گھنٹے تک تمہارے پاس پہنچ جاؤں گا''۔ صفدر نے کہا اور اس نے مہتاب سے رابطہ منقطع کر دیا۔

''اس نے کہا تھا کہ تنویر کے ہمشکل کو اس نے نہ صرف لیڈی زاؤ پاری کا پیغام دینا ہے بلکہ اس کے پاس ایک باکس بھی ہے۔ پیغام والا سیلڈ لفافہ تو ہمیں مل گیا ہے لیکن وہ باکس کہاں ہے''۔ جولیا نے کہا۔

''اس کے ہینڈ بیگ سے تو کوئی باکس نہیں ملا ہے۔ ہو سکتا ہے

کہ اس نے باکس اپنی کار میں کہیں چھپایا ہوا ہو۔ اگر آپ کہیں تو میں باہر جا کر اس کی کار چیک کروں''...... تنویر نے کہا۔

''ہاں جاؤ دیکھو جا کر اور انتہائی باریک بینی سے چیک کرنا اس نے کار میں کہیں بھی باکس چھپایا ہوا ہو تو اس کا پتہ چل جائے''...... جولیا نے کہا تو تنویر نے اثبات میں سر ہلایا اور پھر تیز تیز چلتا ہوا سٹنگ روم سے نکلتا چلا گیا۔

''میں اس کمرے کی تلاشی لیتا ہوں۔ ہو سکتا ہے کہ احتیاط کے طور پر اس نے باکس یہیں کہیں چھپا دیا ہو''...... صفدر نے کہا تو جولیا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ صفدر کمرے کی تلاشی لینے لگا جبکہ جولیا، پرنسز مارشیا کی تلاشی لینے لگی لیکن پرنسز مارشیا کی جیبیں خالی تھیں۔

''کمرے میں تو کچھ بھی نہیں ہے''...... صفدر نے سارے کمرے کا جائزہ لینے کے بعد کہا۔ اسی لمحے تنویر بھی واپس آ گیا۔ اس کے چہرے سے بھی ظاہر ہو رہا تھا کہ اسے پرنسز مارشیا کی کار میں کچھ نہیں ملا ہے۔

''کچھ ملا اس کی کار میں''...... جولیا نے اس کے چہرے کے تاثرات دیکھتے ہوئے پوچھا۔

''نہیں۔ میں نے اس کی کار کا ایک ایک حصہ چیک کیا ہے یہاں تک کہ کار کا فیول ٹینک بھی دیکھ لیا ہے لیکن وہاں کوئی باکس نہیں ہے''...... تنویر نے جواب دیا۔

"نہیں۔ باکس یہ ڈبیہ ہی تو نہیں تھی جس کی اس نے سیل توڑی تھی"...... صفدر نے پوچھا۔

"اگر یہ وہی باکس تھا جس کے بارے میں پرنسز مارشیا نے بتا تھا تو اس میں کچھ تو ہونا چاہئے تھا لیکن یہ تو خالی ڈبیہ ہے"۔ جول نے کہا۔

"ہو سکتا ہے کہ ڈبیہ اس کے ہاتھ سے گر گئی ہو اور اس میر موجود چیز ادھر ادھر لڑھک گئی ہو"...... صفدر نے کہا۔

"تم نے کمرے کا ہر حصہ چیک کیا ہے۔ کیا تمہیں کوئی ایسی چیز دکھائی دی ہے جو تمہارے خیال سے اس ڈبیہ سے نکل کر گری ہو"۔ جولیا نے پوچھا۔

"نہیں۔ مجھے تو ایسی کوئی چیز دکھائی نہیں دی لیکن احتیاطاً میر ایک بار پھر چیک کر لیتا ہوں"...... صفدر نے کہا اور پھر وہ فرش پ اور صوفوں کے نیچے چیکنگ کرنا شروع ہو گیا۔ اسی لمحے صدیقی تیز تیز چلتا ہوا وہاں آ گیا۔ اس کے چہرے پر شدید پریشانی کے تاثرات تھے۔ اس کے ہاتھ میں مکوڑے مارنے والے سپرے کا ایک کین تھا۔

"یہ تم مکوڑے مارنے والا سپرے کیوں لائے ہو"...... صفدر نے اس کے ہاتھ میں مکوڑے مار سپرے دیکھتے ہوئے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"یہاں ایک زہریلا مکوڑا ہے۔ جسے ہر حال میں مارنا ہے ورنہ

وہ ہم میں سے کسی کی بھی جان لے سکتا ہے جس طرح سے اس نے پرنسز مارشیا کی جان لی ہے"...... صدیقی نے پریشانی کے عالم میں کہا۔

"کیا کہا۔ پرنسز مارشیا کی ہلاکت کسی زہریلے مکوڑے کے کاٹنے سے ہوئی ہے"...... جولیا نے چونک کر کہا۔

"یس مس جولیا۔ میرے واش روم میں جانے کے بعد اس نے اپنے ہینڈ بیگ سے یہ ڈبیہ نکالی تھی اور اس پر لگی سیل توڑ دی تھی۔ پھر جیسے ہی اس نے ڈبیہ کھولی۔ اسی لمحے اس کے منہ سے چیخ نکلی اور اس نے ڈبیہ نیچے پھینک دی۔ میں نے اس ڈبیہ کو کلوز کر کے چیک کیا ہے۔ ڈبیہ میں انتہائی کریہہ انگیز سیاہ رنگ کا مکوڑا تھا۔ جیسے ہی پرنسز مارشیا نے ڈبیہ کھولی ڈبیہ میں موجود سیاہ مکوڑے نے اس کی انگلی پر کاٹ لیا۔ اس مکوڑے کے کاٹتے ہی پرنسز مارشیا کا رنگ بدل گیا تھا۔ اس نے اٹھنے کی کوشش کی لیکن کامیاب نہ ہو سکی اور پھر یہ صوفے پر ہی ڈھیر ہوتی چلی گئی"...... صدیقی نے جواب دیا۔

"اوہ۔ تو وہ مکوڑا اس ڈبیہ میں تھا جس کے کاٹنے سے اس کی ہلاکت ہوئی ہے"...... جولیا نے کہا اور اس کی نظریں ادھر ادھر دیکھنا شروع ہو گئیں جیسے وہ اس زہریلے حشرات الارض کو ڈھونڈ رہی ہو جس نے پرنسز مارشیا کو کاٹا تھا۔

"زہریلا مکوڑا اسے کاٹتے ہی نیچے گر گیا تھا اور تیزی سے

صوفے کے نیچے رینگ گیا تھا۔ وہ مکوڑا انتہائی خطرناک اور زہریلا ہے مس جولیا۔ ہمیں اسے ہر حال میں ڈھونڈ کر ہلاک کرنا ہوگا اگر اس نے کسی اور کو کاٹ لیا تو وہ بھی پرنسز مارشیا کی طرح ہلاک ہو جائے گا۔ اس مکوڑے کے کاٹتے ہی پرنسز مارشیا کی حالت غیر ہو گئی تھی اور صوفے پر گرتے ہی اس کی آنکھیں بند ہوگئی تھیں۔ شاید اس زہریلے مکوڑے کا زہر انتہائی سریع الاثر ہے جس کے کاٹتے ہی پرنسز مارشیا فوراً موت کا شکار ہوگئی تھی''...... صدیقی نے تیز تیز بولتے ہوئے کہا۔

''اوہ۔ تو ڈھونڈو۔ جلدی ڈھونڈو اس مکوڑے کو اور اسے پیروں تلے کچل دو''...... جولیا نے اس صوفے کے پاس سے اچھل کر پیچھے ہٹتے ہوئے کہا جس پر پرنسز مارشیا کی لاش پڑی تھی اور صدیقی کے کہنے کے مطابق زہریلا مکوڑا اسی صوفے کے نیچے رینگ گیا تھا۔ اسے ہٹتے دیکھ کر صدیقی تیزی سے صوفے کی طرف آیا اور اس نے سپرے کین سے صوفے کے نیچے اور اس کے اردگرد سپرے کرنا شروع کر دیا۔ اس نے احتیاطاً پرنسز مارشیا کی لاش اور باقی صوفے پر بھی سپرے کیا اور پھر اس نے وہاں موجود دوسرے صوفوں اور کرسیوں کے ساتھ موجود چیزوں کے اوپر نیچے سپرے کرنا شروع کر دیا۔ کمرے میں سپرے کی تیز بو پھیل گئی تھی۔

''ہمیں کچھ دیر کے لئے کمرے سے باہر نکل جانا چاہئے اور کمرے کا دروازہ بند کر دینا چاہئے تا کہ زہریلا مکوڑا اس سپرے

سے ہلاک ہو جائے''...... صفدر نے کہا تو جولیا نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر وہ چاروں کمرے سے باہر نکل آئے۔

''اگر یہ ڈبیہ تنویر کے ہمشکل کو دینے کے لئے تھی تو اس کا مطلب ہے کہ لیڈی زاؤ پاری اس آدمی کو ہلاک کرنا چاہتی تھی تاکہ جیسے ہی وہ آدمی ڈبیہ کھولے، زہریلا مکوڑا اسے کاٹ لے اور وہ فوراً ہلاک ہو جائے۔ شاید پرنسز مارشیا بھی ہماری باتیں سن کر اس تجسس میں آ گئی تھی کہ آخر اس ڈبیہ میں ہے کیا اور اس نے ہمارے جاتے ہی ڈبیہ کھول کر دیکھ لی اور وہ ڈبیہ میں چھپی ہوئی زہریلی موت کا شکار ہوگئی''...... جولیا نے کہا۔

''ہاں۔ اسے ایسا نہیں کرنا چاہئے تھا۔ شاید اس کی زندگی کا وقت ختم ہو گیا تھا اس لئے اس نے کسی دوسرے کی موت کو خود گلے لگا لیا تھا''...... صفدر نے کہا۔

''اب تو معاملہ اور زیادہ حیرت انگیز اور پراسرار ہو گیا ہے۔ آخر یہ آدمی ہے کون اور اسے لیڈی زاؤ پاری کیوں ہلاک کرنا چاہتی تھی''...... صفدر نے کہا۔

''اب مجھے لگ رہا ہے کہ میرا خیال غلط تھا۔ پرنسز مارشیا کی کہانی جھوٹی نہیں تھی۔ اس نے جو کچھ کہا تھا وہ سچ تھا۔ ورنہ وہ اس طرح سے بے موت نہ ماری جاتی''...... جولیا نے کہا۔

''لیکن اب اس بات کا کیسے پتہ چلے گا کہ میرا ہمشکل کون ہے اور لیڈی زاؤ پاری اسے کیوں ہلاک کرانا چاہتی تھی''۔ تنویر نے

ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

''اس کا جواب شاید ہمیں اس خط میں مل جائے''......صفدر نے کہا۔

''کیسا خط''...... صدیقی نے چونک کر پوچھا۔ وہ چونکہ ویڈیو کلپ چیک کرنے کے لئے کنٹرول روم میں گیا ہوا تھا اس لئے اسے خط کے بارے میں کچھ علم نہیں تھا۔ اس کے پوچھنے پر جولیا نے اسے خط کے بارے میں بتا دیا۔

''تب تو ہمیں سب سے پہلے اس کراکو تحریر پڑھنے والے ایکسپرٹ کے پاس ہی جانا چاہئے۔ اس خط میں اس آدمی کا نام ضرور ہو گا اور اس سے پتہ چل جائے گا کہ لیڈی زاؤ پاری نے اس کے لئے ڈبیہ میں موت کیوں بھیجی تھی اور وہ اسے کیوں ہلاک کرانا چاہتی ہے''......صدیقی نے کہا۔

''پہلے اس زہریلے حشرات الارض کا خاتمہ ہو جائے اس کے بعد ہم صفدر کے ساتھ اس کے دوست کے گھر ہی جائیں گے اور اس تحریر کو ہی پڑھوائیں گے تاکہ اصل کہانی کا پتہ چل سکے''۔ جولیا نے کہا۔

''اور پرنسز مارشیا نے جو کہا تھا غالباً اس کے الفاظ۔ ماؤ کالار، ارکو جامنات۔ کارا تھے۔ اس کا کیا مطلب ہے''...... جولیا نے کہا۔

''ان الفاظ کا مطلب ہے کہ یہ لڑکی میموری کارڈ اور پیغام لائی ہے۔ اس سے میموری کارڈ اور پیغام لو اور بلیک بک اس کے

حوالے کر دو''......صفدر نے جواب دیا۔

''میموری کارڈ، بلیک بک۔ کونسا میموری کارڈ اور کون سی بلیک بک''......صدیقی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''اس کا علم نہیں ہے۔ شاید اس کے بارے میں پیغام میں کچھ تحریر ہو۔ اس لئے ہمیں اس خط کو ڈی کوڈ کرانا پڑے گا اور یہ کام صفدر کا ایک دوست کر سکتا ہے''...... جولیا نے جواب دیا تو صدیقی نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

''ٹھیک ہے۔ تب پھر ہم صفدر کے دوست کے پاس چلتے ہیں تاکہ اس مسئلے کو سلجھایا جا سکے''...... صدیقی نے کہا تو جولیا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

''میں بھی چلوں آپ کے ساتھ''......تنویر نے پوچھا۔

''ٹھیک ہے آ جاؤ''...... جولیا نے کہا۔ ان چاروں نے باہر کی طرف قدم بڑھائے ہی تھے کہ اچانک باہر انہیں ایک ہلکے سے دھماکے کی آواز سنائی دی۔ دھماکے کی آواز سن کر وہ بری طرح سے اچھل پڑے۔

''یہ کیسا دھماکہ ہے''...... جولیا نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

''میں دیکھتا ہوں''......صدیقی نے کہا لیکن اس سے پہلے کہ وہ کہیں جاتا اسی لمحے انہیں تیز اور انتہائی ناگوار بو کا احساس ہوا۔ جولیا نے بو محسوس کرتے ہی سانس روکنے کی کوشش کی لیکن اس وقت تک بو اس کے دماغ پر اثر کر چکی تھی۔ اس کی آنکھوں کے

سامنے اندھیرا سا آ گیا اور وہ بری طرح سے لہرا گئی۔ اس نے خود کو سنبھالنے کی کوشش کی لیکن دوسرے لمحے وہ بری طرح سے لہراتی ہوئی الٹ کر فرش پر گرتی چلی گئی۔ بے ہوش ہونے سے پہلے اس نے اپنے ساتھیوں کی بھی فرش پر گرنے کی آوازیں سنی تھیں۔

یہ ایک چھوٹا سا کمرہ تھا جو ہر قسم کے سامان سے عاری تھا۔ اس کمرے کے وسط میں تین کرسیاں پڑی ہوئی تھیں۔ ان میں سے ایک کرسی پر ڈاکٹر اشتیاق انتہائی مضبوطی کے ساتھ رسیوں سے بری طرح سے جکڑا ہوا تھا۔ اس کے نہ صرف دونوں ہاتھ کرسی سے پشت کی طرف باندھ دیئے گئے تھے بلکہ اس کی دونوں ٹانگیں بھی کرسی کے پایوں کے ساتھ باندھ دی گئی تھیں اور اس کے منہ میں بھی ایک کپڑا ٹھنسا ہوا تھا۔ دو کرسیاں اس کے سامنے پڑی ہوئی تھیں جو خالی تھیں۔

کمرے کی چھت پر ایک بلب جل رہا تھا جس سے کمرے میں تیز روشنی پھیلی ہوئی تھی۔ سامنے ایک دروازہ تھا جو بند تھا اور کمرے کے باہر گہری اور پراسرار خاموشی چھائی ہوئی تھی۔

ڈاکٹر اشتیاق ہوش میں تھا اور وہ خود کو اس کمرے میں رسیوں سے بندھا ہوا پا کر بے حد ڈرا ہوا دکھائی دے رہا تھا۔ وہ اپنی

رسیاں کھولنے کے لئے بے حد زور لگا رہا تھا لیکن رسیاں اس قدر مضبوطی کے ساتھ بندھی ہوئی تھیں کہ وہ ان رسیوں کو معمولی سا بھی ڈھیلا نہیں کر سکا تھا۔ اس کے منہ سے مسلسل اوں، اوں کی آوازیں نکل رہی تھی لیکن اس کے منہ میں چونکہ کپڑا ٹھنسا ہوا تھا اس لئے آوازیں بے حد دھیمی تھیں۔ وہ شاید اپنی مدد کے لئے کسی کو پکار رہا تھا لیکن وہاں اس کی مدد کرنے والا کون ہو سکتا تھا۔

ڈاکٹر اشتیاق کی سمجھ میں نہیں آ رہا تھا کہ آخر وہ جوڑا کون تھا جس نے اس سے گیم بھی جیت لی تھی اور اس پر حملہ کر کے اس پر قابو بھی کر لیا تھا اور اس کے پرسنل سیکرٹری کے ساتھ اس کے تین باڈی گارڈز کو بھی ہلاک کر دیا تھا۔ ڈاکٹر اشتیاق ابھی انہی خیالوں میں الجھا ہوا تھا کہ اسے دروازے کے دوسری طرف سے تیز تیز قدموں کی آوازیں آتی ہوئی سنائی دیں۔ قدموں کی آوازوں سے معلوم ہو رہا تھا کہ ایک مرد جس نے بھاری جوتے پہن رکھے تھے اس طرف آ رہا تھا۔ اس کے ساتھ لیڈیز سینڈلوں کی بھی آوازیں آ رہی تھیں جس سے احساس ہو رہا تھا کہ آنے والے کے ساتھ کوئی عورت بھی ہے۔ مرد اور عورت کے قدموں کی آوازیں سن کر ڈاکٹر اشتیاق کے اعصاب تن گئے اور اس کی نظریں دروازے پر گڑ گئیں۔ اسی لمحے باہر سے دروازے کے لاک میں چابی گھومنے اور پھر ہینڈل گھومنے کی آوازیں سنائی دیں اور پھر اچانک دروازہ کھلتا چلا گیا۔ دوسرے لمحے ڈاکٹر اشتیاق کو دروازے میں سے وہی لڑکی

اور مرد اندر داخل ہوتے دکھائی دیئے جن سے اس نے گیم کلب میں لمبی گیم کھیلی تھی۔

''گڈ شو۔ یہ تو ہوش میں ہے۔ میں تو سمجھی تھی کہ اسے ہوش میں لانے کے لئے مجھے اینٹی انجکشن لگانا پڑے گا''...... لڑکی نے ڈاکٹر اشتیاق کو ہوش میں دیکھ کر کہا۔ مرد نے لڑکی کی بات کا کوئی جواب نہ دیا۔ اس کی نظریں ڈاکٹر اشتیاق پر جمی ہوئی تھیں۔ وہ دونوں قدم اٹھاتے ہوئے ڈاکٹر اشتیاق کے سامنے پڑی ہوئی کرسیوں کے پاس آ گئے۔ ڈاکٹر اشتیاق ان دونوں کی طرف انتہائی خوف بھری نظروں سے دیکھ رہا تھا۔

''اس کے منہ سے کپڑا نکال دو''...... مرد نے کہا تو لڑکی نے اثبات میں سر ہلایا اور قدم اٹھاتی ہوئی ڈاکٹر اشتیاق کی طرف بڑھ گئی اور پھر اس نے ڈاکٹر اشتیاق کے منہ سے کپڑا کھینچ کر نکال لیا۔ جیسے ہی اس نے ڈاکٹر اشتیاق کے منہ سے کپڑا نکالا ڈاکٹر اشتیاق یوں گہرے گہرے سانس لینا شروع ہو گیا جیسے اس کا سانس کافی دیر سے رکا ہوا ہو اور اب اسے سانس لینے کا موقع ملا ہو۔ لڑکی اس کے منہ سے کپڑا نکال کر واپس آئی اور ڈاکٹر اشتیاق کے سامنے رکھی ہوئی کرسی پر بیٹھ گئی۔ مرد پہلے ہی ایک کرسی پر بیٹھ چکا تھا۔

''کون ہو تم اور یہ سب کیا ہے''...... ڈاکٹر اشتیاق نے چند لمحے سانس لینے کے بعد خود کو سنبھالتے ہوئے انتہائی پریشانی کے عالم

میں کہا۔

''ہم موت کے کھلاڑی ہیں ڈاکٹر اشتیاق''...... مرد نے کہا۔

''موت کے کھلاڑی۔ کیا مطلب''...... ڈاکٹر اشتیاق نے اس کی بات سن کر اور زیادہ پریشان ہوتے ہوئے کہا۔

''کس بات کا مطلب بتاؤں موت کا یا موت کے کھلاڑی ہونے کا''...... مرد نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''تم دونوں نے مجھے کیوں اغوا کیا ہے اور یہ کون سی جگہ ہے جہاں تم مجھے لائے ہو''...... ڈاکٹر اشتیاق نے کہا۔

''تمہیں اغوا کرنے کا ہمارا ایک ہی مقصد تھا ڈاکٹر اشتیاق اور تم جانتے ہو کہ ہمارا مقصد کیا ہو سکتا ہے اور رہی بات یہ کہ یہ کون سی جگہ ہے تو یہ ہمارا مسکن ہے موت کے کھلاڑیوں کا مسکن''...... مرد نے زہریلے انداز میں مسکراتے ہوئے کہا۔

''مجھے کیسے معلوم ہو سکتا ہے تمہارا مقصد نانسنس۔ میں تو تمہارے ساتھ گیم کلب کے منیجر جیمز کے کہنے پر گیم کھیلنے آیا تھا۔ وہ گیم تم جیت چکے ہو اور میں نے تمہاری پے منٹ بھی کر دی ہے۔ پھر تمہیں اس طرح مجھے وہاں سے اغوا کر کے لانے کی کیا ضرورت تھی۔ کیا چاہتے ہو تم''...... ڈاکٹر اشتیاق نے تیز تیز بولتے ہوئے کہا۔ اس کے لہجے میں بدستور انتہائی پریشانی اور خوف کا عنصر موجود تھا۔

''تم پاکیشیائی سائنس دان ہو''...... مرد نے اس کی طرف غور

سے دیکھتے ہوئے کہا۔

''سائنس دان۔ کیا مطلب۔ میں سائنس دان کیسے ہو سکتا ہوں میں ایک ڈاکٹر ہوں۔ ہارٹ سرجن۔ پاکیشیا کے ساتھ ساتھ کئی ممالک میں میرے پرائیویٹ ہسپتال ہیں۔ تمہیں غلط فہمی ہوئی ہے مسٹر''...... ڈاکٹر اشتیاق نے اسی انداز میں کہا۔

''تمہاری اصل حقیقت میں بتا دیتا ہوں ڈاکٹر اشتیاق۔ تم کیا سمجھتے ہو کہ تم فوگاشے اور انجلینا کو اپنی باتوں سے احمق بنا سکتے ہو''...... مرد نے کہا تو ڈاکٹر اشتیاق ان کے نام سن کر بری طرح سے چونک پڑا۔

''فوگاشے۔ انجلینا۔ کیا مطلب''...... ڈاکٹر اشتیاق نے حیرت زدہ لہجے میں کہا۔ حالانکہ یہ دونوں نام سن کر اس کا رنگ ہلدی کی طرح زرد ہو گیا تھا جیسے وہ ان دونوں کو بخوبی جانتا ہو۔

''تمہاری زبان کچھ اور کہہ رہی ہے اور تمہاری آنکھیں اور چہرہ اس بات کی چغلی کھا رہے ہیں کہ تم نے ہمیں پہچان لیا ہے ڈاکٹر اشتیاق''...... فوگاشے نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''نن نن۔ نہیں۔ جب میں تم دونوں کو جانتا ہی نہیں تو میں بھلا تمہیں کیسے پہچان سکتا ہوں اور تم نے گیم کلب میں تو اپنا اور اپنی مسز کا کچھ اور ہی نام بتایا تھا۔ غالباً جان ایلن اور مسز ایلن پھر یہ فوگاشے اور انجلینا کون ہیں''...... ڈاکٹر اشتیاق نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ اس کے لہجے میں کھوکھلا پن صاف محسوس ہو رہا تھا

اس کی بات سن کر فوگاشے اور انجلینا ایک دوسرے کی طرف دیکھ کر مسکرانے لگے۔

''تمہاری اداکاری انتہائی بھونڈی ہے ڈاکٹر اشتیاق۔ تمہیں تو جھوٹ بولنا بھی نہیں آتا۔ تم اداکاری کیا کرو گے''......فوگاشے نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

''میں اداکاری نہیں کر رہا''......ڈاکٹر اشتیاق نے کہا۔

''بہرحال۔ اب میں مطلب کی بات کرتا ہوں۔ تم نے خود کو یہاں سپیشل ہارٹ سرجن کے نام سے مشہور کر رکھا ہے لیکن ایسا کچھ نہیں ہے نہ ہی تم ہارٹ سرجن ہو اور نہ تمہارے پاکیشیا سمیت دنیا کے دوسرے ممالک میں ہسپتال ہیں۔ یہ سب تم نے اپنی اصلیت چھپانے کے لئے محض ایک کہانی بنا رکھی ہے۔ تمہارا تعلق پاکیشیا کی دوسری بڑی سائنسی لیبارٹری سے ہے۔ جسے زیروٹو لیبارٹری کہا جاتا ہے۔ جس طرح پاکیشیا کی زیرو ون لیبارٹری میں سر داور جیسا مایہ ناز سائنس دان انچارج ہے اسی طرح زیروٹو لیبارٹری کا چارج تمہارے ہاتھوں میں ہے اور سر داور کی طرح تم نے بھی پاکیشیا کے مفادات کے لئے بہت کچھ کیا ہے اور بہت بڑی اور عظیم سائنسی ایجادات کی ہیں جس کی وجہ سے پاکیشیا دفاع سمیت نئے اور جدید جنگی اسلحے کی دوڑ میں بہت آگے نکل گیا ہے۔ بہرحال تم دنیا کے ایسے سائنس دان ہو جو جدید ترین جنگی اسلحہ بنا سکتے ہو جس کے مقابلے میں شاید ایٹمی ٹیکنالوجی بھی ماند پڑ جائے۔ تم نے گریٹ

لینڈ کی آکسفورڈ یونیورسٹی کے ساتھ کارمن کی بھی ایک بڑی اور جدید سائنسی اکیڈمی میں تعلیم حاصل کی تھی۔ اس اکیڈمی میں تمہارے ساتھ کارمن کے ایک لارڈ کی بیٹی بھی پڑھتی تھی جو تمہاری طرح بے حد ذہین اور قابل تھی۔ جس کا نام مادام زاوٗ پاری ہے۔ اس نے بھی سائنس کی اعلیٰ تعلیم حاصل کی تھی۔ تم دونوں ایک دوسرے کو پسند کرتے تھے اور ایک ساتھ رہنا پسند کرتے تھے۔ تمہاری ڈسکس عموماً جدید سائنسی اسلحہ اور دفاعی نظام کے متعلق ہوا کرتی تھی۔ تم دونوں نے ایک ساتھ اس اکیڈمی میں ٹاپ کیا تھا اور تم دونوں نے سائنس کی اعلیٰ ڈگریاں حاصل کر لی تھیں۔ تم تعلیم مکمل کر کے پاکیشیا آ گئے جبکہ لارڈ کی بیٹی وہیں رک گئی۔ تم دونوں شادی کرنا چاہتے تھے۔ کارمن کا لارڈ بھی تم سے اپنی بیٹی کی شادی کرانے کے لئے رضا مند ہو گیا تھا۔ وہ چاہتا تھا کہ تم پاکیشیا کو ہمیشہ کے لئے چھوڑ دو اور اس کی بیٹی سے شادی کر کے ہمیشہ ان کے ساتھ رہو اور اپنی سائنسی خدمات کارمن کے لئے وقف کر دو۔ لیکن تمہیں لارڈ کی یہ شرط منظور نہیں تھی اور تم سب کچھ چھوڑ کر پاکیشیا آ گئے تھے۔ تم نے یہاں آ کر شادی کر لی جبکہ زاوٗ پاری نے تاحال شادی نہیں کی ہے۔ اس کا لارڈ باپ مر چکا ہے۔ باپ کے مرنے کے بعد چونکہ اس کی ساری جائیداد کی زاوٗ پاری اکیلی مالک بن گئی تھی اس لئے وہ مادام سے لیڈی بن گئی اور اب وہ کارمن میں لیڈی زاوٗ پاری بن کر زندگی گزار رہی ہے۔ اس نے

سائنسی لیبارٹری اور سائنس کی دنیا کو مکمل طور پر خیر باد کہہ دیا ہے اور وہ باپ کی جائیداد پر لارڈز جیسی زندگی گزار رہی ہے اور اس نے اپنی جائیداد کو بڑھانے کے لئے کرائم کی دنیا میں قدم رکھ دیئے ہیں اور اب وہ اسی حال میں خوش ہے۔ بہرحال تمہارا اور اس کا کافی عرصہ تک رابطہ رہا تھا۔ زاؤ پاری نے اپنی خدمات کارمن کے لئے وقف کر دی تھیں۔ وہ ایک ساتھ کئی لیبارٹریوں میں کام کرتی تھی اور اس نے کارمن کے لئے بے شمار سائنسی ایجادات کی تھیں۔ تمہارے پاکیشیا جانے کے باوجود اس کا تم سے مسلسل رابطہ تھا۔ زاؤ پاری کارمن کے لئے ایک بڑا اور انتہائی جدید سائنسی حفاظتی سسٹم تیار کر رہی تھی جس میں اسے بار بار تمہارے مشوروں کی ضرورت پڑتی تھی۔ اس کے سسٹم میں کئی فنی نقائص تھے جو تمہاری مدد کے بغیر ٹھیک نہیں ہو سکتے تھے۔ اس لئے زاؤ پاری نے تمہیں خصوصی طور پر پاکیشیا سے کارمن بلایا اور پھر وہ تمہیں خفیہ طور پر کارمن کی بڑی اور سیکرٹ لیبارٹری لے گئی۔ جہاں اس نے تمہیں اپنے سسٹم کے بارے میں بریفنگ دی اور تمہیں اس سسٹم کے نقائص کے بارے میں بتایا تو تم نے ان نقائص ختم کرنے میں اس کی مدد کی۔ تمہارے بتائے ہوئے طریقوں پر عمل کر کے زاؤ پاری ایک جدید اور انتہائی طاقتور حفاظتی سسٹم بنانے میں کامیاب ہو گئی۔ تمہیں زاؤ پاری کا بنایا ہوا جدید اور انتہائی فول پروف حفاظتی سسٹم بے حد پسند آیا تھا۔ تم نے جب زاؤ پاوری سے

کہا کہ تم ایسا ہی سسٹم پاکیشیا کے مفاد اور حفاظت کے لئے بنانا چاہتے ہو تو زاؤ پاری نے تمہیں بغیر کسی حیل و حجت کے نہ صرف اپنے بنائے ہوئے حفاظتی سسٹم کا فارمولا بلکہ اس کا مکمل ڈیزائن بھی فراہم کر دیا جو ایک بلیک بک میں درج تھا۔ تم بلیک بک لے کر پاکیشیا آئے اور تم نے پاکیشیا کے لئے ایسا ہی حفاظتی سسٹم بنانا شروع کر دیا۔ اس بات کا علم کارمن حکام کو بہت دیر کے بعد چلا کہ تم پاکیشیا سے کارمن آئے تھے اور تم زاؤ پاری کے ساتھ کارمن کی سب سے بڑی اور سیکرٹ لیبارٹری میں بھی چلے گئے تھے۔ بہرحال تم نے یہ سب زاؤ پاری کی مدد کے لئے کیا تھا اور اس کے بنائے ہوئے سسٹم کے نقائص دور کئے تھے اس لئے حکومت کے علم میں یہ بات آنے کے باوجود تم پر کوئی انگلی نہیں اٹھائی گئی تھی اور زاؤ پاوری سے بھی زیادہ باز پرس نہیں کی گئی تھی۔ لیکن کچھ عرصے کے بعد زاؤ پاری جو اپنے باپ کے مرنے کے بعد افسردہ ہو گئی تھی اور اس نے نشے میں دھت رہنا شروع کر دیا تھا اور اس نے لیبارٹری میں دلچسپی لینا بھی ختم کر دی تھی اس لئے اسے وقتی طور پر لیبارٹری سے نکال دیا گیا تھا۔ چونکہ وہ ایک بڑی سائنس دان تھی اس لئے اس پر ہمیشہ نظر رکھی جاتی تھی اور اس کی ہر لوکل اور فارن کال ٹیپ کی جاتی تھی۔ ایک روز زاؤ پاری نے تمہیں کال کی۔ اس وقت وہ نشے میں تھی۔ اس نے نشے کے عالم میں تم سے جو باتیں کیں وہ ریکارڈ ہو کر حکومت کے پاس پہنچ گئیں۔ ان باتوں کو سن

کر اعلیٰ حکام پریشان ہو گئے۔ تمہارے اور زاؤ پاری کے درمیان ہونے والی باتوں سے حکام کو اس بات کا علم ہو گیا تھا کہ زاؤ پاری نے تمہیں اس دفاعی سسٹم کا نہ صرف فارمولا بلکہ اس کا مکمل ڈیزائن بھی فراہم کر دیا ہے تاکہ تم بھی پاکیشیا کے لئے وہ سسٹم ڈیزائن کر سکو۔ اعلیٰ حکام پر یہ بات بجلی کی طرح گری تھی کہ کارمن سائنس دان نے تمہیں حفاظتی سسٹم کا مکمل فارمولا اور ڈیزائن فراہم کر دیا تھا۔ زاؤ پاری نے اس روز فون پر تم سے کہا تھا کہ تم ہر قیمت پر اس کی بلیک بک ضائع کر دو کیونکہ اسے خدشہ لاحق ہو گیا ہے کہ اس کی بلیک بک کے بارے میں حکومت کو علم ہو گیا ہے اور انہیں اس بات کا بھی علم ہو چکا ہے کہ اس نے بلیک بک پاکیشیائی سائنس دان کو دے دی ہے۔ زاؤ پاری نے تم سے یہ وعدہ بھی کیا تھا کہ تم بلیک بک کو ضائع کر دو گے تو وہ اس کے بدلے تمہیں حفاظتی سسٹم کے بارے میں مزید انفارمیشن اور اپنے نئے ایجاد کردہ فارمولوں کی کاپی ایک میموری کارڈ میں فیڈ کر کے دے دی گی۔ تم نے زاؤ پاری سے کہا کہ جب وہ اسے میموری کارڈ فراہم کر دے گی تو تم اسی وقت اس کی بلیک بک ضائع کر دو گے۔ جس پر زاؤ پاری نے تم سے وعدہ لیا اور کہا کہ اگلے چند روز بعد وہ اپنے ایک خاص نمائندے کو پاکیشیا بھیجے گی۔ اس خاص نمائندے سے تم میموری کارڈ لے کر اسے بلیک بک دے دینا تاکہ وہ بلیک بک لے کر کارمن پہنچ جائے جسے وہ اپنے ہاتھوں سے تلف کر دے گی یا

اعلیٰ حکام کو دے دے گی جس سے اعلیٰ حکام کا اس پر سے شک ختم ہو جائے گا کہ اس نے کارمن فارمولا کسی غیر ملکی کو بھی دیا ہے۔ تم نے اس کی بات مان لی تھی۔ اور اس بات پر رضا مند ہو گئے تھے کہ تمہارے پاس زاؤ پاری کا جو بھی نمائندہ آئے گا۔ تم اسے بلیک بک دے کر اس سے دفاعی سسٹم کے فارمولے سمیت زاؤ پاری کے دیگر فارمولوں کی ڈسک لے لو گے“...... فوگاشے نے نان اسٹاپ بولتے ہوئے کہا۔ ڈاکٹر اشتیاق ہونٹ بھینچے خاموشی سے اس کی باتیں سن رہا تھا۔

”تم نے جو کچھ کہا ہے وہ سراسر غلط ہے۔ میں کسی لیڈی زاؤ پاری کو نہیں جانتا اور نہ ہی میں کبھی کارمن گیا ہوں“...... ڈاکٹر اشتیاق نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

”سوچ لو ڈاکٹر۔ تمہارا یہ انکار تمہارے لئے عذاب بن سکتا ہے“...... انجلینا نے اس کی طرف سرخ سرخ آنکھوں سے گھورتے ہوئے کہا۔

”کیا مطلب“...... ڈاکٹر اشتیاق نے چونک کر کہا۔

”ہم تم سے بلیک بک لینے کے لئے آئے ہیں۔ اگر تم ہمیں بلیک بک دے دو تو ہم تم سے وعدہ کرتے ہیں کہ ہم تمہیں بغیر کوئی نقصان پہنچائے یہاں سے واپس چلے جائیں گے۔ اگر تم نے ایسا نہ کیا تو پھر ہم تمہارا بھیانک حشر کریں گے اور ہم تمہارا جسم اس وقت تک خونخوار بھیڑیوں کی طرح نوچتے رہیں گے جب تک

تمہارے جسم میں جان باقی ہے۔ اب فیصلہ تمہارے ہاتھ میں ہے۔ تمہارے لئے بہتر یہی ہو گا کہ ہمیں خاموشی سے بلیک بک دے دو تا کہ ہم یہاں سے چلے جائیں''......فوگاشے نے کہا۔

''جب میں نے کہا ہے کہ میں سائنس دان نہیں ہوں اور میں نہ کسی لیڈی زاؤ پاری کو جانتا ہوں پھر میں تمہیں کون سی بلیک بک دوں''......ڈاکٹر اشتیاق نے اس بار قدرے غصیلے لہجے میں کہا۔

''ہم بلاوجہ اپنا وقت برباد کر رہے ہیں فوگاشے۔ یہ آسانی سے زبان نہیں کھولے گا۔ اس کی زبان کھلوانے کے لئے ہمیں دوسرا طریقہ ہی استعمال کرنا پڑے گا''......انجلینا نے منہ بنا کر کہا۔

''دوسرا طریقہ۔ کون سا دوسرا طریقہ''......ڈاکٹر اشتیاق نے چونکتے ہوئے کہا۔ فوگاشے اٹھا اور دوسرے لمحے کمرہ ایک زور دار چٹاخ کی آواز اور ڈاکٹر اشتیاق کی تیز چیخ سے گونج اٹھا۔ فوگاشے نے اٹھتے ہی اس کے چہرے پر زور دار تھپڑ رسید کر دیا تھا۔

''یہ ہے دوسرا طریقہ''......فوگاشے نے کہا۔

''یہ تم ٹھیک نہیں کر رہے''......ڈاکٹر اشتیاق نے چیختے ہوئے کہا۔ ساتھ ہی اس کے منہ سے ایک بار پھر چیخ نکل گئی۔ فوگاشے نے اس کے دوسرے گال پر بھی تھپڑ جڑ دیا تھا پھر تو فوگاشے کے ہاتھ مشینی انداز میں چلنا شروع ہو گئے۔ وہ ڈاکٹر اشتیاق کو سنبھلنے کا موقع ہی نہیں دے رہا تھا اور اس کے منہ پر زور زور سے تھپڑ برسا رہا تھا۔ کچھ ہی دیر میں ڈاکٹر اشتیاق کی حالت غیر ہو گئی۔ زور دار

تھپڑوں نے اس کا چہرہ سرخ کر دیا تھا۔

فوگاشے کچھ دیر تک ڈاکٹر اشتیاق کے چہرے پر تھپڑ برساتا رہا پھر وہ یکدم ڈاکٹر اشتیاق کے سامنے بیٹھ گیا اور اس نے ڈاکٹر اشتیاق کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال دیں۔ اس کے زور دار تھپڑ کھا کر ڈاکٹر اشتیاق کی آنکھیں نم ہو گئی تھیں۔

''ادھر دیکھو میری طرف''......فوگاشے نے اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈالتے ہوئے غراہٹ بھرے لہجے میں کہا تو ڈاکٹر اشتیاق نمناک آنکھوں سے اس کی طرف دیکھنا شروع ہو گیا اور پھر جیسے ہی اس کی نظریں فوگاشے کی نظروں سے ملیں اسی لمحے اسے ایک زور دار جھٹکا لگا اور اس کی نظریں فوگاشے کی نظروں سے یوں چپک گئیں جیسے مقناطیس لوہے سے چپک جاتا ہے۔

''پلکیں جھپکائے بغیر میری طرف دیکھتے رہو''......فوگاشے نے اسی انداز میں کہا۔ ڈاکٹر اشتیاق ساکت ہو گیا۔ اسے یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے فوگاشے کی آنکھوں سے بجلی کی لہریں سی نکل کر اس کی آنکھوں میں پڑ رہی ہوں اور ان لہروں سے اس کے دماغ میں طوفان سا آ گیا ہو۔ وہ فوگاشے کی آنکھوں سے اپنی نظریں ہٹانے کی کوشش کر رہا تھا لیکن اس کی نظریں فوگاشے کی نظروں سے بری طرح سے چپک کر رہ گئی تھیں اور کوشش کے باوجود وہ اپنی نظریں اس کی آنکھوں سے نہ ہٹا پا رہا تھا۔

''تمہارا نام''......فوگاشے نے چند لمحے اس کی آنکھوں میں

جھانکتے رہنے کے بعد انتہائی کرخت لہجے میں کہا۔

''اشتیاق۔ ڈاکٹر اشتیاق''...... ڈاکٹر اشتیاق کے منہ سے ایسی آواز نکلی جیسے کوئی مشین بول رہی ہو۔

''تم کیا کرتے ہو''...... فوگاشے نے پوچھا۔

''میں سائنس دان ہوں اور پاکیشیا کے لئے سائنسی ایجادات کرتا ہوں''...... ڈاکٹر اشتیاق نے باقاعدہ کسی معمول کے انداز میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

''تم پاکیشیا کی کس لیبارٹری میں کام کرتے ہو''...... فوگاشے نے پوچھا۔

''میں زیروٹو لیباری میں کام کرتا ہوں''...... ڈاکٹر اشتیاق نے کہا۔

''اس لیبارٹری میں تمہارا کیا درجہ ہے''...... فوگاشے نے اسی انداز میں پوچھا۔

''میں اس لیبارٹری کا انچارج ہوں''...... ڈاکٹر اشتیاق نے کسی معمول کے انداز میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

''ان دنوں تم کس ایجاد میں مصروف ہو۔ اپنی ایجاد کا نام بھی بتاؤ''...... فوگاشے نے پوچھا۔

''میں ان دنوں پاکیشیا کے لئے ایک حساس دفاعی سسٹم تیار کر رہا ہوں۔ جس کا نام پاور پروٹیکشن ہے''...... ڈاکٹر اشتیاق نے کہا۔

''کیا یہ وہی پاور پروٹیکشن ہے جس کا فارمولا اور ڈیزائن تمہیں

لیڈی زاؤ پاری نے دیا تھا''...... فوگاشے نے پوچھا۔

''ہاں۔ یہ لیڈی زاؤ پاری کے فارمولے اور ڈیزائن سے بنایا گیا سسٹم ہے جس پر میں نے بھی کام کیا ہے اور اس سسٹم کو پہلے سے زیادہ منفرد اور پاورفل بنا دیا ہے''...... ڈاکٹر اشتیاق نے کہا۔

''اس سسٹم کا بنیادی مقصد کیا ہے۔ یہ کس قسم کے اسلحے سے دفاع کرتا ہے''...... فوگاشے نے پوچھا۔

''اس سسٹم سے ایک خاص قسم کی ریز فائر کی جاتی ہے جو فضا میں جا کر کسی چھتری کی طرح ہر طرف پھیل جاتی ہے۔ چھتری کی طرح پھیلی ہوئی ریز سے نہ تو کوئی میزائل کراس کر سکتا ہے اور نہ ہی کسی ملک کا گن شپ ہیلی کاپٹر یا جنگی طیارہ۔ اس چھتری سے ٹکرا کر میزائل اور طیارے خود بخود تباہ ہو جاتے ہیں اور اگر کسی میزائل میں وار ہیڈ ہو تو وہ بھی اس چھتری سے ٹکرا کر بلاسٹ ہو جائے گا اور چھتری کے اوپر پھیلی ہوئی ایک اور ریز وار ہیڈ سے پھیلنے والے کیمیائی اثرات کو فوراً اپنے اندر جذب کر لے گی اور یہ عمل اس قدر تیزی سے ہو گا کہ ہزاروں ٹن وار ہیڈ کے بھی کیمیائی اثرات ایک لمحے کے ہزارویں حصے میں سپیشل ریز نگل جائے گی جس سے تباہی نہیں ہو گی اور دشمنوں کا لاکھوں کروڑوں کا ایٹمی مواد سے لیس میزائل ٹھس ہو کر رہ جائے گا۔ اسی طرح جیسے ہی کوئی غیر ملکی جنگی طیارہ یا کوئی گن شپ ہیلی کاپٹر سرحدی حدود کی خلاف ورزی کرتا ہوا اس چھتری کے حصار میں داخل ہونے کی کوشش

کرے گا سسٹم اس کے بارے میں فوراً کاشن دے دے گا اور اس سسٹم کے ذریعے پاور ریز کی طاقت کو ہزاروں گنا بڑھا کر اس جنگی طیارے اور گن شپ ہیلی کاپٹر کو فوراً تباہ کر دیا جائے گا۔ اس ریز کی وجہ سے دنیا کا کوئی بھی تیز رفتار سے تیز رفتار طیارہ یا گن شپ ہیلی کاپٹر خاموشی سے پاکیشیائی حدود میں داخل نہیں ہو سکے گا اور اگر ہو گیا تو پھر وہ پاور ریز سے بچ کر واپس نہیں جا سکے گا''...... ڈاکٹر اشتیاق نے کہا۔

''ہونہہ۔ اب تمہارا پاور پروٹیکشن سسٹم تیاری کے کس مرحلے میں ہے''...... فوگاشے نے غرا کر پوچھا۔

''پاور پروٹیکشن سسٹم جسے پی پی ایس کہا جاتا ہے تیاری کے آخری مرحلے میں داخل ہو چکا ہے۔ آٹھ سے دس دنوں تک سسٹم مکمل ہو جائے گا اور پھر اپنا کام شروع کر دے گا۔ اس سسٹم کے آن ہوتے ہی پاکیشیا مکمل طور پر بیرونی خطرات سے محفوظ ہو جائے گا۔ اس سسٹم کی وجہ سے نہ تو دشمن دن کی روشنی میں وار کر سکے گا اور نہ ہی شب خون مارنے کی جرأت کر سکے گا''...... ڈاکٹر اشتیاق نے کہا۔

''اوکے۔ اب بتاؤ کہ لیڈی زاؤ پاری کی بلیک بک کہاں ہے''...... فوگاشے نے پوچھا۔

''بلیک بک زیرو ٹو لیبارٹری میں موجود میرے سپیشل سیف میں ہے۔ اس سیف کو سوائے میرے اور کوئی نہیں کھول سکتا۔ سیف

وائس کنٹرولڈ ہے۔ میں جب تک سیف کے سامنے جا کر اپنی آواز میں کوڈز نہیں بولوں گا اس وقت تک سیف نہیں کھلے گا''...... ڈاکٹر اشتیاق نے کہا۔

''ہونہہ۔ اس کا مطلب ہے کہ ڈائری کے حصول تک مجھے تمہیں زندہ رکھنا پڑے گا''...... فوگاشے نے غرا کر کہا۔

''ہاں۔ میری بجائے اگر کوئی اور اس سیف کو کھولنے کی کوشش کرے گا تو سیف کے ایک خفیہ حصے سے ایک ہاٹ ریز نکلے گی جو غلط پاس ورڈ بولنے والے کو ایک لمحے میں جلا کر خاکستر کر دے گی اور اس کے ہاتھ کچھ نہیں آئے گا''...... ڈاکٹر اشتیاق نے کہا۔

''اوکے۔ اب بتاؤ کہ زیرو ٹو لیبارٹری کہاں ہے''...... فوگاشے نے پوچھا تو ڈاکٹر اشتیاق جو فوگاشے کے زیر اثر تھا اس نے اسے زیرو ٹو لیبارٹری کے محل وقوع کے بارے میں بتانا شروع کر دیا۔

''اب لیبارٹری کے حفاظتی انتظامات کے بارے میں تفصیل سے بتاؤ''...... فوگاشے نے کہا تو ڈاکٹر اشتیاق اسے زیرو ٹو لیبارٹری کے حفاظتی انتظامات کے بارے میں بتانا شروع ہو گیا۔

''ہونہہ۔ تم نے لیبارٹری کی حفاظت کے بے حد جدید اور انتہائی فول پروف انتظامات کر رکھے ہیں''...... فوگاشے نے کہا۔

''ہاں۔ ان انتظامات کی وجہ سے لیبارٹری ناقابلِ تسخیر ہو چکی ہے''...... ڈاکٹر اشتیاق نے جواب دیا۔

''نئے افراد کا لیبارٹری میں جانے کا کیا سکوپ ہے۔ انہیں کن

مراحل سے گزرنا پڑتا ہے''......فوگاشے نے کہا۔

''زیرو ٹو لیبارٹری میں نئے افراد کے داخلے پر مکمل پابندی ہے۔لیبارٹری میں صرف وہی شخص جا سکتا ہے جس کے جسم کا مکمل ڈیٹا لیبارٹری کے ماسٹر کمپیوٹر میں فیڈ ہوتا ہے۔ جب تک ماسٹر کمپیوٹر لیبارٹری میں آنے والے کو کلیئر نہیں کر دیتا اس وقت تک لیبارٹری کے دروازے سیلڈ رہتے ہیں۔ جنہیں کسی بھی صورت میں کھولا نہیں جا سکتا اور اگر کوئی ایسا کرے تو ماسٹر کمپیوٹر کا حفاظتی سسٹم خود بخود آن ہو جاتا ہے اور فوج کی ایک پوری بٹالین کا بھی تنہا مقابلہ کر سکتا ہے اور انہیں لیبارٹری کے ہر حصے میں ٹریس کر کے موت کے گھاٹ اتار دیتا ہے۔ لیبارٹری کی طرف آنے والا انسان، انسانی آنکھ سے تو بچ سکتا ہے لیکن اس کا ماسٹر کمپیوٹر کی آنکھ سے بچنا یا اوجھل ہونا ناممکن ہے''......ڈاکٹر اشتیاق نے کہا۔

''ہونہہ۔ اگر ہم دونوں تمہارے ساتھ زیرو ٹو لیبارٹری میں جانا چاہیں تو تم ہمیں ماسٹر کمپیوٹر کی آنکھوں سے بچا کر کیسے اندر لے جا سکتے ہو''......فوگاشے نے پوچھا۔

''زیرو ٹو لیبارٹری کا ایک ایمرجنسی وے ہے۔ جسے لیبارٹری میں ہونے والی گڑبڑ سے بچنے کے لئے خصوصی طور پر بنایا گیا ہے۔ اس ایمرجنسی وے کے بارے میں لیبارٹری میں کام کرنے والے سائنس دان اور انجینئرز کے سوا کوئی نہیں جانتا۔ یہی ایک راستہ ہے جہاں سے میں تمہیں لیبارٹری کے اندر لے جا سکتا ہوں لیکن یہاں

بھی ایک مسئلہ ہے''...... ڈاکٹر اشتیاق نے کہا۔فوگاشے اور انجلینا کی آنکھیں ایمرجنسی وے کا سن کر چمک اٹھی تھیں مگر ڈاکٹر اشتیاق کی آخری بات سن کر وہ دونوں چونک پڑے۔

''کیسا مسئلہ''......فوگاشے نے پوچھا۔

''ماسٹر کمپیوٹر لیبارٹری کے اندر بھی کام کرتا ہے۔ اس کی نظر لیبارٹری کے ہر حصے پر ہوتی ہے۔تم میرے ساتھ جیسے ہی ایمرجنسی وے سے گزر کر لیبارٹری کے اندر پہنچو گے ماسٹر کمپیوٹر کو فوراً علم ہو جائے گا کہ لیبارٹری میں غیر متعلق افراد داخل ہوئے ہیں۔ ماسٹر کمپیوٹر فوراً الرٹ ہو کر ان افراد پر چاہے وہ لیبارٹری کے کسی بھی حصے میں ہوں ریز فائر کر کے انہیں ہلاک کر دے گا چاہے وہ کوئی بھی کیوں نہ ہو''......ڈاکٹر اشتیاق نے جواب دیا۔

''ہونہہ۔ ماسٹر کمپیوٹر سے بچنے کا کوئی تو طریقہ ہوگا''۔فوگاشے نے غرا کر کہا۔

''ماسٹر کمپیوٹر سے بچنے کا صرف ایک ہی طریقہ ہے''......ڈاکٹر اشتیاق نے کہا۔

''کون سا طریقہ ہے۔ جلدی بتاؤ''......فوگاشے نے بے چینی سے کہا۔

''اگر تم دونوں میرے ساتھ جانا چاہتے ہو تو تمہیں میرے ساتھ ایمرجنسی وے سے جانا ہوگا۔ میں تمہیں ایمرجنسی وے کے باہر ہی روک دوں گا اور لیبارٹری میں جا کر ماسٹر کمپیوٹر کو کچھ دیر

کے لئے آف کر دوں گا۔ ماسٹر کمپیوٹر کے آف ہونے کے بعد ہی تم دونوں لیبارٹری میں قدم رکھ سکتے ہو ورنہ نہیں''...... ڈاکٹر اشتیاق نے کہا۔

''کتنی دیر کے لئے تم ماسٹر کمپیوٹر کو آف رکھ سکتے ہو''۔ فوگاشے نے پوچھا۔

''زیادہ سے زیادہ دس منٹ تک۔ دس منٹ کے بعد کمپیوٹر خود بخود آن ہو جاتا ہے''...... ڈاکٹر اشتیاق نے کہا۔

''ہونہہ۔ ہمارے لئے دس منٹ بہت ہے۔ ان دس منٹوں میں بلیک بک حاصل کرنے کے ساتھ ساتھ ہم پی پی ایس کو بھی تباہ کر سکتے ہیں''...... فوگاشے نے غراہٹ بھرے لہجے میں کہا۔ اس نے چونکہ خود کلامی کی تھی اس لئے ڈاکٹر اشتیاق نے اس کی بات کا کوئی جواب نہیں دیا تھا۔

''اوکے ڈاکٹر۔ اب میں تمہارے دماغ میں جو فیڈ کروں گا اسے تم اپنے ذہن میں رکھنا اور وہی سب کچھ کرنا جس کی میں تمہیں ہدایات دوں گا۔ اب تم ہمیں اپنے ساتھ زیرو ٹو لیبارٹری میں لے جاؤ گے۔ سمجھے تم''...... فوگاشے نے کہا۔

''ہاں۔ سمجھ گیا''...... ڈاکٹر اشتیاق نے جواب دیا اور فوگاشے اس کے مائنڈ میں اپنے احکامات فیڈ کرنے میں مصروف ہو گیا۔

عمران اور بلیک زیرو جیسے ہی دانش منزل کے آپریشن روم میں داخل ہوئے اسی لمحے آپریشن روم میں پڑے ہوئے خصوصی ٹیلی فون کی گھنٹی بج اٹھی۔

''آپ بیٹھیں۔ میں دیکھتا ہوں''...... بلیک زیرو نے کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلایا اور آہستہ آہستہ چلتا ہوا اپنی مخصوص کرسی پر بیٹھ گیا۔ جوزف نے اس کی پنڈلیوں اور پیروں کے تلووں پر جو لیپ لگایا تھا اس سے کافی حد تک سوجن ختم ہو گئی تھی اور وہ اب اپنے پیروں پر کھڑا ہو کر آہستہ آہستہ چل رہا تھا۔

بلیک زیرو نے آگے بڑھ کر فون کا رسیور اٹھایا اور ساتھ ہی لاؤڈر کا بٹن پریس کر دیا۔

''ایکسٹو''...... بلیک زیرو نے ایکسٹو کے مخصوص انداز میں کہا۔

''کیپٹن شکیل بول رہا ہوں چیف''...... دوسری طرف سے کیپٹن شکیل کی آواز سنائی دی۔

’’یس۔ بولو۔ کیا رپورٹ ہے‘‘...... ایکسٹو نے پوچھا۔

’’میں اس وقت فور سٹارز کے ہیڈ کوارٹر میں ہوں چیف۔ یہاں مس جولیا، صفدر، تنویر اور صدیقی بے ہوش پڑے ہوئے ہیں۔ ان کے علاوہ یہاں ایک لڑکی کی لاش بھی موجود ہے‘‘...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

’’لاش۔ کس کی لاش ہے وہ‘‘...... چیف نے پوچھا۔

’’معلوم نہیں چیف۔ مس جولیا اور ان کے ساتھیوں کو ہم ہوش میں لانے کی کوشش کر رہے ہیں۔ انہیں ہوش آئے گا تب ہی پتہ چلے گا کہ لاش کس لڑکی کی ہے اور وہ سب کیسے بے ہوش ہوئے تھے‘‘...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

’’لڑکی کیسے ہلاک ہوئی ہے‘‘...... چیف نے پوچھا۔

’’لڑکی کا جسم نیلا ہے جس سے پتہ چلتا ہے کہ اسے زہر دیا گیا ہے۔ لڑکی کے ہاتھ پر سوئیوں جیسے دو باریک نشان ہیں ایسا لگتا ہے کہ اس لڑکی کو کسی انتہائی زہریلے سانپ یا کسی حشرات الارض نے کاٹا ہو‘‘...... کیپٹن شکیل نے جواب دیا۔

’’وہاں کسی گڑبڑ کے آثار نہیں ملے تمہیں‘‘...... چیف نے پوچھا۔

’’یس چیف۔ یہاں فور سٹارز کے ہیڈ کوارٹر کو باقاعدہ بم مار کر اُڑایا گیا ہے۔ بم مارنے کے بعد یہاں ایک گیس بم بھی پھینکا گیا تھا۔ مس جولیا اور ان کے ساتھی گیس سے ہی بے ہوش ہوئے

ہیں۔ آنے والے تینوں افراد اس کمرے تک آئے تھے جہاں مس جولیا، ان کے ساتھی اور لڑکی کی لاش پڑی ہے۔ اس کے بعد وہ اسی راستے سے واپس چلے گئے تھے۔ ان کے جوتوں کے نشانات سے لگتا ہے کہ انہوں نے لڑکی کی لاش اور ہمارے ساتھیوں کی تلاشی لی تھی اور جو انہیں چاہئے تھا وہ ان سے حاصل کر کے لے جانے میں کامیاب ہو گئے ہیں‘‘...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

’’کیا تم اندازہ لگا سکتے ہو کہ آنے والے کون تھے اور وہ کیا لے گئے ہیں‘‘...... چیف نے پوچھا۔

’’نو چیف۔ انہوں نے سوائے جوتوں کے نشانوں کے یہاں اپنا کوئی نشان نہیں چھوڑا ہے۔ باہر البتہ فورڈ جیپ کے ٹائروں کے نشان موجود ہیں لیکن صرف ٹائر دیکھ کر یہ اندازہ نہیں لگایا جا سکتا کہ فورڈ جیپ کس کی ملکیت تھی اور کس ماڈل کی تھی۔ البتہ نعمانی، چوہان اور خاور نے مجھے بتایا ہے کہ صدیقی نے ہیڈ کوارٹر کے اندر اور باہر سیکورٹی کیمرے لگا رکھے ہیں اور جب ہم یہاں آئے تو تمام کیمرے آن تھے۔ نعمانی کنٹرول روم میں موجود ہے وہ سی سی فوٹیج حاصل کرنے کی کوشش کر رہا ہے تاکہ پتہ چل سکے کہ یہاں آنے والے کون تھے اور وہ یہاں سے کیا لے گئے ہیں‘‘۔ کیپٹن شکیل نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

’’ٹھیک ہے۔ تم جولیا اور اس کے ساتھیوں کو ہوش میں لاؤ۔ جولیا کو ہوش آئے تو میری اس سے بات کرا دینا اور نعمانی کو اگر سی

سی کیمروں کی فوٹیج مل جائیں تو اس سے بھی مجھے آگاہ کر دینا''۔ چیف نے کہا۔

''یس چیف''...... کیپٹن شکیل نے کہا تو بلیک زیرو نے اوکے کہہ کر رابطہ منقطع کر دیا۔

''کون ہو سکتے ہیں وہ تین افراد جنہوں نے فور سٹارز کے ہیڈ کوارٹر پر حملہ کیا تھا اور ہیڈ کوارٹر میں ایک لڑکی کی لاش چھوڑ کر اور ہمارے ساتھیوں کو بے ہوش کر کے وہاں سے کچھ لے گئے ہیں''۔ عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''میں نے آپ کو ساری تفصیل بتائی تھی۔ وہ لاش یقیناً پرنسز مارشیا کی ہے جو تنویر کی تلاش میں یہاں آئی تھی''...... بلیک زیرو نے کہا۔

''اوہ ہاں۔ لیکن وہ ہلاک کیسے ہو گئی ہے۔ کیپٹن شکیل کہہ رہا ہے کہ اس کا جسم نیلا ہو رہا ہے جیسے اسے کسی زہریلے ناگ نے کاٹ لیا ہو۔ فور سٹارز کے ہیڈ کوارٹر میں زہریلا ناگ کہاں سے آ گیا''...... عمران نے کہا۔

''معلوم نہیں۔ ہو سکتا ہے کہ ناگ حملہ آور اپنے ساتھ لائے ہوں اور انہوں نے وہاں پرنسز مارشیا کو ہی ہلاک کرنے کے لئے فور سٹارز کے ہیڈ کوارٹر پر حملہ کیا ہو''...... بلیک زیرو نے کہا۔

''لیکن انہیں کیسے معلوم ہوا کہ پرنسز مارشیا، فور سٹارز کے ہیڈ کوارٹر میں ہے''...... عمران نے کہا۔

''میں کیا کہہ سکتا ہوں۔ جولیا کو ہوش آ جائے تب ہی پتہ چلے گا کہ کیا معاملہ ہے اور پرنسز مارشیا کیسے ہلاک ہوئی ہے اور ان کے ساتھ کیا واقعہ رونما ہوا تھا''...... بلیک زیرو نے کہا۔ اسی لمحے ایک بار پھر فون کی گھنٹی بج اٹھی۔

''فون کی گھنٹی بڑے مترنم انداز میں بجی ہے۔ اس بار یقیناً جولیا کا ہی فون ہو گا''...... عمران نے کہا تو بلیک زیرو کے ہونٹوں پر بے اختیار مسکراہٹ ابھر آئی۔ اس نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھایا اور لاؤڈر کا بٹن پریس کرتے ہوئے رسیور کان سے لگا لیا۔

''ایکسٹو''...... بلیک زیرو نے ایکسٹو کے مخصوص لہجے میں کہا۔

''جولیا بول رہی ہوں چیف''...... دوسری طرف سے جولیا کی آواز سنائی دی تو بلیک زیرو عمران کی طرف دیکھ کر بے اختیار مسکرا دیا جس نے بڑے والہانہ انداز میں سر ہلانا شروع کر دیا تھا جیسے جولیا کی آواز سن کر اس کا سیروں خون بڑھ گیا ہو۔

''یس جولیا۔ کیا ہوا تھا تمہارے ساتھ اور پرنسز مارشیا کیسے ہلاک ہوئی ہے''...... بلیک زیرو نے کرخت لہجے میں کہا تو دوسری طرف سے جولیا نے اسے ساری صورتحال سے آگاہ کر دیا۔

''اب ہمیں ہوش آیا ہے تو ہمارے پاس وہ خط نہیں ہے جو ہمیں پرنسز مارشیا کے ہینڈ بیگ کے ایک خفیہ خانے سے ملا تھا۔ اس کے علاوہ حملہ آور پرنسز مارشیا کا ہینڈ بیگ اور اس کا سارا سامان لے گئے ہیں۔ شاید وہ پرنسز مارشیا سے اس کا سامان چھیننے

کے لئے ہی یہاں آئے تھے''...... جولیا نے جواب دیتے ہوئے کہا تو عمران ایک طویل سانس لے کر رہ گیا۔

''کون تھے وہ حملہ آور۔ کیپٹن شکیل بتا رہا تھا کہ نعمانی کنٹرول روم میں سی سی کیمروں کو چیک کر رہا ہے۔ اسے وہاں سے کچھ ملا ہے یا نہیں''...... ایکسٹو نے پوچھا۔

''یس چیف۔ فوٹیج میں ہمیں تین افراد دکھائی دیئے ہیں۔ ان میں سے دو افراد غنڈے ٹائپ کے تھے جبکہ تیسرا آدمی وہی تھا جس کی تلاش پرنسز مارشیا کو تھی''...... جولیا نے کہا۔

''تمہارا مطلب ہے کہ تیسرا آدمی تنویر کا ہمشکل تھا''...... بلیک زیرو نے چونک کر کہا۔

''یس چیف۔ اس کا قد کاٹھ اور اس کی شکل تنویر جیسی ہی تھی۔ اس نے ہی عمارت میں پہلے گیس بم پھینکا تھا اور پھر اس نے ہینڈ گرنیڈ سے عمارت کا گیٹ اُڑایا تھا۔ اس کے ساتھ آنے والے دو افراد کے ہاتھوں میں مشین گنیں تھیں۔ ہم سٹنگ روم میں تھے اور یہ کمرہ چونکہ شروع میں تھا اس لئے وہ سیدھے اسی کمرے میں آ گئے تھے۔ تنویر کے ہمشکل نے پرنسز مارشیا کی لاش دیکھی تو وہ پریشان ہو گیا تھا۔ اس نے میز پر پرنسز مارشیا کا کھلا ہوا ہینڈ بیگ دیکھا اور پھر اس نے ساری چیزیں سمیٹ کر بیگ میں ڈالیں۔ اس کے بعد اس آدمی نے پہلے پرنسز مارشیا کی تلاشی لی پھر ہماری اور پھر اس نے صفدر کی جیب سے وہ خط نکالا جو کارمن کی لیڈی زاؤ

پاری نے بھیجا تھا اس خط کو دیکھ کر اس آدمی کی آنکھیں چمک اٹھی تھیں اور پھر اس نے اپنے دونوں ساتھیوں کو ساتھ لیا اور وہاں سے نکلتا چلا گیا۔ یوں لگ رہا تھا جیسے وہ یہاں سے پرنسز مارشیا کا ہینڈ بیگ اور وہ پیغام لینے کے لئے ہی آیا ہو اور چیف فوٹیج سے یہ بھی پتہ چلا ہے کہ جب تنویر، پرنسز مارشیا کو لا رہا تھا تو وہ آدمی بھی ان کے پیچھے آیا تھا۔ وہ اسی فورڈ جیپ میں تھا۔ اس وقت وہ اکیلا تھا۔ شاید وہ اکیلا کچھ نہیں کر سکتا تھا اس لئے واپس چلا گیا تھا اور پھر وہ جا کر دو مسلح غنڈوں کو اپنے ساتھ لے آیا تھا تا کہ اس عمارت پر حملہ کر کے پرنسز مارشیا سے لیڈی زاؤ پاری کا باکس اور پیغام حاصل کر سکے''...... جولیا نے تفصیل بتانے کے بعد کہا۔

''ہونہہ۔ سی سی کیمروں سے فورڈ جیپ کا پتہ چلا ہے کہ وہ کس ماڈل کی تھی اور اس کا نمبر کیا تھا''...... چیف نے پوچھا۔

''یس چیف۔ جیپ کا ماڈل اور نمبر ہمیں مل گیا ہے۔ میں نے تنویر کو رجسٹریشن آفس بھیج دیا ہے تا کہ پتہ چلایا جا سکے کہ جیپ کس کے نام رجسٹرڈ ہے''...... جولیا نے جواب دیا۔

''گڈ شو۔ تم ایک کام کرو۔ اس آدمی جس کی شکل تنویر سے ملتی ہے اور جس کی پرنسز مارشیا کو تلاش تھی اس کی تصویر مجھے ایم ایم ایس کر دو۔ میں دیکھتا ہوں کہ وہ کون ہو سکتا ہے''...... بلیک زیرو نے کہا۔

''یس چیف۔ میں تصویر ابھی آپ کو سینڈ کر دیتی ہوں''۔ جولیا

نے جواب دیا۔

''کیا تنویر کا ہمشکل پرنسز مارشیا کا سیل فون بھی اپنے ساتھ لے گیا ہے''...... عمران کے اشارے پر بلیک زیرو نے پوچھا۔

''یس چیف۔ وہ پرنسز مارشیا کی ہر چیز اپنے ساتھ لے گیا ہے''...... جولیا نے جواب دیا۔

''اوکے۔ تم اس کی تصویر سینڈ کرو پھر دیکھتے ہیں کہ کیا ہو سکتا ہے''...... بلیک زیرو نے کہا اور پھر اس نے اسے چند ہدایات دیں اور رسیور کریڈل پر رکھ دیا۔ اس نے عمران کی طرف دیکھا جو گہرے خیالوں میں کھویا ہوا تھا۔

''آپ کیا سوچ رہے ہیں''...... بلیک زیرو نے پوچھا۔

''یہی کہ یہ سارا چکر کیا چل رہا ہے۔ ایک طرف کارمن کی رئیس زادی لیڈی زاؤ پاری کا پراسرار انداز میں کراکو زبان میں پیغام اور باکس بھیجنا اور دوسری طرف فوگاشے اور انجلینا کا پاکیشیا میں ہونا کیا یہ ایک ہی سلسلے کی دو کڑیاں ہیں یا دونوں معاملات الگ الگ ہیں''...... عمران نے کہا۔

''مجھے تو یہ دو الگ الگ معاملے لگ رہے ہیں۔ پرنسز مارشیا اور لیڈی زاؤ پاری کا پراسرار انداز جبکہ فوگاشے کا آپ پر حملہ کرنا اور آپ کو موت کے منہ تک پہنچانے کا معاملہ ایک کیسے ہو سکتا ہے''...... بلیک زیرو نے کہا۔

''لیکن یہ تو دیکھو کہ لیڈی زاؤ پاری کا تعلق بھی کارمن سے ہے

اور فوگاشے اور انجلینا بھی کارمن کے ایجنٹ ہیں۔ ان دونوں میں کوئی نہ کوئی بات تو مشترک ضرور ہے''...... عمران نے کہا۔

''آپ کے خیال میں ان دونوں میں کیا بات مشترک ہو سکتی ہے''...... بلیک زیرو نے کہا۔

''اس کا پتہ تو حالات کا صحیح طور پر تجزیہ کرنے کے بعد ہی پتہ چلے گا''...... عمران نے کہا۔

''فوگاشے نے جس آرانی ایجنٹ کو ہلاک کیا تھا۔ اس کے بارے میں آپ کیا کہیں گے اور آپ نے مجھے اس ایجنٹ کا نام بھی نہیں بتایا ہے''...... بلیک زیرو نے کہا۔

''اس کا نام عبدالواحد ہے اور وہ آرانی سیکرٹ سروس کا ایک منجھا ہوا ایجنٹ تھا''...... عمران نے جواب دیا۔

''تو پھر آپ کو فوری طور پر آرانی سیکرٹ سروس کے چیف کرنل ولید سے بات کرنی چاہئے تاکہ یہ تو پتہ چلے کہ عبدالواحد یہاں کس لئے آیا تھا''...... بلیک زیرو نے کہا۔

''میرے خیال کے مطابق اس معاملے میں عبدالواحد کوئی خاص اہمیت نہیں رکھتا ہے۔ ہوٹل سے نکلتے ہوئے اسے اچانک ہی فوگاشے دکھائی دے گیا ہو گا اور وہ اس کے پیچھے لگ گیا ہو گا اور فوگاشے نے بھی اسے پہچان لیا ہو گا اس لئے اسے خطرہ ہو گا کہ اگر عبدالواحد نے اس کے بارے میں پاکیشیا سیکرٹ سروس کو آگاہ کر دیا تو اس کے لئے مشکلات کھڑی ہو جائیں گی اس لئے اس

نے موقع کا فائدہ اٹھا کر عبدالواحد کو ہلاک کر دیا''...... عمران نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

''پھر بھی پتہ تو چلے کہ عبدالواحد آخر پاکیشیا میں کس مقصد کے لئے آیا تھا''...... بلیک زیرو نے کہا۔

''ٹھیک ہے بھائی۔ تم کہتے ہو تو میں کرنل ولید سے پوچھ لیتا ہوں۔ جاؤ بی فائیو سکس ٹرانسمیٹر لے آؤ''...... عمران نے کہا تو بلیک زیرو مسکرا کر اٹھا اور سائیڈ روم سے جا کر ایک جدید ساخت کا ٹرانسمیٹر لے آیا۔ یہ لانگ رینج ٹرانسمیٹر تھا۔ اس نے عمران کو ٹرانسمیٹر دیا تو عمران اس پر کرنل ولید کی فریکوئنسی ایڈجسٹ کرنا شروع ہو گیا۔

''ہیلو ہیلو۔ پرنس آف ڈھمپ کالنگ فرام پاکیشیا۔ ہیلو ہیلو۔ اوور''...... عمران نے فریکوئنسی ایڈجسٹ کرتے ہی پرنس آف ڈھمپ کی حیثیت سے کرنل ولید کو کال دینی شروع کر دی۔

''یس کرنل ولید اٹنڈنگ یو۔ اوور''...... دوسری طرف سے کرنل ولید کی آواز سنائی دی۔

''کرنل ولید میں پاکیشیا سے عمران بول رہا ہوں۔ اوور''۔ عمران نے کہا۔

''یس عمران صاحب۔ پرنس آف ڈھمپ کا کوڈ سن کر مجھے علم ہو گیا تھا کہ کال کس کی ہو سکتی ہے۔ اوور''...... دوسری طرف سے کرنل ولید کی مسکراتی ہوئی آواز سنائی دی۔

''میں نے چہرہ شناس اور فرض شناس ہونے کا تو سنا تھا لیکن اب پتہ چلا ہے کہ تم جیسے کوڈ شناس بھی دنیا میں موجود ہیں۔ کہیں شادی سے پہلے تمہارا اور بھابھی کا کوڈز میں کوئی خفیہ معاہدہ تو نہیں ہوا تھا۔ اوور''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو دوسری طرف کرنل ولید بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑا۔

''نہیں۔ میں صرف تمہارے کوڈ سمجھتا ہوں کسی اور کے نہیں اور نہ مجھے کسی اور کے کوڈز سمجھنے کی کوئی ضرورت ہے۔ اوور''...... کرنل ولید نے ہنستے ہوئے کہا۔

''اگر بھابھی پاس ہوئی اور انہوں نے تمہیں مجھ سے کوڈز میں بات کرتے سن لیا تو وہ یقیناً یہی سمجھے گی کہ تم ان کی کسی سوتن سے بات کر رہے ہو ایسی صورت میں تیار رہنا کسی بھی وقت تم پر کچن کے کسی آلاتِ حرب سے حملہ ہو سکتا ہے اور وہ بھی عقب سے۔ اوور''...... عمران نے کہا تو کرنل ولید کا زوردار قہقہہ سنائی دیا۔

''کچن کے آلاتِ حرب کا بھی تم نے خوب کہا ہے لیکن بے فکر رہو۔ میں اس وقت گھر پر نہیں اپنے آفس میں ہوں۔ یہاں نہ تو بیگم ہے نہ کچن اور نہ کچن کے آلات حرب۔ اس لئے میں تم سے تو کیا کسی سے بھی پرسکون ہو کر اور کھل کر بات کر سکتا ہوں۔ اوور''...... کرنل ولید نے ہنستے ہوئے کہا تو عمران کے ہونٹوں پر بھی مسکراہٹ تیرنے لگی۔

''مطلب۔ بھابھی نے مجھ سے جو شکایت کی تھی وہ غلط نہیں

تھی۔ اوور''...... عمران نے کہا۔

''شکایت۔ کیا مطلب۔ کب کی تھی اس نے تم سے شکایت اور کیا کہا تھا اس نے۔ اوور''...... کرنل ولید نے چونکتے ہوئے کہا۔

''یہی کہ تم صبح سویرے ناشتہ کئے بغیر دفتر چلے جاتے ہو اور رات گئے واپس آتے ہو اور وہ جب بھی تمہیں آفس میں فون کرتی ہیں تو یا تو تم کسی ضروری میٹنگ میں مصروف ہوتے ہو یا پھر پرائم منسٹر یا پریذیڈنٹ صاحب کے پاس گئے ہوئے ہوتے ہو۔ جس سے بھابھی کو شک ہونے لگا ہے کہ یہ باتیں انہیں تمہاری اصلیت چھپانے کے لئے بتائی جاتی ہیں۔ تم نے یقیناً چھپ کر دوسری اور تیسری شادی کر رکھی ہے۔ اسی لئے تمہارے پاس بھابھی کے لئے وقت نہیں ہوتا۔ اوور''...... عمران نے کہا۔

''یہ تم من گھڑت کہانی سنا رہے ہو یا واقعی تمہاری بھابھی زینب نے تمہیں کال کر کے بتایا تھا۔ اوور''...... کرنل ولید نے حیرت بھرے اور قدرے الجھے ہوئے لہجے میں کہا۔

''ابھی تو میں اندازاً کہہ رہا ہوں لیکن اس بار جس دن میری بھابھی سے بات ہوگئی اس دن انہوں نے تمہارے خلاف شکایات کا پنڈورا باکس کھول دینا ہے۔ اوور''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو کرنل ولید ایک بار پھر ہنسنا شروع ہوگیا۔

''تم اس کے اکلوتے دیور ہو۔ وہ تم سے ایسی ہی باتیں کرتی ہے۔ سال بھر وہ میرے خلاف باتیں جمع کرتی رہتی ہے اور پھر

تمہیں فون کر کے تمہارے سامنے میری شکایات کے انبار لگانا شروع کر دیتی ہے۔ اب میں اس سے کیا کہوں۔ تم دونوں بھائی بہن جب میرے خلاف محاذ بنا لیتے ہو تو پھر مجھے اپنے لئے پناہ گاہ تلاش کرنے کا کام بھی مشکل ہو جاتا ہے۔ اوور''...... کرنل ولید نے ہنستے ہوئے کہا۔

''اچھا اور سناؤ۔ بھابھی اور بچے کیسے ہیں۔ اوور''...... عمران نے بھی جواباً ہنستے ہوئے کہا۔

''کچھ دیر پہلے تو سب ٹھیک ٹھاک تھے۔ آفس آنے کے بعد میں انہیں ان کے حال پر چھوڑ آتا ہوں لیکن پھر بھی الحمدللہ وہ سب ٹھیک ہیں۔ تم اپنی سناؤ۔ اوور''...... کرنل ولید نے کہا۔

''کیا سناؤں۔ میرے پاس تو سنانے کے لئے وہی پرانی بھیرویں ہے کہ تم تو چار بچوں کے باپ بھی بن گئے ہو اور میں ابھی اسی طرح کنوارا ہی مارا مارا پھر رہا ہوں۔ اوور''...... عمران نے ایک ٹھنڈی آہ بھرتے ہوئے کہا۔

''تو کیوں پھر رہے ہو کنوارے۔ کر لو شادی۔ کس نے روکا ہے تمہیں۔ اوور''...... کرنل ولید نے ہنس کر کہا۔

''کر تو لوں لیکن میرے ہونے والے بچوں کی ماں مجھ سے شادی کرنے کی حامی ہی نہ بھرے تو میں کیا کر سکتا ہوں۔ کاش جس طرح میں نے تمہاری بیوی کو بہن بنا کر اسے تم سے شادی کے لئے ہاں کرائی تھی اسی طرح تم بھی میری ہونے والی جورو کو

اپنی بہن بنا لو اور اسے مجھ سے شادی کرنے کے لئے حامی بھرا لو تو میں تمہارا یہ احسان زندگی بھر نہیں بھولوں گا۔ اوور''...... عمران نے کہا۔

''ہاں۔ تو یہ کون سی بڑی بات ہے۔ تم مجھے اس لڑکی کا نام، اس کا اتہ پتہ دو۔ میں کل ہی پاکیشیا آ جاتا ہوں اور اس لڑکی اور اس کے ماں باپ سے مل کر تمہاری بات پکی کرا دیتا ہوں۔ مجھے یقین ہے کہ وہ میری بات نہیں ٹالیں گے۔ اوور''...... کرنل ولید نے کہا۔

''اس بے چاری کے ماں باپ تو نہیں ہیں لیکن اس کا ایک منہ بولا بھائی ہے۔ جو میرا رقیب و رو سفید بھی ہے۔ وہ میری راہ میں روڑے اٹکاتا رہتا ہے اس کے علاوہ اس کا ایک باس بھی ہے جو سات پردوں میں چھپا ہوا ہے۔ وہ بھی میری اس سے شادی کے سخت خلاف ہے۔ اگر تم اس سے بات کرو تو ہو سکتا ہے کہ میرا سکوپ بن جائے۔ اوور''...... عمران نے کہا۔

''ہاں ہاں۔ کیوں نہیں۔ تم مجھے اس کے باس کا نام بتاؤ میں آج ہی اس سے بات کر لوں گا۔ یہ کیا بات ہوئی کہ وہ باس بن کر کسی کی شادی کرانے میں روڑے اٹکاتا رہے۔ اوور''...... کرنل ولید نے کہا۔

''باس کا نام ایکسٹو ہے۔ اوور''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو دوسری طرف کرنل ولید خاموش ہو گیا۔

''ہیلو۔ کیا ہوا کیا تم بھی ایکسٹو کا نام سن کر گونگے ہو گئے ہو۔ اوور''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''ہاں۔ تم نے نام ہی ایسا لیا ہے کہ میں اس کا تمہیں کیا جواب دوں۔ ایکسٹو جیسے باس سے تو تمہارے ملک کا پرائم منسٹر اور پریذیڈنٹ بھی بات کرنے سے گھبراتا ہے پھر میری کیا اوقات کہ میں اس سے تمہاری اور اس لڑکی کی شادی کی بات کر سکوں۔ اوور''...... کرنل ولید نے کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

''ایکسٹو انسان ہے کوئی جن یا آسمانی مخلوق نہیں جس سے بات کرتے ہوئے تم ڈر رہے ہو۔ اوور''...... عمران نے کہا۔

''وہ کسی جن یا آسمانی مخلوق سے کم نہیں ہے۔ آئی ایم سوری کوئی اور ہوتا تو میں اس سے تمہاری بات کر لیتا لیکن ایکسٹو سے بات کرنے کا مجھ میں بھی حوصلہ نہیں ہے۔ میں تو کہتا ہوں کہ جو لڑکی ایکسٹو کے لئے کام کرتی ہے اس کا خیال دل سے نکال دو۔ دنیا میں اور بھی بہت سی لڑکیاں ہیں۔ تم ان میں سے کسی ایک کو چن لو اور اس سے شادی کر لو۔ یہی تمہارے لئے بہتر ہے۔ اوور''...... کرنل ولید نے سنجیدگی سے کہا تو عمران ہنسنا شروع ہو گیا۔

''ایک اور لڑکی میری نظر میں ہے لیکن اس کے لئے بھی مجھے تمہاری ہی مدد کی ضرورت ہو گی۔ اوور''...... عمران نے کہا۔

''کون ہے وہ اور کہاں ہے۔ اوور''...... کرنل ولید نے پوچھا۔

''آران میں ہی ہے۔ مجھے اس لڑکی کا نام تو نہیں معلوم لیکن

میں اس کے باپ کو ضرور جانتا ہوں۔ وہ تمہارے ساتھ ہی کام کرتا ہے۔ اوور''...... عمران نے کہا۔

''میرے ساتھ۔ کون۔ کس کی بات کر رہے ہو۔ اوور''۔ کرنل ولید نے حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔

''عبدالواحد۔ اوور''...... عمران نے کہا۔

''عبدالواحد۔ تمہارا مطلب ہے سیکرٹ ایجنٹ عبدالواحد جو میرے لئے کام کرتا ہے۔ اوور''...... کرنل ولید نے چونک کر کہا۔

''ہاں۔ وہ صرف نام کا ہی واحد ہے ورنہ مجھے اس کے بارے میں پتہ چلا ہے کہ اس نے آران میں تین تین شادیاں کر رکھی ہیں اور اسی تناسب سے اس کی اولاد کی تعداد بھی کم نہیں ہے۔ ہر بیوی سے اسے تین تین ہی بیٹیاں اور دو دو بیٹے ملے ہیں۔ اوور''۔ عمران نے کہا۔

''ہاں۔ یہ سچ ہے۔ واقعی اس نے تین شادیاں کر رکھی ہیں اور اس کی اولاد بھی ماشاء اللہ کافی ہے۔ لیکن میری نظر میں اس کی اولاد میں کوئی بھی ایسی لڑکی نہیں ہے جو شادی کے قابل ہو گئی ہو۔ اس کی پہلی بیوی سے جو بیٹی ہے وہ سب سے بڑی ہے اور اس کی عمر زیادہ سے زیادہ تیرہ چودہ سال ہے۔ اوور''...... کرنل ولید نے کہا۔

''اوہو۔ پھر تو واقعی میرا کام نہیں ہو سکتا۔ پھر بھی تم میری ایک بار عبدالواحد سے بات کرا دو۔ ہو سکتا ہے کہ اس نے تین نہیں چار

شادیاں کر رکھی ہوں اور اس کی پہلی بیوی ابھی باقی تین بیویوں کے سامنے نہ آئی ہو اور اس کی پہلی بیوی کی کوئی بیٹی بیس بائیس سال کی ہو۔ اگر ایسا ہوا تو میرا کام بن جائے گا۔ اوور''...... عمران نے کہا تو دوسری طرف کرنل ولید ایک بار پھر ہنسنا شروع ہو گیا۔

''تم شاید یہ سب مجھ سے عبدالواحد کے بارے میں معلومات حاصل کرنے کے لئے کہہ رہے ہو۔ تمہیں شاید عبدالواحد پاکیشیا میں کہیں نظر آ گیا ہے۔ بہرحال میں تمہیں خود ہی بتا دیتا ہوں۔ عبدالواحد مجھ سے پوچھ کر اپنے ایک ذاتی کام کے لئے پاکیشیا گیا ہے۔ وہ دو روز کے لئے گیا ہے۔ کل شام تک وہ پاکیشیا سے واپس آ جائے گا۔ تمہیں اس سے کوئی فکر لاحق نہیں ہونی چاہئے۔ میں اس بات کی تمہیں گارنٹی دیتا ہوں کہ وہ کل تک ذاتی کام کر کے واپس آران کے روانہ ہو جائے گا۔ اوور'' ... کرنل ولید نے کہا۔

''افسوس کہ اب ایسا نہیں ہو سکتا۔ وہ اب آران کبھی واپس نہیں آئے گا۔ اوور''...... عمران نے کہا۔

''کیا مطلب۔ کیوں واپس نہیں آئے گا وہ۔ اوور''...... کرنل ولید نے چونکتے ہوئے کہا۔

''وہ ہلاک ہو چکا ہے ر سے ہلاک کرنے والا کارمن کی بلیو برڈ ایجنسی کا ایجنٹ فوگاشے ہے اس کے ساتھ اس کی منگیتر انجلینا بھی تھی۔ اوور''...... عمران نے کہا تو دوسری طرف چند لمحوں کے لئے خاموشی چھا گئی۔

"لیکن فوگاشے پاکیشیا میں کیا کر رہا ہے اور اس نے عبدالواحد کو کیوں ہلاک کیا ہے۔ اوور"...... کرنل ولید نے جیسے جبڑے بھینچتے ہوئے کہا تو عمران نے اسے ساری صورتحال سے آگاہ کر دیا۔

"بیڈ نیوز۔ رئیلی بیڈ نیوز۔ عبدالواحد کا اس طرح کارمن ایجنٹ کے ہاتھوں ہلاک ہو جانا میرے لئے انتہائی تکلیف دہ نیوز ہے۔ وہ میرا داہنا ہاتھ تھا اور اس نے آران کے مفادات کے تحفظ کے لئے بہت کچھ کیا تھا۔ بہت کچھ۔ اوور"...... کرنل ولید نے افسردہ لہجے میں کہا۔

"ہونی کو کون ٹال سکتا ہے کرنل ولید۔ شاید عبدالواحد کی موت پاکیشیا میں اسی طرح فوگاشے کے ہاتھوں ہی لکھی ہوئی تھی۔ اوور"۔ عمران نے کہا۔

"ہاں۔ لیکن عبدالواحد اس طرح کارمن ایجنٹ کے ہاتھوں بلاوجہ مارا جائے گا اس کی مجھے امید نہیں تھی لیکن خیر اب کیا کیا جا سکتا ہے۔ تم فوگاشے کے بارے میں سوچو۔ اس کا پاکیشیا میں موجود ہونا کسی بڑے طوفان سے کم نہیں ہے۔ اگر وہ حرکت میں آ گیا تو پاکیشیا میں ہر طرف خوفناک طوفان اٹھ کھڑا ہو گا جو اپنے ساتھ ہر چیز کو بہا لے جائے گا۔ اسے لاشوں کا پل بنا کر اپنی منزل پر پہنچنے کا بے حد شوق ہے اور وہ جہاں جاتا ہے وہاں لاشوں کے پشتے لگ جاتے ہیں اور وہ آسانی سے کسی کے ہاتھ بھی نہیں آتا اور تم بتا رہے ہو کہ وہ اکیلا نہیں ہے۔ اس کے ساتھ اس کی منگیتر

انجلینا بھی ہے۔ انجلینا جسے آفت کی پرکالہ کہا جاتا ہے وہ اور فوگاشے جس ملک میں اکٹھے دیکھے جاتے ہیں اس ملک میں ہر طرف تباہی کے بادل چھا جاتے ہیں۔ اوور"...... کرنل ولید نے کہا۔

"تم فکر نہ کرو۔ میں فوگاشے اور انجلینا کو پاکیشیا میں کسی بھی مشن کو پورا نہیں کرنے دوں گا۔ وہ یہاں جس مقصد کے لئے آئے ہیں، اس مقصد میں انہیں سوائے ناکامی کے اور کچھ نہیں ملے گا۔ فوگاشے نے میری موجودگی میں عبدالواحد کو ہلاک کیا تھا اور عبدالواحد میرا بھی دوست رہ چکا ہے اس لئے اپنے دوست کی موت کا بدلہ لینا مجھ پر واجب ہو گیا ہے۔ جب تک میں فوگاشے سے اپنے دوست کی موت کو بدلہ نہیں لے لوں گا اس وقت تک میں بھی چین سے نہیں بیٹھوں گا۔ اوور"...... عمران نے اس بار بڑے غراہٹ بھرے لہجے میں کہا۔

"ایسا ہی کرنا۔ فوگاشے اور انجلینا کو پاکیشیا سے زندہ مت نکلنے دینا۔ یہ دونوں ان سانپوں جیسی خصلت رکھتے ہیں جو زخمی ہو کر اگر بھاگ جائیں تو دوبارہ شدت کے ساتھ حملہ کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ اوور"...... کرنل ولید نے کہا۔

"میں جانتا ہوں۔ وہ واقعی ناگ اور ناگن سے کم نہیں ہیں لیکن میں ایسے ناگ اور ناگنوں کا شکار کرنا جانتا ہوں۔ وہ مجھ سے بچ کر کہیں نہیں جا سکیں گے اور نہ ہی میں انہیں جانے کا موقع دوں گا۔

اوور''...... عمران نے کہا۔

''اوکے۔ جب وہ دونوں ہلاک ہو جائیں تو مجھے اس بات سے آگاہ ضرور کرنا۔ ان دونوں کی ہلاکت کے بعد ہی مجھے سکون آئے گا۔ اوور''...... کرنل ولید نے کہا۔

''اوکے۔ میں تمہیں ان کی ہلاکت کی اطلاع کر دوں گا۔ اوور''...... عمران نے کہا۔ اس نے کرنل ولید سے چند مزید رسمی باتیں کیں اور پھر اس نے اوور اینڈ آل کہہ کر رابطہ ختم کر دیا۔

''اس کا مطلب ہے کہ عبدالواحد حادثاتی طور پر فوگاشے کے ہاتھوں ہلاک ہوا ہے۔ آپ کا تجزیہ درست ہی ثابت ہوا ہے کہ دونوں ایک ہی ہوٹل میں تھے اور اتفاق سے عبدالواحد نے فوگاشے کو وہاں دیکھ لیا تھا اور اس کے پیچھے لگ گیا تھا اور پھر فوگاشے کی نظر میں آتے ہی وہ اس کے ہاتھوں مارا گیا''...... بلیک زیرو نے کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

''اب یہ کیسے پتہ چلے گا کہ فوگاشے اور انجلینا یہاں کس مقصد کے لئے آئے ہیں''...... بلیک زیرو نے عمران کو خاموش دیکھ کر پوچھا۔

''اس کا جواب شاید لیڈی زاؤ پاری کے پاس ہو۔ معلوم کرو کہ لیڈی زاؤ پاری کا رابطہ نمبر کیا ہے۔ مجھے اس سے بات کرنی پڑے گی۔ جب تک وہ یہاں پرنسز مارشیا کو بھیجنے کے بارے میں نہیں بتا دیتی اس وقت تک فوگاشے اور انجلینا کے عزائم کا بھی ہمیں پتہ نہیں

چلے گا''...... عمران نے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ میں جونیئر کو کال کرتا ہوں۔ وہی کارمن سے لیڈی زاؤ پاری کا رابطہ نمبر ٹریس کر کے دے سکتا ہے''...... بلیک زیرو نے کہا۔ اسی لمحے اس کے سیل فون پر میسج ٹون کی آواز سنائی دی۔ بلیک زیرو نے سائیڈ پر رکھا ہوا سیل فون اٹھایا۔ اس پر جولیا کی طرف سے بھیجا گیا ایم ایم ایس تھا۔

''جولیا نے اس آدمی کی تصویر بھیجی ہے جو تنویر کا ہمشکل ہے اور جس نے فور سٹارز کے ہیڈ کوارٹر پر حملہ کیا تھا''...... بلیک زیرو نے کہا۔

''مجھے دکھاؤ''...... عمران نے کہا تو بلیک زیرو نے سیل فون اس کی طرف بڑھا دیا۔ عمران نے جیسے ہی سکرین پر تنویر کے ہمشکل کی تصویر دیکھی وہ بے اختیار اچھل پڑا۔

''کیا ہوا۔ کیا آپ اسے جانتے ہیں''...... عمران کو اچھلتے دیکھ کر بلیک زیرو نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''ہاں۔ یہ کریم خان ہے۔ زیرو لیبارٹری کے انچارج ڈاکٹر اشتیاق کا پرسنل اسسٹنٹ''...... عمران نے جواب دیا تو بلیک زیرو بھی چونک پڑا۔

''ڈاکٹر اشتیاق کا پرسنل اسسٹنٹ۔ یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں۔ اگر یہ ڈاکٹر اشتیاق کا پرسنل اسسٹنٹ ہے تو اسے اس طرح فور سٹارز کے ہیڈ کوارٹر میں حملہ کرنے کی کیا ضرورت تھی''...... بلیک

زیرو نے کہا۔

"اس کا جواب تو یہ خود دے گا۔ مجھے جلد سے جلد جا کر اس کی گردن پکڑنی ہو گی۔ میری نظر میں اب معاملہ اور زیادہ سیریس اور گمبھیر ہو گیا ہے"...... عمران نے کہا اور ایک جھٹکے سے اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔ اس وقت تک اس کی دونوں ٹانگوں کی سوجن حیرت انگیز طور پر ختم ہو گئی تھی اور وہ پہلے سے زیادہ ہشاش بشاش دکھائی دے رہا تھا۔

"ممبران کو کال کرو فوراً۔ میں تمہیں ایک پتہ بتاتا ہوں ان سب کو وہاں پہنچنے کا حکم دو"...... عمران نے کہا اور اس نے بلیک زیرو کو ایک ایڈریس نوٹ کرا دیا۔ ایڈریس نوٹ کرتے ہی بلیک زیرو نے فون کا رسیور اٹھایا اور جولیا کو کال کرنے میں مصروف ہو گیا۔ اسے فون کرتے دیکھ کر عمران تیز تیز چلتا ہوا آپریشن روم سے نکلتا چلا گیا۔ اس کا چہرہ ستا ہوا تھا اور اس پر چٹانوں جیسی سنجیدگی دکھائی دے رہی تھی جیسے وہ کسی کے خلاف حتمی اور خوفناک کارروائی کرنے جا رہا ہو۔

لفٹ ایک جھٹکے سے رکی اور اس کا آٹو میٹک دروازہ کھلتا چلا گیا۔ دروازہ کھلتے ہی دوسری طرف ایک سرنگ دکھائی دی جو خاصی کشادہ تھی۔

سرنگ انسانی ہاتھوں کی بنی ہوئی تھی جہاں ہوا اور روشنی کا بہترین انتظام کیا گیا تھا۔ سرنگ کا فرش انتہائی ہموار بنایا گیا تھا جس پر آسانی سے گاڑیاں دوڑائی جا سکتی تھی۔ لفٹ کے قریب دو فورڈ جیپیں کھڑی تھیں۔ سائیڈ میں دو کیبن بھی بنے ہوئے تھے جہاں دس کے قریب مسلح افراد موجود تھے۔

لفٹ کھلتے دیکھ کر دو مسلح افراد تیزی سے لفٹ کے سامنے آ گئے تھے اور انہوں نے مشین گنوں کے رخ لفٹ کی طرف کر دیئے تھے۔ پھر جیسے ہی مسلح افراد کی نظریں لفٹ میں موجود ڈاکٹر اشتیاق پر پڑیں ان کی مشین گنوں کی نالیاں جھکتی چلی گئیں۔ ڈاکٹر اشتیاق کے ہمراہ دو افراد اور تھے جن میں ایک مرد اور ایک لڑکی تھی۔ لفٹ

رکتے ہی وہ تینوں لفٹ سے نکل کر باہر آ گئے۔

"ڈاکٹر صاحب آپ۔ اس راستے سے"...... سائیڈ کے کیبن سے ایک لمبے تڑنگے اور مضبوط جسم کے مالک ادھیڑ عمر نے نکل کر ان کی طرف بڑھتے ہوئے کہا۔ اس کے لہجے میں بے پناہ حیرت کا عنصر تھا۔ وہ شاید وہاں موجود مسلح افراد کا انچارج تھا۔

"ہاں۔ لیبارٹری کے مین ڈور لاکڈ ہو گئے ہیں اور ماسٹر کمپیوٹر میں کچھ خلل پیدا ہو گیا ہے جس کی وجہ سے مین ڈورز اوپن نہیں ہو رہے ہیں اس لئے مجھے مجبوراً اس راستے سے آنا پڑا"...... ڈاکٹر اشتیاق نے بڑے تحمل بھرے لہجے میں کہا۔

"یہ دونوں کون ہیں"...... انچارج نے نوجوان مرد اور لڑکی کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

"یہ زیرو ون لیبارٹری سے آئے ہیں۔ دونوں کمپیوٹر ایکسپرٹس ہیں۔ انہیں سرداور نے بھیجا ہے تاکہ یہ چیک کرسکیں کہ ماسٹر کمپیوٹر میں کیا فنی خرابی ہوئی ہے اور پھر اسے یہ ٹھیک کرسکیں"...... ڈاکٹر اشتیاق نے اسی انداز میں جواب دیا۔ وہ یہ سب باتیں رٹے رٹائے انداز میں کر رہے تھے۔

"اوہ۔ ٹھیک ہے۔ کیا میں آپ کو لیبارٹری تک پہنچا دوں"۔ انچارج نے کہا۔

"ہاں۔ پہنچا دو"...... ڈاکٹر اشتیاق نے کہا۔

"آئیں"...... انچارج نے ایک جیپ کی طرف اشارہ کرتے

ہوئے کہا تو ڈاکٹر اشتیاق اور اس کے ساتھ آنے والی جوڑی اس جیپ کی طرف بڑھ گئی۔ تینوں جیپ میں سوار ہوئے تو انچارج جیپ کی ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھ گیا۔

ڈاکٹر اشتیاق سائیڈ سیٹ پر بیٹھ گیا تھا جبکہ مرد اور لڑکی پچھلی سیٹوں پر بیٹھ گئے تھے۔ انچارج نے جیپ سٹارٹ کی اور پھر اس نے جیپ سرنگ میں دوڑانی شروع کر دی۔ جیپ تقریباً آدھے گھنٹے تک سرنگ میں دوڑتی رہی پھر سرنگ کا جب اختتام ہوا تو انہیں سامنے ایک بڑا گیٹ نما فولادی دروازہ دکھائی دیا جو بند تھا۔ گیٹ کے پاس بھی دو جیپیں کھڑی تھیں اور وہاں بھی ویسے ہی دو کیبن بنے ہوئے تھے جیسے سرنگ کے شروع میں بنے ہوئے تھے۔ سرنگ کے اس حصے میں بھی مسلح افراد موجود تھے۔

جیپ آتے دیکھ کر وہاں موجود مسلح افراد الرٹ ہو گئے تھے۔ پھر انچارج کے ساتھ ڈاکٹر اشتیاق کو دیکھ کر ان سب کے اعصاب بھی ڈھیلے پڑے گئے۔ سرنگ کے اس حصے میں بھی مسلح افراد کا ایک انچارج تھا۔ وہ بھی ڈاکٹر اشتیاق کو ایمرجنسی وے سے آتے دیکھ کر حیران ہوا تھا۔ ڈاکٹر اشتیاق نے جو باتیں پہلے انچارج کو بتائی تھیں اسے بھی وہی باتیں بتا کر مطمئن کر دیا۔ پہلا انچارج ان تینوں کو وہاں ڈراپ کر کے جیپ لے کر واپس چلا گیا تھا۔

"آپ دونوں یہیں رکیں۔ پہلے میں اندر جاؤں گا۔ اگر ماسٹر کمپیوٹر کی فیڈنگ اور ریڈنگ سسٹم میں کوئی گڑبڑ ہوئی تو میں اسے

خود ہی ٹھیک کر لوں گا اور اگر خرابی زیادہ ہوئی تو پھر میں آپ دونوں کو اندر بلا لوں گا‘‘...... ڈاکٹر اشتیاق نے مرد اور لڑکی سے مخاطب ہو کر کہا تو ان دونوں نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔

’’میجر احسن‘‘...... ڈاکٹر اشتیاق نے سرنگ کے اس حصے میں موجود مسلح افراد کے انچارج سے مخاطب ہو کر کہا۔

’’یس سر‘‘...... میجر احسن نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

’’اگر میں ماسٹر کمپیوٹر ٹھیک کرنے میں کامیاب ہو گیا تو میں آپ کو فوراً آگاہ کر دوں گا۔ پھر یہ آپ کی ذمہ داری ہو گی کہ آپ معزز مہمانوں کو یہیں سے واپس لے جائیں تاکہ یہ واپس زیرو ون لیبارٹری جا سکیں‘‘...... ڈاکٹر اشتیاق نے کہا۔

’’یس سر‘‘...... میجر احسن نے کہا اور ڈاکٹر اشتیاق تیزی سے سامنے موجود دیوار کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ آگے جاتے ہی اس نے جیب سے ایک ٹارچ جیسا چھوٹا سا آلہ نکالا اور اس کا رخ دیوار کی طرف کر دیا۔ اسی لمحے ٹارچ سے نیلے رنگ کی شعاع سی نکل کر دیوار سے ٹکرائی۔ دوسرے لمحے تیز گڑگڑاہٹ کی آواز کے ساتھ فولادی گیٹ کھلتا چلا گیا۔ سامنے ایک چھوٹی سی راہداری بنی ہوئی تھی جس کے سامنے ایک اور دروازہ تھا۔ دروازہ بند تھا۔ ڈاکٹر اشتیاق تیز تیز چلتا ہوا راہداری میں داخل ہوا اور دروازے کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ اس نے آگے جاتے ہی دروازے پر پھر آلے سے شعاع ڈالی تو دروازہ کھل گیا اور وہ دروازے سے دوسری طرف چلا

گیا۔

’’آئیں جناب۔ آپ میرے کیبن میں تشریف لے آئیں۔ جب تک ڈاکٹر صاحب کی کال نہیں آتی آپ دونوں میرے کیبن میں رک سکتے ہیں‘‘...... میجر احسن نے ان دونوں سے مخاطب ہو کر کہا تو ان دونوں نے اثبات میں سر ہلائے اور میجر احسن کے ساتھ اس کے کیبن میں آ گئے۔

کیبن کافی کشادہ تھا۔ سائیڈ کی دیواروں کے پاس کرسیاں رکھی ہوئی تھی۔ میجر احسن نے انہیں کرسیوں پر بٹھایا اور پھر اس نے ایک مسلح شخص سے ان دونوں کے لئے کولڈ ڈرنکس کے کین منگوا لئے۔ وہ دونوں خاموشی سے کولڈ ڈرنکس پینے لگے۔ میجر احسن کچھ دیر وہاں بیٹھ کر ان دونوں سے رسمی باتیں کرتا رہا پھر وہ اٹھ کر بیرونی دروازے کی طرف چلا گیا۔

’’تمہارا کیا خیال ہے۔ اندر جا کر ڈاکٹر اشتیاق بدل تو نہیں جائے گا‘‘...... لڑکی نے جو انجلینا تھی، اپنے ساتھی سے مخاطب ہو کر قدرے تشویش زدہ لہجے میں کہا۔

’’ڈونٹ وری۔ وہ میری ٹرانس میں ہے۔ میں نے اس کے مائنڈ میں جو فیڈ کر دیا ہے وہ ہر حال میں اس پر عمل کرے گا۔ بس تھوڑی ہی دیر کی بات ہے پھر ہم دونوں لیبارٹری کے اندر ہوں گے‘‘...... نوجوان نے کہا جو فوگا شے تھا۔

’’مجھے اس بات کا ڈر ہے کہ کہیں لیبارٹری میں موجود ماسٹر

کمپیوٹر ڈاکٹر اشتیاق کے بدلے ہوئے مائنڈ کو نہ چیک کر لے۔ ایسی صورت میں وہ ڈاکٹر اشتیاق کی ہدایات ماننے سے انکار بھی تو کر سکتا ہے''...... انجلینا نے کہا۔

''ایسا کچھ نہیں ہو گا۔ ماسٹر کمپیوٹر ڈاکٹر اشتیاق کی آواز چیک کرے گا۔ وہ مائنڈ ریڈنگ کرنے والا کمپیوٹر نہیں ہے جس سے اسے پتہ چل سکے کہ ڈاکٹر اشتیاق کا مائنڈ تبدیل کر دیا گیا ہے''...... فوگاشے نے کہا تو انجلینا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

''اب ہمیں یہاں اور کتنی دیر انتظار کرنا پڑے گا''...... انجلینا نے چند لمحے خاموش رہنے کے بعد کہا۔

''کچھ دیر تو لگے گی۔ ماسٹر کمپیوٹر کا ڈیٹا چینج کرنے میں وقت لگتا ہے۔ ڈاکٹر اشتیاق کمپیوٹر پروگرامز میں تبدیلی کر کے فوراً ہمیں لیبارٹری میں بلا لے گا''...... فوگاشے نے کہا۔

''یہ بھی تو ہو سکتا ہے کہ لیبارٹری میں موجود دوسرے سائنس دان ڈاکٹر اشتیاق کو ماسٹر کمپیوٹر پروگرام میں تبدیلی کرتے دیکھ کر چونک پڑیں اور وہ اسے ایسا کرنے سے روک دیں''...... انجلینا نے ایک بار پھر خدشہ ظاہر کرتے ہوئے کہا۔

''نہیں۔ ایسا نہیں ہو گا۔ ڈاکٹر اشتیاق اس لیبارٹری کا فل انچارج ہے۔ دوسرے لفظوں میں وہ اس لیبارٹری کے سیاہ و سفید کا مالک ہے وہ کچھ بھی کرے اسے کوئی نہیں روک سکتا۔ جب میں اسے ٹرانس میں لے کر اس سے پوچھ گچھ کر رہا تھا تو تم نے بھی تو

اس کی ساری باتیں سنی تھیں۔ پھر تم اس قدر پریشان کیوں ہو رہی ہو''...... فوگاشے نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''ہم یہاں دشمنوں کے درمیان بیٹھے ہیں فوگاشے اور دشمن مسلح ہے۔ اگر ڈاکٹر اشتیاق نے کوئی گڑبڑ کر دی تو پھر ہمارا یہاں سے زندہ بچ نکلنا ناممکن ہو جائے گا''...... انجلینا نے کہا۔

''کچھ نہیں ہو گا۔ تم بلا وجہ فکر کر رہی ہو۔ ہم منزل کے قریب ہیں۔ تمہیں اپنی سوچ پازیٹو رکھنی چاہئے۔ نیگیٹو سوچ کر تم مجھے خواہ مخواہ الجھن میں ڈال رہی ہو۔ جب میں نے کہہ دیا ہے کہ کچھ نہیں ہو گا تو یقین کر لو کہ واقعی کچھ نہیں ہو گا اور ہم یہاں سے اپنا مشن مکمل کر کے آسانی سے نکل جائیں گے''...... فوگاشے نے اعتماد بھرے لہجے میں کہا۔

''ٹھیک ہے۔ اگر تم مطمئن ہو تو پھر واقعی مجھے فکر کرنے کی کیا ضرورت ہے''...... انجلینا نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

ابھی انہیں وہاں بیٹھے ہوئے کچھ ہی دیر ہوئی ہو گی کہ اسی لمحے میجر احسن اندر آیا اور تیز تیز چلتا ہوا ان کی طرف بڑھا۔ فوگاشے اور انجلینا اسے اپنی طرف آتے دیکھ کر چونک پڑے۔

''آپ دونوں میرے ساتھ آئیں''...... میجر احسن نے ان سے مخاطب ہو کر کہا۔ فوگاشے نے انجلینا اور انجلینا نے اس کی طرف دیکھا پھر وہ میجر احسن کی طرف سوالیہ نظروں سے دیکھتے ہوئے اٹھ کھڑے ہوئے۔

''ڈاکٹر اشتیاق کی کال آئی ہے۔ انہوں نے آپ کو لیبارٹری میں بلایا ہے''...... میجر احسن نے کہا تو ان دونوں کے ستے ہوئے چہرے کھل اٹھے۔

''اوہ۔ لگتا ہے ان سے ماسٹر کمپیوٹر ٹھیک نہیں ہوا ہے''...... انجلینا نے کہا۔

''شاید''...... میجر احسن نے کہا اور مڑ کر دروازے کی طرف بڑھا۔ فوگاشے اور انجلینا نے ایک دوسرے کی طرف فاتحانہ نظروں سے دیکھا اور پھر وہ دونوں میجر احسن کے پیچھے ہو لئے۔ میجر احسن انہیں کیبن سے لے کر باہر آیا اور سامنے موجود راہداری کی جانب بڑھتا چلا گیا۔ دونوں اس کے پیچھے چل رہے تھے۔ میجر احسن راہداری کے اختتام پر موجود دروازے کے پاس جا کر رک گیا۔ اس نے جیب سے ویسا ہی ٹارچ نما آلہ نکالا جیسا ڈاکٹر اشتیاق کے پاس تھا۔ اس نے آلے کا رخ دروازے کی طرف کرتے ہوئے ایک بٹن پریس کیا تو آلے سے شعاع سی نکل کر دروازے پر پڑی اور کٹاک کی آواز کے ساتھ دروازے کا لاک کھل گیا۔ میجر احسن نے دروازے کا ہینڈل پکڑ کر گھمایا تو دروازہ کھلتا چلا گیا۔ دروازے کے دوسری طرف ایک نوجوان کھڑا تھا جس نے ڈاکٹروں جیسا سفید رنگ کا ایپرن پہن رکھا تھا۔ اس کے چہرے پر سبز رنگ کا نقاب بھی دکھائی دے رہا تھا۔

''یہ ڈاکٹر احسان ہیں۔ ڈاکٹر اشتیاق کے اسسٹنٹ۔ آپ ان

کے ساتھ چلے جائیں یہ آپ کو ڈاکٹر اشتیاق کے پاس لے جائیں گے''...... میجر احسن نے کہا تو فوگاشے اور انجلینا نے اثبات میں سر ہلائے اور آگے بڑھ گئے۔ ڈاکٹر احسان نے باری باری ان دونوں سے ہاتھ ملایا اور انہیں لے کر ایک بڑے ہال میں آ گیا۔ جہاں پاکیشیا کی ایک عظیم الشان لیبارٹری موجود تھی۔ سفید رنگ کی ٹائلوں سے بنا ہوا یہ ہال انتہائی دلکش تھا۔ ہر طرف شیشے اور سٹیل لیس سٹیل کے بڑے بڑے پائپ ادھر سے ادھر جاتے ہوئے دکھائی دے رہے تھے اور ان پائپوں کے ساتھ جگہ جگہ عجیب و غریب اور بڑی بڑی مشینیں لگی ہوئی تھیں جن پر سفید ایپرن اور سبز نقاب والے بے شمار افراد کام کرتے دکھائی دے رہے تھے۔

مشینوں اور پائپوں کے درمیان گزرنے کے لئے چھوٹی چھوٹی راہداریوں جیسے راستے بنے ہوئے تھے۔ ڈاکٹر احسان ان دونوں کو مختلف راستوں سے گزارتا ہوا دوسری طرف موجود ایک اور بڑے ہال میں لے گیا۔ اس ہال میں ایٹمی ری ایکٹرز کام کر رہے تھے۔ ری ایکٹرز سے تیز گونج نما آوازیں سنائی دے رہی تھیں اور ہر طرف ہارڈ کرسٹلز کے بنے ہوئے مشینی کیبن دکھائی دے رہے تھے۔ سامنے ایک چھوٹا سا چبوترا تھا جہاں ایک بڑا ری ایکٹر کام کر رہا تھا۔ اس ری ایکٹر سے پیدا ہونے والی گونج سے کان پڑی آواز بھی سنائی نہیں دیتی تھی۔ ڈاکٹر احسان ان دونوں کو اس چبوترے کے پاس سے گزارتا ہوا سائیڈ میں موجود ایک بڑے کمرے میں

لے آیا۔ اس کمرے میں بھی بے شمار مشینیں لگی ہوئی تھیں اور سائیڈ میں ایک مخروطی شکل کی بڑی سی مشین کام کر رہی تھی جس سے بے شمار کرسٹلز پائپ نکل کر چھت اور دیواروں میں گھستے ہوئے دکھائی دے رہے تھے۔ اس مشین کو دیکھ کر فوگاشے اور انجلینا کی آنکھوں میں چمک پیدا ہوگئی۔ مشین پر بے شمار انجینئرز اور سائنس دان کام کرتے دکھائی دے رہے تھے۔

اس کیبن کی سائیڈ میں ایک بڑا سا کمرہ تھا جو ڈاکٹر اشتیاق کے لئے مخصوص تھا۔ ڈاکٹر اشتیاق اپنے کمرے میں موجود تھا اور ایک مشین پر بیٹھا اسے آپریٹ کر رہا تھا۔ کمرے میں اس کے سوا اور کوئی دکھائی نہیں دے رہا تھا۔ ڈاکٹر اشتیاق مشین آپریٹ کرنے میں اس قدر منہمک تھا کہ اسے ڈاکٹر احسان اور ان دونوں کی آمد کا احساس تک نہ ہوا تھا۔

’’میں آپ کے مہمانوں کو لے آیا ہوں سر‘‘...... ڈاکٹر احسان نے ڈاکٹر اشتیاق سے مخاطب ہو کر کہا تو ڈاکٹر احسان چونک کر اس کی طرف دیکھنے لگا۔

’’ٹھیک ہے۔ انہیں یہاں چھوڑ دو اور تم جاؤ‘‘...... ڈاکٹر اشتیاق نے کہا تو ڈاکٹر احسان نے اثبات میں سر ہلایا اور مڑ کر تیز تیز چلتا ہوا کمرے سے نکلتا چلا گیا۔ اس کے جاتے ہی فوگاشے اور انجلینا خاموشی سے ڈاکٹر اشتیاق کے قریب پڑی ہوئی کرسیوں پر بیٹھ گئے۔

’’یہ کون سی مشین ہے‘‘...... فوگاشے نے ڈاکٹر اشتیاق سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

’’یہ کنٹرولنگ مشین ہے۔ اسی مشین سے ماسٹر کمپیوٹر اور میں لیبارٹری کو کنٹرول کرتے ہیں‘‘...... ڈاکٹر اشتیاق نے کہا۔

’’گڈ شو۔ تم نے ماسٹر کمپیوٹر کے ساتھ کیا کیا ہے‘‘...... فوگاشے نے پوچھا۔

’’میں نے وقتی طور پر اسے آف کر دیا ہے۔ اور اسے ٹھیک کرنے کے بہانے یہاں بیٹھا ہوں۔ دس منٹ تک ماسٹر کمپیوٹر آف رہے گا اور پھر خود بخود آن ہو کر الرٹ ہو جائے گا‘‘۔ ڈاکٹر اشتیاق نے کہا۔

’’کیا تم اسے آف رکھنے کے لئے دس منٹ سے زیادہ کا وقت ایڈجسٹ نہیں کر سکتے‘‘...... انجلینا نے پوچھا۔

’’نہیں۔ کمپیوٹر کی ڈیزائننگ اور اس کی پروگرامنگ اس انداز میں کی گئی ہے کہ اسے دس منٹ سے زیادہ آف نہیں رکھا جا سکتا ہے۔ اسے عام طور پر اسی وقت آف کیا جاتا ہے جب لیبارٹری کی چیکنگ کے لئے پرائم منسٹر، پریذیڈنٹ یا پاکیشیا کے دوسرے بڑے سائنس دان یہاں آنے والے ہوں۔ بصورت دیگر کمپیوٹر ڈے نائٹ ورکنگ پوزیشن میں رہتا ہے‘‘...... ڈاکٹر اشتیاق نے کہا۔

’’کمپیوٹر آف ہوئے کتنا وقت گزرا ہے‘‘...... فوگاشے نے پوچھا۔

''چار منٹ۔ اب صرف چھ منٹ باقی ہیں۔ چھ منٹ کے بعد کمپیوٹر خود بخود آن ہو جائے گا''...... ڈاکٹر اشتیاق نے جواب دیا۔

''ہمارے پاس بہت کم وقت ہے فوگاشے۔ چلو۔ ہمیں جلد سے جلد اپنا کام مکمل کرنا ہے پھر ہمیں یہاں سے نکلنا بھی ہے''۔ انجلینا نے کہا لیکن فوگاشے خاموشی سے بیٹھا رہا اس کی نظریں ڈاکٹر اشتیاق پر جمی ہوئی تھیں۔

''میں تم سے کہہ رہی ہوں فوگاشے۔ وقت گزرتا جا رہا ہے۔ اگر تم اسی طرح بیٹھے سوچتے رہے تو پھر ہم یہاں آنے کے باوجود کچھ بھی نہیں کر سکیں گے''...... انجلینا نے کہا۔

''کیوں نہیں کر سکیں گے۔ ہم یہاں آ گئے ہیں۔ اب ہم بہت کچھ کر سکتے ہیں''...... فوگاشے نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''تو پھر اٹھو۔ جو کرنا ہے جلدی کرو''...... انجلینا نے کہا۔

''ڈاکٹر اشتیاق''...... فوگاشے نے انجلینا کی بجائے ڈاکٹر اشتیاق سے مخاطب ہو کر کہا تو ڈاکٹر اشتیاق چونک کر اس کی طرف دیکھنے لگا۔

''ماسٹر کمپیوٹر آن کرو''...... فوگاشے نے کہا تو اس کی بات سن کر انجلینا بری طرح سے چونک پڑی۔

''ماسٹر کمپیوٹر۔ یہ تم کیا کہہ رہے ہو فوگاشے۔ اگر اس نے ماسٹر کمپیوٹر آن کر دیا تو ہم فوراً اس کی نظروں میں آ جائیں گے اور......'' انجلینا نے فوگاشے کی بات سن کر بوکھلائے ہوئے لہجے

میں کہا۔

''تم دو منٹ خاموش رہو اور مجھے اپنا کام کرنے دو''۔ فوگاشے نے منہ بنا کر کہا۔ انجلینا نے اس سے کچھ کہنا چاہا لیکن پھر اس نے فوراً اپنا منہ بند کر لیا۔

''ماسٹر کمپیوٹر کو سیف موڈ پر آن کرو اور اس کا وائس کنٹرول ڈیٹا آن کرو جلدی''...... فوگاشے نے کہا تو ڈاکٹر اشتیاق نے اثبات میں سر ہلایا اور آن مشین کو آپریٹ کرنے لگا۔

''ماسٹر کمپیوٹر آن ہے اور اس کا وائس کنٹرولڈ سسٹم بھی اوپن ہو گیا ہے''...... ڈاکٹر اشتیاق نے کہا۔

''وائس سسٹم کے کوڈز بتاؤ مجھے''...... فوگاشے نے کہا تو ڈاکٹر اشتیاق مشین پر لگی ہوئی سکرین پر موجود کوڈز بتانے لگا۔

''گڈ شو۔ اب میں جو بولوں گا وائس کنٹرول سسٹم میں وہ کوڈ تبدیل کر دو جلدی''...... فوگاشے نے تیز لہجے میں کہا تو ڈاکٹر اشتیاق نے اثبات میں سر ہلا دیا اور اس کے ہاتھ ایک بار پھر چلنا شروع ہو گئے۔ فوگاشے اسے کوڈ بتا رہا تھا اور ڈاکٹر اشتیاق تیزی سے کوڈ تبدیل کر رہا تھا۔

''تمام کوڈز بدل گئے ہیں''...... ڈاکٹر اشتیاق نے کہا۔

''گڈ شو۔ اب اس کا سپریم وائس کنٹرول سسٹم آن کرو''۔ فوگاشے نے کہا تو ڈاکٹر اشتیاق ماسٹر کمپیوٹر کا سپریم وائس کنٹرول سسٹم آن کرنے لگا پھر اس نے سائیڈ پر لگا ہوا ایک مائیک نکال

کر ہاتھ میں لے لیا۔ مائیک ہاتھ میں لیتے ہی اس نے مشین کا ایک بٹن پریس کیا تو مشین میں موجود اسپیکر سے ایک مشینی آواز سنائی دی۔

"ماسٹر کمپیوٹر کا وائس کنٹرول سسٹم تبدیلی کے لئے تیار ہے ڈاکٹر اشتیاق۔ تبدیلی کے ماسٹر کمپیوٹر کو تین مخصوص کوڈ بتائے جائیں"۔ اسی لمحے ماسٹر کمپیوٹر کی آواز سنائی دی۔

"کوڈ بتاؤ اسے جلدی"...... فوگاشے نے تیز لہجے میں کہا تو ڈاکٹر اشتیاق نے ماسٹر کمپیوٹر کو تین کوڈز بتا دیئے۔

"کوڈ درست ہیں۔ اب ڈاکٹر اشتیاق جس کی آواز وائس کنٹرول کے لئے ماسٹر کمپیوٹر میں فیڈ کرنا چاہتا ہے اس کی آواز کمپیوٹر میموری میں فیڈ کی جائے"...... ماسٹر کمپیوٹر نے کہا۔

"لاؤ۔ مائیک مجھے دو۔ ہری اپ"......فوگاشے نے کہا تو ڈاکٹر اشتیاق نے بغیر کسی تامل کے مائیک فوگاشے کی طرف بڑھا دیا۔

"ماسٹر کمپیوٹر۔ سپریم وائس کنٹرول کے لئے میموری میں میری آواز فیڈ کرو"......فوگاشے نے کہا۔

"تمہارا نام"...... ماسٹر کمپیوٹر نے پوچھا۔

"میرا اصلی نام فوگاشے ہے لیکن ماسٹر کمپیوٹر میں کنٹرولنگ کے لئے میرا کوڈ نام ڈاکٹر اشتیاق ہی ہوگا"......فوگاشے نے کہا۔

"اوکے۔ تمہیں تین نئے کوڈز بتائے جا رہے ہیں۔ ان کوڈز کو اپنی آواز میں ریکارڈ کراؤ"...... کمپیوٹر سے آواز آئی اور پھر ایک

لمحے کے وقفے کے بعد ایک کوڈ بتایا گیا تو فوگاشے نے وہ کوڈ اپنی آواز میں دوہرا دیا۔ اسی طرح ماسٹر کمپیوٹر نے اسے مزید دو کوڈز بتائے تو فوگاشے نے وہ کوڈ بھی اپنی آواز میں ریکارڈ کرا دیئے۔

"فوگاشے کی آواز بطور ماسٹر وائس کنٹرولنگ کے لئے ماسٹر کمپیوٹر میں فیڈ کر لی گئی ہے۔ اب فوگاشے، ڈاکٹر اشتیاق کے نام سے ماسٹر کمپیوٹر کو مکمل طور پر کنٹرول کرنے کا اختیار رکھتا ہے۔ کوڈز کی تبدیلی کے بغیر ماسٹر کمپیوٹر کسی اور کی آواز کا کوئی حکم قبول نہیں کرے گا"۔ ماسٹر کمپیوٹر کی آواز سنائی دی تو نہ صرف فوگاشے بلکہ انجلینا کے چہرے پر بھی بے پناہ خوشی کی چمک ابھر آئی۔

"میں اور میری ساتھی لیبارٹری میں رہیں گے۔ تم ری سٹارٹ ہو کر دس منٹ بعد مکمل طور پر ایکٹیو ہو کر ہم دونوں کے جسم اسکین کرنا اور ہمارا ڈیٹا اپنی میموری میں فیڈ کر لینا۔ یاد رہے کہ ہم دونوں لیبارٹری کے جس حصے میں جب چاہیں اور جہاں چاہیں جا سکتے ہیں اور ماسٹر کمپیوٹر ہماری ایکٹویٹیز کو چیک نہیں کرے گا"۔ فوگاشے نے کہا۔

"ماسٹر کمپیوٹر، وائس کنٹرولر کے احکامات پر عمل کرے گا"۔ ماسٹر کمپیوٹر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"گڈ شو۔ اب فوراً ری سٹارٹ لو اور اپنا کام شروع کر دو۔ ہری اپ"...... فوگاشے نے تیز لہجے میں کہا تو اسی لمحے مشین سے تیز زوں زوں کی آواز سنائی دی اور پھر مشین ایک لمحے کے لئے آف

ہوگئی۔ ابھی ایک ہی لمحہ گزرا ہوگا کہ مشین دوبارہ سٹارٹ ہوئی اور اس میں سے ایک بار پھر تیز گونج کی آوازیں سنائی دینے لگیں۔ فوگاشے اور انجلینا کی نظریں مشین پر جمی ہوئی تھیں۔

''کیا اب یہ تمہاری آواز سن کر تمہاری ہدایات پر عمل کرے گا''...... انجلینا نے قدرے پریشانی کے عالم میں کہا۔

''امید تو ہے''...... فوگاشے نے مبہم سے لہجے میں کہا۔

''اگر ایسا نہ ہوا تو''...... انجلینا نے اسی انداز میں کہا۔

''تو پھر سمجھو کہ ہمارا آخری وقت آ چکا ہے۔ ری سٹارٹ ہوتے ہی ماسٹر کمپیوٹر ہمیں لیبارٹری کے غیر متعلق افراد کے طور پر مارک کر لے گا اور پھر لیبارٹری میں موجود ہونے اور کمپیوٹر سے چھیڑ چھاڑ کرنے کے جرم میں یہ ہمیں فوراً موت کے گھاٹ اتار دے گا۔ یہاں کسی بھی جگہ سے ہم پر لیزر لائٹ فائر ہو سکتی ہے جو ہمیں ایک لمحے میں جلا کر بھسم کر سکتی ہے''...... فوگاشے نے کہا۔ اس کے لہجے میں بھی بے چینی دکھائی دے رہی تھی جیسے اسے بھی خطرہ ہو کہ ری سٹارٹ ہونے پر اگر کمپیوٹر نے اس کی فیڈنگ پر عمل نہ کیا تو واقعی ان کی زندگیاں خطرے میں پڑ سکتی ہیں۔ وہ بار بار اپنی ریسٹ واچ کی طرف دیکھ رہا تھا جس پر دس منٹ پورے ہونے میں چند سیکنڈ باقی رہ گئے تھے۔

کچھ دیر تک مشین چلتی رہی پھر مشین سے آنے والی گونج کی آواز ختم ہوگئی۔

''ماسٹر کمپیوٹر ری سٹارٹ ہو چکا ہے اور ماسٹر کمپیوٹر کی سیکرٹ آئیز نے کام کرنا شروع کر دیا ہے''...... مشین سے آواز آئی تو فوگاشے کے چہرے پر قدرے سکون کے تاثرات ابھر آئے۔

''ماسٹر کمپیوٹر۔ میری آواز تمہاری میموری میں فیڈ ہے۔ کیا تم میرے احکامات پر عمل کرنے کے لئے تیار ہو''...... فوگاشے نے خود کو سنبھالتے ہوئے رک رک کر کہا۔

''پہلے کوڈ نام بتاؤ''...... ماسٹر کمپیوٹر نے کہا۔

''ڈاکٹر اشتیاق''...... فوگاشے نے کہا۔

''تمہارا نام''...... ماسٹر کمپیوٹر نے پوچھا۔

''فوگاشے''...... فوگاشے نے کہا۔

''یس ماسٹر فوگاشے۔ ماسٹر کمپیوٹر میں تمہاری آواز بطور ماسٹر وائس کنٹرول فیڈ ہو چکی ہے۔ اب ماسٹر کمپیوٹر تمہارے احکامات پر عمل کرنے کے لئے تیار ہے''...... ماسٹر کمپیوٹر نے جواب دیا تو فوگاشے کا چہرہ مسرت سے گلنار ہوتا چلا گیا۔

''گڈ شو۔ اب تم میری ہدایات پر عمل کرو اور ہماری ایکٹویٹیز پر نظر رکھنا چھوڑ دو۔ جب تک میں تمہیں کوئی حکم نہ دوں اس وقت تک میری اور میری ساتھی انجلینا کی تمام ایکٹویٹیز تمہاری نظروں سے پوشیدہ رہیں گی اور ہماری آواز بھی چیک نہیں کی جائے گی''...... فوگاشے نے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

''ڈن''...... ماسٹر کمپیوٹر نے کہا تو فوگاشے ایک طویل سانس

لے کر رہ گیا۔

"کیا ہوا۔ کیا ماسٹر کمپیوٹر اب تمہارے کنٹرول میں ہے"۔ انجلینا نے فوگاشے کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا۔

"ہاں۔ اب اس لیبارٹری کا مالک میں ہوں۔ لیبارٹری کا ماسٹر کنٹرول کمپیوٹر اب میری آواز کے مطابق کام کرے گا"۔ فوگاشے نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوہ اوہ۔ کیا تم سچ کہہ رہے ہو۔ کیا واقعی اب اس لیبارٹری میں ہمارے لئے کوئی خطرہ نہیں ہے"...... انجلینا نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ اب اس لیبارٹری کا انچارج ڈاکٹر اشتیاق نہیں فوگاشے ہے صرف فوگاشے اور اب اس لیبارٹری میں وہی کچھ ہوگا جو فوگاشے چاہے گا"...... فوگاشے نے انتہائی مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ویل ڈن فوگاشے۔ ویل ڈن۔ تم واقعی جینئس ہو فوگاشے۔ مجھے تم پر فخر ہے بے حد فخر"...... انجلینا نے انتہائی مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"تھینکس"...... فوگاشے نے مسکرا کر کہا۔ ڈاکٹر اشتیاق ان کے سامنے کسی مٹی کے مادھو کی طرح کھڑا تھا۔ فوگاشے کی کمپیوٹر میں وائس فیڈنگ تبدیلی پر اس نے کوئی اختلاف نہیں کیا تھا اور نہ ہی اس نے اس عمل کو روکنے کی کوشش کی تھی۔

"لیکن تمہیں ماسٹر کمپیوٹر اپنے کنٹرول میں کرنے کا خیال کیسے آیا اور تمہیں یہ کیسے پتہ چلا کہ ماسٹر کمپیوٹر کو اس انداز میں کمانڈز دے کر اسے اپنے کنٹرول میں لیا جا سکتا ہے"...... انجلینا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اس بات کا علم مجھے یہاں آ کر ہوا تھا۔ تھوڑی دیر پہلے جب ڈاکٹر اشتیاق مشین پر کام کر رہا تھا تو اس نے کہا تھا کہ لیبارٹری کو ماسٹر کمپیوٹر اور میں کنٹرول کرتے ہیں۔ جب ڈاکٹر اشتیاق نے یہ بات کہی تو مجھے ایک خیال آیا کہ اگر ماسٹر کمپیوٹر کے ساتھ ساتھ ڈاکٹر اشتیاق لیبارٹری کنٹرول کرتا ہے تو پھر یہ چاہے تو ماسٹر کمپیوٹر کی وائس میموری بھی چینج کر سکتا ہے۔ چونکہ وائس میموری کو چینج کرنے کے مخصوص کوڈز ہوتے ہیں جو ڈاکٹر اشتیاق کو معلوم تھے تو میں نے اسے کمپیوٹر سیف پوزیشن میں آن کرنے اور وائس کنٹرول سسٹم اوپن کرنے کا کہا تھا۔ یہ میری ٹرانس میں تھا اور اس نے میرے کہنے پر وہی کیا جس کا میں نے اسے حکم دیا تھا۔ وائس کنٹرول سسٹم کا ڈیٹا سکرین پر میرے سامنے آیا تو مجھے پتہ چل گیا کہ اگر میں چاہوں تو اس سسٹم سے ڈاکٹر اشتیاق کی جگہ اپنی آواز ریکارڈ کرا کر ماسٹر کمپیوٹر کو اپنے کنٹرول میں لے سکتا ہوں اور پھر میں نے ایسا ہی کیا۔ یہ کام اسی وقت کیا جا سکتا تھا جب کمپیوٹر آف ہو اور اسے سیف پوزیشن مین آن کیا جائے۔ ہمارے پاس وقت کم تھا اس لئے مجھے وائس چینج کرنے میں وقت لگ سکتا تھا۔ میں

نے مختصر وقت میں سارا کام کر لیا۔ ڈاکٹر اشتیاق نے کمپیوٹر کو دس منٹ کے لئے آف کیا تھا۔ میں نے اسی وقت میں کمپیوٹر کا وائس سسٹم تبدیل کر لیا اور دس منٹ پورے ہونے سے پہلے ہی کمپیوٹر کو ری سٹارٹ کر دیا۔ اگر کمپیوٹر ری سٹارٹ ہونے میں ایک سیکنڈ بھی زیادہ ہو جاتا تو کمپیوٹر میں میری کی گئی نئی فیڈنگ میرے کسی کام نہ آتی اور کمپیوٹر بدستور ڈاکٹر اشتیاق کے وائس کنٹرول میں رہتا لیکن یہ میری خوش قسمتی تھی کہ دس منٹ پورے ہونے سے پہلے کمپیوٹر دوبارہ ری سٹارٹ ہو گیا تھا اور اس کی میموری میں میری فیڈنگ سیف ہو گئی اور یہ مکمل طور پر میرے کنٹرول میں آ گیا ہے اور اب ہم اس لیبارٹری کے سیاہ و سفید کے مالک بن گئے ہیں''۔ فوگاشے نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا تو انجلینا کا چہرہ کھل اٹھا۔

''گڈ شو۔ اس کا مطلب ہے کہ ہم اس لیبارٹری میں اب آزادی سے رہ سکتے ہیں''...... انجلینا نے کہا۔

''ہاں بالکل۔ اب ہمیں کوئی خطرہ نہیں ہے۔ ہم لیبارٹری کا مکمل راؤنڈ لگائیں گے اور پھر جب چاہیں لیبارٹری کو تباہ کر کے یہاں سے آسانی سے نکل جائیں گے''...... فوگاشے نے کہا۔

''تو کیا اب ہمیں ڈاکٹر اشتیاق کی بھی کوئی ضرورت نہیں ہے''...... انجلینا نے کہا۔

''نہیں۔ یہ ہمارے لئے اب بے کار ہو گیا ہے لیکن پھر بھی ہم اسے ابھی ہلاک نہیں کریں گے۔ میں ماسٹر کمپیوٹر سے بات کرتا

ہوں۔ ہو سکتا ہے کہ کمپیوٹر میں لیبارٹری ڈسٹرکشن کا بھی کوئی آپشن موجود ہو۔ اگر ایسا ہے تو پھر مجھے صرف کمپیوٹر میں یہ ہدایات فیڈ کرنی پڑیں گی کہ لیبارٹری کو مکمل طور پر تباہ کر دیا جائے۔ کمپیوٹر نے میری ہدایات پر عمل کیا تو اس لیبارٹری کو تباہ کرنے کے لئے ہمیں زیادہ تگ و دو بھی نہیں کرنی پڑے گی اور ہم ماسٹر کمپیوٹر کی وجہ سے آسانی سے اوز بغیر کوئی نقصان اٹھائے یہاں سے نکل جائیں گے''...... فوگاشے نے کہا۔

''گڈ شو۔ تو پھر تم ماسٹر کمپیوٹر سے بات کرو۔ اگر اس کے پاس لیبارٹری کی تباہی کا کوئی آپشن موجود ہے تو پھر ہم اس کا بھرپور فائدہ اٹھائیں گے''...... انجلینا نے اسی طرح سے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

''ٹھیک ہے۔ میں ماسٹر کمپیوٹر سے بات کرتا ہوں تب تک تم ڈاکٹر اشتیاق کے ساتھ جاؤ اور اس کے خفیہ سیف سے لیڈی زاؤ پاری کی بلیک بک لے آؤ''...... فوگاشے نے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ اس سے کہو کہ یہ میرے ساتھ چلے''...... انجلینا نے اثبات میں سر ہلا کر کہا۔

''ڈاکٹر اشتیاق۔ انجلینا کے ساتھ جاؤ اور اپنے سیکرٹ سیف سے لیڈی زاؤ پاری کی بلیک بک نکال لاؤ''...... فوگاشے نے ڈاکٹر اشتیاق سے مخاطب ہو کر کہا۔

''ٹھیک ہے۔ میرے ساتھ آؤ''...... ڈاکٹر اشتیاق نے کہا اور

دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ انجلینا بھی مسکراتی ہوئی اس کے پیچھے چل پڑی۔

''ماسٹر کمپیوٹر''...... انجلینا کے جانے کے بعد فوگاشے نے ماسٹر کمپیوٹر سے مخاطب ہو کر کہا۔

''لیس پلیز''...... ماسٹر کمپیوٹر کی مخصوص آواز سنائی دی۔

''کوڈ ڈاکٹر اشتیاق۔ نام فوگاشے''...... فوگاشے نے کہا۔

''کوڈ اور نام درست ہیں''...... کمپیوٹر نے جواب دیا۔

''مجھے تم سے کچھ ضروری معلومات حاصل کرنی ہیں۔ کیا تم مجھے ان کا مفصل جواب دے سکتے ہو''...... فوگاشے نے پوچھا۔

''لیس ماسٹر فوگاشے۔ ماسٹر کمپیوٹر تمہیں لیبارٹری کے بارے میں مکمل معلومات فراہم کر سکتا ہے''...... ماسٹر کمپیوٹر نے کہا۔

''اوکے۔ پہلے مجھے اس لیبارٹری کے بارے میں پوری تفصیل بتاؤ''...... فوگاشے نے کہا تو ماسٹر کمپیوٹر نے اسے لیبارٹری میں موجود ری ایکٹرز کے بارے میں تفصیل بتانی شروع کر دی اور اس نے فوگاشے کو لیبارٹری کے ایک ایک حصے اور یہاں ایجاد ہونے والی ہر چیز کی تفصیل مہیا کرنی شروع کر دی۔

''گڈ شو۔ اب یہ بتاؤ کہ اگر میں اس لیبارٹری کو مکمل طور پر تباہ کرنا چاہوں تو کیا تم میرے ڈسٹرکشن پلان پر عمل کر سکتے ہو''۔ فوگاشے نے پوچھا۔

''لیس فوگاشے۔ لیبارٹری کو اس انداز میں ڈیزائن کیا گیا ہے

کہ اگر لیبارٹری کا کوئی ری ایکٹر بلاسٹ ہو جائے یا پھر یہاں موجود ری ایکٹرز کے پائپوں سے کیمیائی مادہ ریلیز ہونا شروع ہو جائے جس سے لیبارٹری میں موجود افراد کے ساتھ بیرونی دنیا کو بھی خطرہ لاحق ہو سکتا ہو تو پھر ماسٹر کمپیوٹر اس لیبارٹری کو مکمل طور پر سیلڈ کر کے تباہ کر سکتا ہے۔ تمام ری ایکٹرز کے فنکشنز ختم کر کے انہیں بلاک کر کے زمین کی گہرائیوں میں دفن کر سکتا ہے اور پھر لیبارٹری کے بیرونی حصوں کو اس انداز میں بلاک کر سکتا ہے کہ یہاں پھیلنے والے کیمیائی مادے کے اثرات باہر نہ جا سکیں۔ لیبارٹری کے نیچے تین ہزار میٹر تک کی کھدائی کی گئی ہے جسے بلیک ہول کی شکل میں بنایا گیا ہے۔ ماسٹر کمپیوٹر انتہائی شدید خطرے کی صورت میں پوری لیبارٹری اس بلیک ہول میں گرا سکتا ہے تاکہ کیمیائی اثرات سے بیرونی دنیا کو مکمل طور پر خطرے سے دور رکھا جا سکے''...... ماسٹر کمپیوٹر نے جواب دیا۔

''گڈ شو۔ یہ بتاؤ کہ مجھے لیبارٹری تباہ کرنے کے لئے ماسٹر کمپیوٹر کو کون سی کمانڈ دینی پڑے گی''...... فوگاشے نے پوچھا۔

''لیبارٹری ڈسٹرکشن پلان کے تحت ماسٹر وائس کنٹرول فوگاشے کو ایک خصوصی کوڈ بتانا پڑے گا۔ اس کوڈ کے میچ ہوتے ہی ماسٹر کمپیوٹر ڈسٹرکشن پلان پر عمل کر دے گا اور اگلے پانچ منٹوں میں مکمل طور پر اس لیبارٹری کو ختم کر دے گا اور لیبارٹری زمین کے نیچے موجود بلیک ہول میں مکمل طور پر غائب کر دی جائے گی''...... ماسٹر کمپیوٹر

نے کہا۔

''گڈ شو۔ مجھے ڈسٹرکشن پلان کا کوڈ بتاؤ''......فو گاشے نے کہا۔

''ڈسٹرکشن پلان کوڈ ماسٹر کمپیوٹر کے پاس نہیں ہے۔ یہ کوڈ ڈاکٹر اشتیاق جانتا ہے''...... ماسٹر کمپیوٹر نے کہا۔

''اوہ۔ ٹھیک ہے۔ میں ڈاکٹر اشتیاق سے کوڈ معلوم کر لوں گا۔ پھر جیسے ہی میں تمہیں کوڈ بتاؤں تم فوراً لیبارٹری کو تباہ کرنے کے پلان پر عمل کرنا شروع کر دینا''......فو گاشے نے کہا۔

''او کے ماسٹر فو گاشے۔ ماسٹر کمپیوٹر تمہاری ہدایات پر عمل کرے گا''۔ ماسٹر کمپیوٹر نے جواب دیا۔ اس کا جواب سن کر فو گاشے کے چہرے پر بے پناہ سکون کے تاثرات پھیلتے چلے گئے جیسے اس نے بہت بڑا معرکہ سرانجام دے دیا ہو۔

عمران نے کار ایک بڑی عمارت کے گیٹ کے سامنے روکی۔ اس کے کار روکتے ہی اس کے پیچھے مزید چار کاریں رکیں اور ان میں سے سیکرٹ سروس کے ممبران نکل کر باہر آ گئے۔

عمران بھی کار سے نکلا اور تیز تیز چلتا ہوا عمارت کے گیٹ کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ گیٹ پر دو مسلح گارڈ موجود تھے۔ عمران کو اپنی طرف آتے دیکھ کر وہ چوکنے ہو گئے۔

''یس پلیز''......ایک گارڈ نے آگے بڑھ کر عمران کے سامنے آتے ہوئے کہا۔

''مجھے ڈاکٹر اشتیاق سے ملنا ہے۔ ابھی فوراً''......عمران نے بڑے سخت لہجے میں کہا۔

''ڈاکٹر اشتیاق اس وقت رہائش گاہ میں نہیں ہیں۔ وہ لیبارٹری گئے ہوئے ہیں''......گارڈ نے جواب دیا۔

''ان کا پرسنل اسسٹنٹ کریم خان۔ وہ کہاں ہے''۔ عمران نے

اسے تیز نظروں سے گھورتے ہوئے کہا۔

''کریم خان۔ وہ ابھی تھوڑی دیر پہلے آیا ہے۔ وہ اندر ہی موجود ہے''...... گارڈ نے جواب دیا۔

''اوکے۔ مجھے کریم خان کے پاس لے چلو۔ مجھے اس سے ضروری بات کرنی ہے''...... عمران نے سنجیدگی سے کہا۔

''لیکن آپ کون ہیں اور یہ سب''...... گارڈ نے حیرت سے اس کی طرف اور اس کے ساتھیوں کی طرف دیکھتے ہوئے کہا جو کاروں سے نکل کر اس طرف ہی آ گئے تھے۔

''ہم خدائی فوجدار ہیں۔ جلدی کرو۔ اگر وہ بھاگ گیا تو پھر اس کی ساری ذمہ داری تم پر ہو گی''...... عمران نے غرا کر کہا۔ اس کی بات سن کر دوسرا گارڈ بھی تیز تیز چلتا ہوا عمران کے پاس آ کر کھڑا ہو گیا۔

''کون بھاگ گیا۔ کس کی بات کر رہے ہو تم''...... دوسرے گارڈ نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''تمہارا چچا''...... عمران نے کہا اور ساتھ ہی اس نے بجلی کی سی تیزی سے پہلے گارڈ پر حملہ کر دیا۔ اس نے گارڈ پر حملہ کرتے ہوئے قریب کھڑے صفدر کو اشارہ کیا تو صفدر بھی بجلی کی سی تیزی سے حرکت میں آیا اور اس نے دوسرے گارڈ کو دبوچ لیا۔ عمران نے گارڈ کی گردن پکڑی تھی۔ صفدر نے بھی تیزی سے حرکت کرتے ہوئے پہلے گارڈ کے دونوں ہاتھ پکڑے اور پھر اس نے گارڈ کو

تیزی سے گھماتے ہوئے اس کی گردن پر ہاتھ ڈال دیئے۔

''ہاف آف کرو اسے''...... عمران نے تیز لہجے میں کہا اور اس نے خود بھی پہلے گارڈ کی گردن کو مخصوص انداز میں جھٹکا دیا تو گارڈ بے جان ہو کر اس کے بازوؤں میں جھولتا چلا گیا۔ صفدر نے بھی دوسرے گارڈ کی گردن کی مخصوص رگ دبا کر اسے بے ہوش کر دیا تھا۔

''اندر چلو۔ جلدی''...... عمران نے تیز لہجے میں کہا تو جولیا اور اس کے ساتھی تیزی سے گیٹ کی طرف بڑھے۔ عمران نے بے ہوش گارڈ کو کھینچ کر گیٹ کے سائیڈ والی دیوار سے لگا کر کھڑا کر دیا۔ صفدر بھی بے ہوش گارڈ کو اٹھا کر گیٹ کے پاس لے آیا۔ اس عمارت کے ارد گرد موجود دوسری عمارتوں میں خاموشی چھائی ہوئی تھی۔ چونکہ یہ شہر کا پوش علاقہ تھا اس لئے اس طرف شاذ و نادر ہی کوئی دکھائی دیتا تھا اور دن کے وقت جب کڑاکے کی دھوپ پڑ رہی ہوتی تھی تو اس علاقے کی سڑکوں پر ویرانی چھا جاتی تھی۔ لوگ گرمی سے بچنے کے لئے اے سی چلا کر کمروں میں ہی بند ہو کر رہ جاتے تھے۔ یہی وجہ تھی کہ عمران اور صفدر نے ان دونوں گارڈز کو قابو کر کے انہیں فوراً بے ہوش کر دیا تھا۔

جولیا نے گیٹ کے ساتھ لگے ہوئے چھوٹے دروازے پر دباؤ ڈالا تو دروازہ اندر سے بند تھا۔

''دروازہ بند ہے''...... جولیا نے آہستہ آواز میں عمران سے

مخاطب ہو کر کہا تا کہ اگر گیٹ کے پاس اندر کوئی موجود ہو تو وہ اس کی آواز نہ سن سکے۔

''ایک منٹ میں دیکھتا ہوں''...... عمران نے کہا۔ اس نے اشارے سے صدیقی کو بے ہوش گارڈ سنبھالنے کا کہا اور پھر اس نے جیب سے ایک چھوٹی سا گیند نکال لی۔ یہ گیند شیشے کی بنی ہوئی تھی اور اس میں سفید رنگ کا دھواں بھرا ہوا دکھائی دے رہا تھا۔

''یہ کیا ہے''...... جولیا نے حیرت بھری نظروں سے عمران کے ہاتھ میں موجود دھویں کی گیند کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

''ہاف آف''...... عمران نے جواب دیا تو جولیا سمجھ گئی کہ ہاف آف سے عمران کی مراد بے ہوشی سے ہے۔ اس سے پہلے کہ وہ عمران سے کچھ اور پوچھتی عمران نے گیند پوری قوت سے گیٹ کے اوپر سے دوسری طرف اچھال دی۔

''سانس روک لو۔ جلدی''...... عمران نے تیز لہجے میں کہا تو ان سب نے فوراً سانس روک لئے۔ دوسرے ہی لمحے اندر سے ایک ہلکے سے دھماکے کی آوازیں سنائی دیں۔ دھماکے کی آواز کے ساتھ چند افراد کے چیخنے اور دوڑنے بھاگنے کی آوازیں سنائی دیں پھر اچانک اندر گہری خاموشی طاری ہو گئی۔ دو منٹ سانس روکنے کے بعد عمران نے سانس لینا شروع کر دیا۔ اسے سانس لیتے دیکھ کر باقی سب بھی سانس لینا شروع ہو گئے۔

''کیا اندر تمام افراد بے ہوش ہو گئے ہیں''...... جولیا نے

پوچھا۔

''ہاں''...... عمران نے اثبات میں سر ہلا کر کہا۔

''تنویر۔ تمہارے پاس ریز کٹر ہے۔ اس سے دروازے کا لاک کاٹو تا کہ ہم اندر جا سکیں''...... عمران نے تنویر سے مخاطب ہو کر کہا تو تنویر نے اثبات میں سر ہلایا اور تیزی سے گیٹ کے چھوٹے دروازے کے پاس آ گیا۔ اس نے جیب سے قلم جیسا ریز کٹر نکالا اور پھر اس نے قلم کو مخصوص انداز میں گھمایا تو قلم کے سرے سے ایک ریز گن نکل کر باہر آ گئی۔ تنویر نے قلم کا پچھلا حصہ انگوٹھے سے پریس کیا تو گن سے سرخ رنگ کی باریک ریز نکل کر دروازے کے لاک پر پڑنی شروع ہو گئی۔ تنویر کا ہاتھ تیزی سے حرکت کرنے لگا۔ وہ ریز کٹر سے لاک کے ارد گرد کا حصہ کاٹ رہا تھا۔ کچھ ہی دیر میں لاک کے گرد سیاہ رنگ کا ایک چوکھٹا سا بن گیا۔ تنویر نے ریز کٹر آف کر کے اسے جیب میں ڈالا اور پھر اس نے پیچھے ہٹ کر لاک پر زور دار لات ماری تو لاک ٹوٹ کر اندر کی طرف جا گرا۔ لاک کے ٹوٹتے ہی دروازہ کھلتا چلا گیا۔

''فور سٹارز۔ تم چاروں باہر ہی رکو گے باقی سب اندر چلو''۔ عمران نے کہا۔ تو صدیقی اور اس کے ساتھیوں نے اثبات میں سر ہلا دیئے اور وہیں رک گئے جبکہ عمران، جولیا اور باقی ساتھیوں کو لے کر دروازے سے اندر داخل ہو گیا۔ سامنے چار گارڈز ٹیڑھے میڑھے انداز میں الٹے پڑے تھے۔ دائیں طرف ایک بڑا سا لان

تھا وہاں بھی تین مسلح افراد گرے ہوئے دکھائی دے رہے تھے۔

''یہ ڈاکٹر اشتیاق اور اس کا اسسٹنٹ کریم خان کون ہے۔ جس کے لئے تم ہمیں یہاں لائے ہو''...... جولیا نے اندر داخل ہو کر عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

''میں یہاں تمہیں دوسرے تنویر سے ملانے لایا ہوں''۔ عمران نے کہا تو اس کی بات سن کر نہ صرف جولیا بلکہ تنویر اور اس کے باقی ساتھی بھی چونک پڑے۔

''دوسرا تنویر۔ کیا مطلب۔ دوسرے تنویر سے تمہاری کیا مراد ہے۔ اوہ اوہ۔ کہیں تم اس شخص کی بات تو نہیں کر رہے جس کی شکل تنویر سے ملتی ہے جسے پرنسز مارشیا ڈھونڈتی پھر رہی تھی اور پھر اس شخص نے فور سٹارز کے ہیڈ کوارٹر پر گیس بم پھینک کر ہمیں بے ہوش کیا تھا اور ہم سے کراکو زبان میں لکھا ہوا خط اور پرنسز مارشیا کی تمام چیزیں لے کر نکل گیا تھا''...... جولیا نے چونکتے ہوئے کہا۔

''ہاں۔ وہ کریم خان ہے۔ ڈاکٹر اشتیاق کا پرسنل اسسٹنٹ، تم نے چیف کو جب اس کی تصویر ایم ایم ایس کی تو چیف نے اسے دیکھتے ہی پہچان لیا تھا۔ چیف نے مجھے کال کی اور مجھے تم سب کے ساتھ فوری طور پر کریم خان کے خلاف ایکشن لینے کا حکم دیا اور میں تمہیں لے کر یہاں آ گیا''...... عمران نے جواب دیا۔

''لیکن ڈاکٹر اشتیاق تو سائنس دان ہیں۔ پھر ان کے پرسنل

اسسٹنٹ نے یہ سب کیوں کیا تھا۔ کیا ڈاکٹر اشتیاق اور ان کا پرسنل اسسٹنٹ کسی کرائم میں ملوث ہیں''...... جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''لگتا تو ایسا ہی ہے۔ ڈاکٹر اشتیاق جرائم پیشہ تو نہیں ہے لیکن اسے جوا کھیلنے کی بری لت ضرور لگی ہوئی ہے۔ وہ لینڈ لارڈ ہے۔ دولت کی اس کے پاس کمی نہیں ہے اور وہ لاکھوں کروڑوں کماتا ہے اس لئے وہ اپنی دولت گیمز کلب میں جا کر اُڑا دیتا ہے۔ جوئے کی عادت نے اس کے بہت سے دشمن بنا دیئے ہیں اور ظاہر ہے اس کے دشمن وہی ہیں جو اس سے جوئے میں بڑی بڑی رقمیں ہار جاتے ہیں۔ ڈاکٹر اشتیاق نے ان افراد پر نظر رکھنے اور ان کے شر سے بچے رہنے کے لئے کریم جیسا ایک غنڈہ پال رکھا ہے جو انڈر ورلڈ پر نظر رکھ کر اس کے خلاف ہونے والی سازشوں سے اسے آگاہ کرتا رہتا ہے''...... عمران نے جواب دیا۔

''تو کیا ڈاکٹر اشتیاق عام گیم کلبوں میں جا کر جوا کھیلتا ہے''۔ صفدر نے حیران ہو کر کہا۔

''ہاں۔ وہ شہر کے ہر اس گیم کلب میں پہنچ جاتا ہے جہاں بڑے بڑے داؤ لگائے جاتے ہیں خاص طور پر ایسے داؤ جو ڈالرز میں لگے ہوتے ہیں۔ گیم کلب میں ڈاکٹر اشتیاق نے خود کو ہارٹ سپیشلسٹ کے طور پر متعارف کر رکھا ہے۔ لیکن وہ ہر جگہ اپنا اصلی نام ہی استعمال کرتا ہے۔ کریم خان انڈر ورلڈ میں رہ کر اسی بات کا

خیال رکھتا ہے کہ ڈاکٹر اشتیاق کی اصلی حیثیت کسی کے سامنے نہ آ سکے‘‘...... عمران نے جواب دیا۔ وہ ان سب کے ساتھ چلتا ہوا عمارت کے رہائشی حصے میں آ گیا تھا۔ رہائشی حصے میں کئی کمرے لاکڈ تھے جو تنویر نے ریز کٹر کی مدد سے کاٹے تھے۔ لیکن ان کمروں میں کوئی نہیں تھا۔

’’کہاں ہے کریم خان۔ جس کی شکل تنویر سے ملتی ہے‘‘۔ جولیا نے کہا۔

’’ہو گا یہیں کہیں۔ اس نے کہاں جانا ہے‘‘...... عمران نے کہا۔ تنویر ایک اور کمرے کے دروازے کا لاک کاٹ رہا تھا۔

’’اس کا مطلب ہے کہ کارمن کی لیڈی زاؤ پاری بھی ڈاکٹر اشتیاق سے کسی بات کا بدلہ لینا چاہتی ہے۔ اسی لئے اس نے پرنسز مارشیا کے ہاتھ ڈاکٹر اشتیاق کے لئے موت کا تحفہ بھیجا تھا۔ ڈاکٹر اشتیاق جیسے ہی اس کا تحفہ کھولتا۔ اس میں سے زہریلا مکوڑا نکل کر ڈاکٹر اشتیاق کو کاٹ لیتا اور ڈاکٹر اشتیاق اسی وقت ہلاک ہو جاتا لیکن اس کی قسمت اچھی تھی کہ اس کی موت پرنسز مارشیا کو مل گئی تھی‘‘...... تنویر نے کہا۔ ساتھ ہی اس نے لاک کاٹ کر اندر کی طرف گرا دیا۔ اس نے لاک کاٹتے ہی دروازے پر لات ماری تو دروازہ ایک دھماکے سے کھل گیا۔

دروازہ کھلتے ہی عمران اور وہ سب اندر داخل ہوئے تو انہیں سامنے میز پر ایک نوجوان دکھائی دیا۔ جس کا سر ٹیبل سے لگا ہوا تھا

اور اس کے دونوں ہاتھ نیچے لٹک رہے تھے۔ وہ شاید عمران کے عمارت میں پھینکے ہوئے گیس بم کا شکار ہو گیا تھا۔ عمران تیزی سے آگے بڑھا۔ اور اس نے نوجوان کی گدی پر ہاتھ رکھ کر ایک جھٹکے سے اسے سیدھا کر دیا اور یہ دیکھ کر تنویر، جولیا اور اس کے ساتھی چونک پڑے کہ اس شخص کی شکل واقعی تنویر سے ملتی جلتی تھی اور وہ بالکل اس تصویر جیسا تھا جو انہوں نے پرنسز مارشیا کے سیل فون میں دیکھی تھی۔

’’ہاں۔ یہی ہے وہ‘‘...... جولیا نے کہا۔ ٹیبل پر ایک لیڈیز ہینڈ بیگ اور بہت سا سامان کھلا پڑا تھا۔ وہاں ایک عدسی شیشہ اور ایک کاغذ کھلا پڑا تھا۔ صفدر نے آگے بڑھ کر کاغذ اٹھا لیا اور اسے غور سے دیکھنے لگا۔

’’یہ ہے وہ کراکو زبان میں لکھا گیا خط جو یہ ہم سے چھین لایا تھا‘‘...... صفدر نے کاغذ عمران کو دکھاتے ہوئے کہا تو عمران نے اس سے کاغذ لیا اور اس پر لکھی تحریر کو غور سے دیکھنے لگا۔

’’کیا تم کراکو زبان جانتے ہو‘‘...... جولیا نے پوچھا۔

’’ہاں‘‘...... عمران نے مختصر سے لہجے میں کہا اور غور سے تحریر پڑھنے لگا۔

’’کیا لکھا ہے اس میں‘‘...... جولیا نے پوچھا۔

’’اس میں لکھا ہے کہ میں وعدے کے مطابق تمہیں میموری کارڈ میں اپنی تمام ایجادات کی تفصیل اور چند اہم فارمولے بھیج رہی

ہوں۔ پرنسز مارشیا سے میموری کارڈ لے کر بلیک بک اس کے حوالے کر دو تا کہ میں بلیک بک فوری طور پر اعلیٰ حکام کے سامنے پیش کر سکوں جنہیں اس بات کا یقین ہے کہ بلیک بک میں نے تمہیں دے دی ہے۔ بلیک بک دیکھ کر انہیں اس بات کا یقین ہو جائے گا کہ میں نے کارمن سے کوئی غداری نہیں کی ہے۔ اس طرح مجھ پر سے اعلیٰ حکام کا دباؤ کم ہو جائے گا۔ مزید لکھا ہے کہ جب تک تم بلیک بک پرنسز مارشیا کو نہیں دو گے اس وقت تک یہ تمہیں میموری کارڈ نہیں دے گی تا کہ ایسا نہ ہو کہ بلیک بک کی طرح تم میموری کارڈ بھی اپنے پاس سنبھال لو اور ادھر میری زندگی عذاب میں آ جائے''...... عمران نے خط کا متن پڑھتے ہوئے کہا۔

''کیا مطلب ہوا ان سب باتوں کا''...... جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''سیدھی سی بات ہے۔ ڈاکٹر اشتیاق کے پاس لیڈی زاؤ پاری کی دی ہوئی کوئی مخصوص بک ہے جسے بلیک بک کہا جاتا ہے۔ لیڈی زاؤ پاری نے ڈاکٹر اشتیاق سے بلیک بک مانگی ہو گی تو ہو سکتا ہے کہ ڈاکٹر اشتیاق نے اس سے چند فارمولوں کی ڈیمانڈ کر دی ہو۔ بلیک بک میں لیڈی زاؤ پاری کے ایسے راز ہوں گے جو اس کی سلامتی کے متعلق ہوں گے اور اس نے ڈاکٹر اشتیاق سے وعدہ کیا ہو گا کہ وہ اس بک کے بدلے اسے اپنے فارمولے دے دی گی لیکن اس نے فارمولوں کی جگہ ڈبیہ میں ڈاکٹر اشتیاق کو ہلاک

کرنے کے لئے زہریلا مکوڑا بھیج دیا تا کہ جب پرنسز مارشیا ڈاکٹر اشتیاق سے بلیک بک لے کر اسے لیڈی زاؤ پاری کی ڈبیہ دے تو اس ڈبیہ کو لے کر اسے کھولتے ہی ڈاکٹر اشتیاق اس دنیا سے سدھار جائے''...... عمران نے کہا۔

''اگر لیڈی زاؤ پاری یہ خط اور زہریلے مکوڑے والی ڈبیہ ڈاکٹر اشتیاق کو پہنچانا چاہتی تھی اور ڈاکٹر اشتیاق کے اسسٹنٹ کریم خان نے پرنسز مارشیا سے ملنے کا کہیں پروگرام ترتیب دے رکھا تھا تو پھر یہ وہاں پہنچا کیوں نہیں تھا جس کی وجہ سے پرنسز مارشیا کو اسے تلاش کرنا پڑ رہا تھا۔ پھر یہ فور سٹارز کے ہیڈ کوارٹر تک کیسے پہنچ گیا''...... کیپٹن شکیل نے حیرت زدہ لہجے میں کہا۔

''اسے ہوش میں لاؤ۔ پھر یہ خود ہی تمہارے ہر سوال کا جواب دے دے گا''...... عمران نے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ میں کرتی ہوں اس سے بات۔ تنویر ہوش میں لاؤ اسے''...... جولیا نے کہا تو تنویر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

''ہوش میں لانے سے پہلے اسے باندھ لو۔ اس کا تعلق انڈر ورلڈ سے ہے۔ اگر یہ بھاگ نکلا تو آسانی سے ہاتھ نہیں آئے گا بالکل اسی طرح جیسے تنویر، جولیا کے معاملے میں آج تک میرے ہاتھ نہیں آیا ہے''...... عمران نے کہا تو ان سب کے ہونٹوں پر بے اختیار مسکراہٹیں ابھر آئیں جبکہ تنویر اس کی طرف تیز نظروں سے گھورنے لگا۔

''اس کی باتوں پر نہ جاؤ۔ اسے تو فضول میں بولنے کی عادت ہے۔تم اسے باندھو تا کہ اس کا منہ کھلوایا جا سکے''...... جولیا نے تنویر سے مخاطب ہو کر کہا۔

''ہاں ہاں۔ بھائی کی نہیں تو بہن کی بات تو مان ہی لو گے تم آخر تمہاری یہی تو اکلوتی اور لاڈلی بہن ہے''...... عمران نے کہا تو تنویر غرا کر رہ گیا۔

''اچھا ہوں اس کی بہن، اکلوتی بھی اور لاڈلی بھی۔ پھر''۔ جولیا نے عمران کی طرف دیکھ کر اسے آنکھیں دکھاتے ہوئے کہا تو اس کی بات سن کر وہ سب بے اختیار ہنس پڑے جبکہ جولیا کی بات سن کر تنویر نے بے اختیار جبڑے بھینچ لئے تھے۔

''پھر کیا۔ تمہاری طرح یہ بھی مان لے تو اور مجھے کیا چاہئے۔ میں تو کب سے اسے اپنا وہ بنانے کا انتظار کر رہا ہوں''...... عمران نے مسکرا کر کہا۔

''وہ کیا''...... جولیا نے اسے گھور کر کہا۔

''وہی جو دولہا کا بنتا ہے اور دولہا کی گود میں بیٹھتا ہے''۔ عمران نے شرارت بھرے لہجے میں کہا تو وہ سب ہنسنا شروع ہو گئے۔

''آپ شاید شہ بالے کی بات کر رہے ہیں''...... صفدر نے ہنستے ہوئے کہا تو تنویر، صفدر کو کھا جانے والی نظروں سے گھورنے لگا۔

''میں آپ کی وجہ سے ہر بار خاموش ہو جاتا ہوں مس جولیا۔ ورنہ......'' تنویر نے غصیلے لہجے میں کہا۔

''ورنہ۔ میں کب کا آپ کے لئے عمران کا شہ بالا بن گیا ہوتا۔ کیوں یہی کہنا چاہتے ہو نا''...... عمران نے اس کا جملہ پورا کرتے ہوئے کہا تو تنویر غصے سے بل کھا کر رہ گیا۔

''تم میں اتنی ہمت ہے تو جا کر آج ہی شادی کی تیاری کرو۔ تنویر کو تمہارا شہ بالا بنانے کے لئے میں راضی کر لوں گی''۔ جولیا نے کہا تو وہ سب چونک کر جولیا کی طرف دیکھنے لگے۔ اس کی بات سن کر تنویر کا رنگ ہلدی کی طرح زرد ہو گیا تھا۔

''اوکے۔ کیس ختم ہوتے ہی میں فوری طور پر شادی کی تیاری شروع کر دوں گا۔ اب یہ تمہاری ذمہ داری ہے کہ تم تنویر کو میرا شہ بالا بننے کے لئے کیسے راضی کرتی ہو لیکن یہ یاد رکھنا۔ تنویر کو ہی میرا شہ بالا بننا ہے اس کے ہمشکل کو نہیں''...... عمران نے کہا تو وہ سب ایک بار پھر ہنسنا شروع ہو گئے۔ تنویر کا چہرہ غصے سے سرخ ہوتا جا رہا تھا۔ اس وقت اس کی ایسی حالت تھی جیسے اس کا بس چلے تو وہ اسی وقت عمران کی گردن دبوچ لے لیکن نجانے کیا سوچ کر وہ خاموش ہو گیا تھا۔

تنویر نے پیچھے پڑے ہوئے بیڈ کے پاس جا کر چادر پھاڑی اور اسے بل دے کر رسی کی طرح لپیٹتا ہوا کرسی کے پاس آ گیا اور پھر اس نے کریم خان کو اسی کرسی سے ہی باندھنا شروع کر دیا جس پر وہ بے ہوشی کی حالت میں پڑا تھا۔

''تم اس سے ساری حقیقت معلوم کرو۔ میں ابھی آتا ہوں''۔

عمران نے کہا اور پھر وہ تیز تیز چلتا ہوا کمرے سے باہر نکلتا چلا گیا۔ باہر جاتے ہی اس نے جیب سے سیل فون نکالا اور پھر اس نے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

''یس۔ زیرو ٹو لیبارٹری''...... رابطہ ملتے ہی دوسری طرف سے ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

''علی عمران بول رہا ہوں۔ میری ڈاکٹر اشتیاق سے بات کراؤ''......عمران نے دوسری طرف سے آنے والی آواز پہچان کر کہا۔

''اوہ۔ عمران صاحب آپ۔ میں ڈاکٹر نادر بول رہا ہوں۔ کیسے ہیں آپ''...... دوسری طرف سے ڈاکٹر نادر نے عمران کی آواز پہچان کر بڑے خوشگوار لہجے میں کہا۔

''میں ٹھیک ہوں۔ تم کیسے ہو اور تمہارے بیوی بچے کیسے ہیں''......عمران نے کہا۔

''میں تو ٹھیک ہوں لیکن میرے بیوی بچوں کے بارے میں آپ کیوں پوچھ رہے ہیں''...... ڈاکٹر نادر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''کیوں۔ تمہارے بیوی بچوں کی خیریت معلوم کرنے میں کوئی ہرج ہے کیا''......عمران نے کہا۔

''نہیں۔ ایسی بات نہیں۔ آپ جانتے ہیں کہ میں نے ابھی تک شادی نہیں کی ہے پھر کیسی بیوی اور کیسے بچے''...... ڈاکٹر نادر

نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''اوہ ہاں۔ میری تم سے کئی ماہ بعد بات ہوئی ہے اس لئے میں سمجھا تھا کہ اب تک تمہاری شادی بھی ہو چکی ہو گی اور تم چار پانچ بچوں کے اباجان بھی بن گئے ہو گے''......عمران نے کہا تو دوسری طرف ڈاکٹر نادر بے اختیار ہنس پڑا۔

''چند ماہ میں شادی بھی اور چار پانچ بچے بھی۔ واہ کیا بات ہے۔خوب کہی آپ نے''......ڈاکٹر نادر نے ہنستے ہوئے کہا۔

''ہاں تو کیا ایسا نہیں ہو سکتا۔ ضروری تو نہیں کہ سارے بچے تمہارے اپنے ہی ہوں۔ تم کسی ایسی عورت سے بھی تو شادی کر سکتے ہو جس کے پہلے سے ہی چار پانچ بچے ہوں''......عمران نے کہا تو دوسری طرف ڈاکٹر نادر کی کھلکھلاتی ہوئی ہنسی سنائی دی جیسے عمران نے اسے زبردست لطیفہ سنا دیا ہو۔

''نہیں۔ میں نے ابھی شادی نہیں کی نہ عام لڑکی سے اور نہ بچوں والی عورت سے''......ڈاکٹر نادر نے ہنستے ہوئے کہا۔

''اچھا کیا۔ ورنہ تمہاری یہ کھلکھلاتی ہوئی ہنسی غم کے بادلوں میں چھپ جاتی۔ شادی کرنے والے کا بعد میں یہی انجام ہوتا ہے وہ ہنسنا تو کیا مسکرانا بھی بھول جاتا ہے''......عمران نے کہا۔

''لگتا ہے اس معاملے میں آپ کا خاصا تجربہ ہے''...... ڈاکٹر نادر نے اسی طرح سے ہنستے ہوئے کہا۔

''نہیں۔ تجربہ تو نہیں لیکن اپنے اردگرد شادی شدہ حضرات کو

دیکھ کر پتہ چل جاتا ہے کہ ان پر کیا گزر رہی ہے۔ خیر شادی کر کے جنہوں نے اپنے پیروں پر خود ہی کلہاڑی مار لی ہو ان سے کیا ہمدردی کرنا۔ تم میری ڈاکٹر اشتیاق سے بات کراؤ اگر وہ لیبارٹری میں موجود ہیں تو''...... عمران نے کہا۔

''جی ہاں۔ وہ لیبارٹری میں تو ہیں لیکن اس وقت وہ شاید اپنے مہمانوں کے ساتھ مصروف ہیں''...... ڈاکٹر نادر نے کہا۔

''مہمان۔ کون مہمان''...... عمران نے چونک کر کہا۔

''میں نہیں جانتا لیکن تھوڑی دیر پہلے میری ایمر جنسی وے پر موجود میجر احسن سے بات ہوئی تھی تو اس نے بتایا تھا کہ لیبارٹری کے ماسٹر کمپیوٹر میں کچھ فنی خرابی ہو گئی ہے جس کے لئے ڈاکٹر اشتیاق نے زیرو ون لیبارٹری سے دو افراد کو بلایا ہے جو ماسٹر کمپیوٹر کی چیکنگ کرنے آئے ہیں۔ انہیں شاید زیرو ون لیبارٹری سے سر داور نے بھیجا ہے''...... ڈاکٹر نادر نے کہا تو عمران کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔

''سر داور نے زیرو ون لیبارٹری سے ماسٹر کمپیوٹر کی چیکنگ کے لئے دو افراد بھیجے ہیں۔ میں کچھ سمجھا نہیں۔ سر داور کے پاس کمپیوٹر ماسٹرز کہاں سے آ گئے جو لیبارٹری کے ماسٹر کمپیوٹر کی چیکنگ کر سکیں''...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''میں نہیں جانتا۔ مجھے جو میجر احسن نے بتایا تھا وہی میں نے آپ کو بتا دیا ہے''...... ڈاکٹر نادر نے کہا۔

''ان دونوں کے نام کیا ہیں''...... عمران نے پوچھا۔

''مجھے ان کے نام نہیں معلوم۔ ان میں ایک مرد اور ایک عورت ہے''...... ڈاکٹر نادر نے جواب دیا۔

''مرد اور عورت۔ کیا وہ مقامی ہیں یا غیر ملکی''...... عمران نے چونکتے ہوئے کہا۔

''شکل وصورت سے تو وہ مقامی ہی لگ رہے تھے''...... ڈاکٹر نادر نے کہا۔

''ہونہہ۔ کیا لیبارٹری کا ماسٹر کمپیوٹر ورک کر رہا ہے''...... عمران نے پریشانی کے عالم میں پوچھا۔

''نہیں۔ ان دونوں کو ایمر جنسی وے سے اندر لانے کے لئے ڈاکٹر صاحب نے دس منٹ کے لئے کمپیوٹر آف کر دیا تھا۔ ابھی دس منٹ پورے ہونے میں دو منٹ باقی ہیں''...... ڈاکٹر نادر نے جواب دیا تو عمران کے چہرے پر پریشانی کے سائے مزید گہرے ہو گئے۔

''ہونہہ۔ تم میری ڈاکٹر اشتیاق سے بات کراؤ ابھی۔ فوراً''۔ عمران نے تیز لہجے میں کہا۔

''اوکے۔ آپ ہولڈ رکھیں میں ان کے روم میں جا کر انہیں آپ کے بارے میں بتاتا ہوں''...... ڈاکٹر نادر نے کہا۔

''جاؤ۔ جلدی جاؤ''...... عمران نے کہا تو دوسری طرف سے رسیور رکھنے کی آواز سنائی دی پھر قدموں کی دور جاتی ہوئی آواز

سنائی دی۔ کچھ دیر کے بعد دوبارہ قدموں کی آوازیں سنائی دیں اور پھر کسی نے رسیور اٹھا لیا۔

''عمران صاحب۔ کیا آپ لائن پر ہیں''...... دوسری طرف سے ڈاکٹر نادر کی آواز سنائی دی۔

''ہاں۔ کہاں ہے ڈاکٹر اشتیاق''......عمران نے بے چینی کے عالم میں پوچھا۔

''میں ان کے آفس گیا تھا لیکن ان کا آفس اندر سے بند ہے۔ میں نے ان کے سیل فون پر بھی ٹرائی کی تھی لیکن ڈاکٹر صاحب کا سیل فون بھی آف جا رہا ہے''...... دوسری طرف سے ڈاکٹر نادر نے قدرے پریشانی کے عالم میں کہا تو عمران نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔

''ہونہہ۔ تم مجھے ان دونوں کے حلیئے بتاؤ۔ جلدی''......عمران نے کہا تو ڈاکٹر نادر اسے ڈاکٹر اشتیاق کے ساتھ آنے والے افراد کے حلیئے بتانے لگا۔ ان کے حلیئے سن کر عمران کے دماغ میں آندھیاں سی چلنا شروع ہو گئیں۔ ان کا حلیہ سنتے ہی وہ سمجھ گیا تھا کہ زیروٹو لیبارٹری میں ڈاکٹر اشتیاق کے ساتھ آنے والے دونوں مہمان کون ہو سکتے ہیں۔ اس کے دماغ میں ایک بار پھر فوگاشے اور انجلینا نام کے دھماکے ہونا شروع ہو گئے تھے۔

''اب ایک بات دھیان سے بتاؤ۔ خوب غور کر کے''......عمران نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

''جی پوچھیں''......ڈاکٹر نادر نے کہا۔

''ڈاکٹر اشتیاق جب آئے تھے تو ان کا انداز کیسا تھا۔ کیا وہ اسی طرح سے لیبارٹری میں آئے تھے جیسے روز آتے ہیں یا ان میں آج تمہیں کوئی خاص فرق نظر آیا تھا''......عمران نے پوچھا۔

''نہیں عمران صاحب۔ آج ڈاکٹر صاحب کا رویہ عجیب سا تھا۔ سب سے پہلے تو مجھے اس بات پر حیرت ہوئی تھی کہ وہ ایمرجنسی وے سے آئے تھے۔ جب وہ لیبارٹری میں آئے تو سب سے پہلے میری ہی ان سے ملاقات ہوئی تھی۔ میں نے انہیں سلام کیا تو انہوں نے ایک تو میرے سلام کا جواب نہیں دیا تھا اور دوسرا یہ کہ ان کے چہرے پر عجیب سی سنجیدگی اور سختی دکھائی دے رہی تھی۔ وہ بے حد بجھے بجھے سے دکھائی دے رہے تھے جیسے بیمار ہوں۔ میں نے ان کی طبیعت کا پوچھا تو اس کا بھی انہوں نے مجھے کوئی جواب نہیں دیا تھا اور تیز تیز چلتے ہوئے اپنے مخصوص کمرے میں چلے گئے تھے اور پھر کمرے میں جاتے ہی انہوں نے دروازہ بند کر کے اندر سے لاک لگا لیا تھا۔ دس پندرہ منٹ تک، وہ کمرے میں رہے تھے پھر انہوں نے ڈاکٹر احسان کو کال کر کے کہا تھا کہ وہ ایمرجنسی وے پر میجر احسن کے پاس جائے۔ وہاں ان کے دو مہمان موجود ہیں۔ انہیں لے کر وہ ان کے آفس پہنچا دے۔ میں یہ سن کر حیران رہ گیا کہ ڈاکٹر اشتیاق جیسے اصول پسند انسان غیر متعلق افراد کو لیبارٹری میں کیسے لا سکتے ہیں اور وہ بھی ایمرجنسی وے سے جبکہ

لیبارٹری کا ماسٹر کمپیوٹر بھی بالکل ٹھیک کام کر رہا ہے اور بظاہر اس میں کوئی گڑبڑ دکھائی نہیں دے رہی لیکن چونکہ انہیں ڈاکٹر صاحب خود اپنے ساتھ لائے تھے اس لئے میں بھلا ان سے کیا کہہ سکتا تھا''...... ڈاکٹر نادر نے کہا۔

''ہونہہ۔ اب ڈاکٹر اشتیاق ان دونوں کے ساتھ کتنی دیر سے اپنے آفس میں موجود ہیں''...... عمران نے پوچھا۔

''تقریباً دس منٹ ہو رہے ہیں۔ ٹھیک دس منٹ بعد ماسٹر کمپیوٹر خود بخود ری سٹارٹ ہو جائے گا۔ کمپیوٹر کے ری سٹارٹ ہونے سے پہلے ڈاکٹر صاحب کو ان دونوں کو لیبارٹری سے نکالنا پڑے گا ورنہ ماسٹر کمپیوٹر کو ان غیر متعلق افراد کی لیبارٹری میں موجودگی کا پتہ چل جائے گا اور وہ ان دونوں کے خلاف ایکشن لے گا اور اگر وہ دونوں لیبارٹری کے لئے خطرناک ثابت ہوئے تو ماسٹر کمپیوٹر انہیں ہلاک بھی کر سکتا ہے''...... ڈاکٹر نادر نے کہا۔

''میں جانتا ہوں۔ دس منٹ پورے ہونے والے ہیں۔ چند سیکنڈ باقی ہیں۔ تم دیکھو کہ ماسٹر کمپیوٹر مقررہ وقت پر ری سٹارٹ ہوتا ہے یا نہیں اور ری سٹارٹ ہو کر ان دونوں کے خلاف ایکشن لیتا ہے یا نہیں''...... عمران نے کہا۔

''ٹھیک ہے میں دیکھتا ہوں''...... ڈاکٹر نادر نے کہا اور اس نے ایک بار پر رسیور رکھ دیا۔ اس کے قدموں کی آوازیں سنائی دیں اور پھر رسیور میں خاموشی چھا گئی۔ کچھ دیر کے بعد عمران نے رسیور میں

دوڑتے ہوئے قدموں کی آوازیں سنیں۔

''عمران صاحب۔ عمران صاحب''...... چند لمحوں کے بعد دوسری طرف سے ڈاکٹر نادر کی انتہائی پریشانی سے بھرپور آواز سنائی دی۔

''کیا ہوا''...... عمران نے ہونٹ چباتے ہوئے پوچھا۔

''کمپیوٹر ری سٹارٹ ہو گیا ہے۔ کمپیوٹر ڈاکٹر اشتیاق کی وائس سسٹم کے تحت کام کرتا تھا لیکن اب ماسٹر کمپیوٹر ڈاکٹر اشتیاق کی بجائے کسی اور کی وائس سسٹم کے تحت کام کر رہا ہے''...... دوسری طرف سے ڈاکٹر نادر نے انتہائی گھبرائے ہوئے لہجے میں کہا۔

''کس کی وائس سسٹم کے تحت کام کر رہا ہے''...... عمران نے پوچھا۔

''فوگاشے۔ اس کا نام فوگاشے ہے عمران صاحب۔ ماسٹر کمپیوٹر نے لیبارٹری میں باقاعدہ اعلان کر دیا ہے کہ اب وہ ڈاکٹر اشتیاق کی ہدایات کا پابند نہیں ہے۔ اسے فوگاشے نے کنٹرول کیا ہے اور اس کی میموری میں فوگاشے کی وائس فیڈ ہو چکی ہے۔ اس لئے وہ اب فوگاشے کی ہدایات پر عمل کرے گا''...... ڈاکٹر نادر نے کہا تو عمران نے بے اختیار جبڑے بھینچ لئے۔

''ہونہہ۔ کیا ڈاکٹر اشتیاق کے آفس سے ڈاکٹر اور وہ دونوں باہر آ گئے ہیں''...... عمران نے جبڑے بھینچتے ہوئے پوچھا۔

''جی ہاں۔ لیکن حیرت کی بات ہے کہ ماسٹر کمپیوٹر نے ان

دونوں کے خلاف کوئی ایکشن نہیں لیا ہے اور یہ فوگا شے کون ہے جس نے ماسٹر کمپیوٹر کو اپنے کنٹرول میں کر لیا ہے کہیں وہ لیبارٹری کو تو نقصان نہیں پہنچائے گا''...... ڈاکٹر نادر نے کہا۔

''تم فکر نہ کرو۔ کچھ نہیں ہو گا وہاں۔ سب کچھ ٹھیک ہو جائے گا میں خود آ رہا ہوں وہاں۔ تم میرے فون اور میری آمد کے بارے میں کسی کو نہ بتانا''...... عمران نے کہا۔

''ڈاکٹر اشتیاق کو بھی نہیں''...... ڈاکٹر نادر نے پوچھا۔

''نہیں۔ بالکل نہیں۔ بس تم میرا انتظار کرو''...... عمران نے کہا اور ساتھ ہی اس نے رابطہ ختم کر دیا۔

''تو وہ دونوں زیرو ٹو لیبارٹری میں موجود ہیں اور انہوں نے لیبارٹری پر قبضہ کر لیا ہے''...... عمران نے غراہٹ بھرے لہجے میں کہا۔

''کون زیرو ٹو لیبارٹری میں موجود ہیں اور کس نے لیبارٹری پر قبضہ کیا ہے''...... اچانک جولیا کی آواز سنائی دی جو کمرے سے نکل کر باہر آ رہی تھی اور اس نے عمران کی آواز سن لی تھی۔

''فوگا شے اور انجلینا زیرو ٹو لیبارٹری میں موجود ہیں اور انہوں نے لیبارٹری کے ماسٹر کمپیوٹر کو اپنے کنٹرول میں کر کے لیبارٹری پر قبضہ جما لیا ہے''...... عمران نے کہا تو جولیا کے چہرے پر تشویش کے تاثرات نمایاں ہو گئے۔ اس کے پیچھے اس کے ساتھی بھی باہر آ گئے تھے وہ بھی زیرو ٹو لیبارٹری پر قبضے کا سن کر چونک پڑے تھے۔

''لیکن وہ دونوں لیبارٹری میں پہنچ کیسے گئے۔ لیبارٹری کا تو سیکورٹی نظام انتہائی فول پروف ہے اور وہ لیبارٹری ناقابلِ تسخیر ہے جہاں کسی غیر متعلق شخص کا داخلہ قطعی ناممکن ہے''...... صفدر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''ان دونوں نے لیبارٹری کے انچارج ڈاکٹر اشتیاق کو اپنی ٹرانس میں لیا تھا اور ڈاکٹر اشتیاق انہیں خود لیبارٹری میں لے گیا ہے''...... عمران نے کہا۔

''اوہ۔ تو یہ بات ہے''...... جولیا نے کہا۔

''کریم خان سے کیا پتہ چلا ہے''...... عمران نے پوچھا۔

''وہ آسانی سے زبان نہیں کھول رہا تھا جس کے لئے مجھے اس پر مخصوص انداز میں تشدد کرنا پڑا۔ مجھے اس کے دونوں کان، ناک اور اس کے گالوں کے ساتھ ساتھ اس کی ایک آنکھ پر بھی خنجر چلانا پڑا تھا تب جا کر اس نے بتایا کہ وہ ڈاکٹر اشتیاق کے کہنے پر پرنسز مارشیا سے لیڈی زاؤ پاری کا پیغام اور میموری کارڈ چھیننے گیا تھا۔ وہ اس جگہ موجود تھا جہاں پرنسز مارشیا اس کا انتظار کر رہی تھی۔ اس کا ارادہ تھا کہ پرنسز مارشیا کسی ایسی جگہ جائے جہاں وہ اسے آسانی سے گھیر سکے اور اس سے لیڈی زاؤ پاری کا پیغام اور اس کا دیا ہوا باکس چھین سکے۔ لیکن پرنسز مارشیا کافی دیر وہاں رکی رہی پھر جب وہ تھک ہار کر واپس جانے لگی تو کریم خان نے اس کی کار تنویر کی کار سے ٹکرانے سے بچتے دیکھی تھی اور پھر وہ دونوں میدانی علاقے

کی طرف چلے گئے تھے جہاں انہوں نے ڈوئل کھیلا تھا۔ کریم خان اس وقت چونکہ اکیلا تھا اور اس نے تنویر اور پرنسز مارشیا کا نشانہ دیکھ لیا تھا اس لئے وہ وہیں چھپ گیا تھا اور پھر جب وہ دونوں فور سٹار ہیڈ کوارٹر کی طرف گئے تو کریم خان بھی ان کے پیچھے چلا گیا۔ پرنسز مارشیا کو تنویر کے ساتھ فور سٹارز کے ہیڈ کوارٹر میں جاتے دیکھ کر کریم خان وہاں سے چلا گیا اور پھر وہ اپنے ساتھ دو غنڈوں کو لایا اور اس نے عمارت میں گیس بم پھینک دیا تا کہ وہ عمارت میں داخل ہو کر پرنسز مارشیا سے لیڈی زاؤ پاری کا پیغام اور باکس چھین سکے۔ اسے چونکہ لیڈی زاؤ پاری کے پیغام اور باکس سے مطلب تھا اس لئے اس نے نہ ہمیں نقصان پہنچایا تھا اور نہ ہی پرنسز مارشیا کو۔ اسے تو یہ بھی معلوم نہیں تھا کہ پرنسز مارشیا ہلاک ہو چکی ہے۔ وہ یہی سمجھ رہا تھا پرنسز مارشیا اور ہم سب گیس بم کی وجہ سے بے ہوش ہوئے ہیں اور پھر وہ اپنے ساتھیوں کے ساتھ واپس چلا گیا تھا''...... جولیا نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

''ہونہہ۔ یہ سوال تو اب بھی باقی ہے کہ آخر لیڈی زاؤ پاری نے ڈاکٹر اشتیاق کو موت کا تحفہ کیوں بھیجا تھا اور ڈاکٹر اشتیاق کا لیڈی زاؤ پاری سے کیا تعلق تھا''...... عمران نے الجھے ہوئے لہجے میں کہا۔

''اس کے بارے میں، میں کیا کہہ سکتی ہوں''...... جولیا نے کہا۔

''اچھا اب خاموش ہو جاؤ۔ مجھے چیف سے بات کرنی ہے''۔ عمران نے کہا تو ان سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔ عمران نے سیل فون سے چیف کے نمبر پریس کئے اور کالنگ بٹن پریس کر کے سیل فون کان سے لگا لیا۔

''ایکسٹو''...... رابطہ ملتے ہی ایکسٹو کی مخصوص آواز سنائی دی۔

''عمران بول رہا ہوں چیف''...... عمران نے بے حد سنجیدہ لہجے میں کہا۔

''یس بولو۔ کس لئے فون کیا ہے''...... ایکسٹو نے پوچھا۔

''چیف۔ فوگاشے اور انجلینا کے بارے میں پتہ چل گیا ہے''۔ عمران نے کہا۔

''گڈ شو۔ کہاں ہیں وہ دونوں''...... ایکسٹو نے پوچھا۔

''وہ دونوں زیروٹو لیبارٹری میں موجود ہیں''...... عمران نے کہا۔

''زیروٹو لیبارٹری۔ کیا مطلب۔ وہ زیروٹو لیبارٹری میں کیسے پہنچ گئے''...... ایکسٹو نے چونکتے ہوئے کہا۔

''فوگاشے نے ڈاکٹر اشتیاق کو اپنی ٹرانس میں لے لیا ہے چیف اور پھر وہ دونوں اس کی مدد سے زیروٹو لیبارٹری میں پہنچ گئے ہیں''...... عمران نے کہا اور پھر اس نے ڈاکٹر نادرز کی بتائی ہوئی ساری باتیں چیف کو بتا دیں۔

''فوگاشے نے انتہائی چالاکی سے کام لیتے ہوئے لیبارٹری کے ماسٹر کمپیوٹر کو اپنے کنٹرول میں کر لیا ہے اور اب وہاں اس کا ہولڈ

ہے۔ اس سے پہلے کہ وہ ماسٹر کمپیوٹر کو کمانڈز دے کر اس سے لیبارٹری کو کسی قسم کا نقصان پہنچائے۔ آپ فوری طور پر اپنے سپریم کمپیوٹر کو آن کریں اور اس سے زیرو ٹو لیبارٹری کے ماسٹر کمپیوٹر کی چیکنگ کریں اور ماسٹر کمپیوٹر کا کنٹرول فوگاشے سے ختم کر کے اپنے کنٹرول میں لے لیں تاکہ وہ زیرو ٹو لیبارٹری کو نقصان نہ پہنچا سکے۔ جیسے ہی ماسٹر کمپیوٹر کا کنٹرول آپ کے ہاتھ میں آئے گا۔ لیبارٹری کا ماسٹر کمپیوٹر ان دونوں کو لیبارٹری سے نکال کر باہر پھینک دے گا۔ ماسٹر کمپیوٹر فوگاشے اور انجلینا کو جس جگہ پھینکے گا میں اس جگہ کے بارے میں بخوبی جانتا ہوں۔ میں ممبران کے ساتھ اس جگہ جا رہا ہوں تاکہ جیسے ہی زیرو ٹو لیبارٹری کا ماسٹر کمپیوٹر انہیں لیبارٹری سے نکال کر باہر پھینکے میں ان دونوں کی وہیں گردنیں دبوچ لوں گا''...... عمران نے مسلسل بولتے ہوئے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ میں یہ کام کر لوں گا۔ لیکن یاد رکھو فوگاشے اور انجلینا کو کسی بھی صورت میں تمہارے ہاتھوں سے بچ کر نہیں نکلنا چاہئے''...... چیف نے کہا۔

''یس چیف۔ آپ فکر نہ کریں۔ ان دونوں سے تو میں نے ایسا بدلا لینا ہے کہ مرنے کے بعد بھی ان کی اور ان کے آباؤ اجداد کی روحیں بدروحیں بن کر چیختی چلاتی اور بلبلاتی رہیں گی''...... عمران نے اپنے مخصوص موڈ میں آتے ہوئے کہا۔

''تمہیں جو کرنا ہے کرو۔ مجھے اپنا کام کرنے دو''...... ایکسٹو

نے سرد لہجے میں کہا اور اس سے پہلے کہ عمران مزید کچھ کہتا ایکسٹو نے رابطہ ختم کر دیا۔

''یہ کیا بات ہوئی۔ ابھی تو میرا چیف کو بھیرویں سنانے کا موڈ بن رہا تھا اور چیف نے پہلی تان پر ہی رابطہ ختم کر دیا''...... عمران نے کان سے سیل فون ہٹاتے ہوئے منہ بنا کر کہا۔

''یہ کیا چکر ہے۔ اگر زیرو ٹو لیبارٹری کا کنٹرول فوگاشے اور انجلینا نے حاصل کر لیا ہے تو چیف کے پاس ایسا کون سا سپریم کمپیوٹر ہے جس سے وہ لیبارٹری کے ماسٹر کمپیوٹر کا فوگاشے سے کنٹرول واپس لے سکے''...... جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''پاکیشیا کی تمام لیبارٹریوں کی حفاظت کے پیش نظر ان میں ماسٹر کمپیوٹر لگائے گئے ہیں جو خود کار طریقے سے لیبارٹری کی حفاظت کرتے ہیں اور کسی بھی غیر متعلق افراد کو لیبارٹری کے اندر نہیں آنے دیتے۔ اگر کوئی غیر متعلق شخص لیبارٹری میں گھس جائے تو ماسٹر کمپیوٹر کی آئیز فوراً اسے چیک کر لیتی ہیں اور ماسٹر کمپیوٹر اس شخص کو مخصوص ٹیوبز سے گزار کر لیبارٹری سے باہر نکال دیتا ہے اور اگر اس آدمی کے پاس کوئی ایسا مواد ہو جس سے وہ لیبارٹری کو نقصان پہنچا سکتا ہو تو ماسٹر کمپیوٹر اس آدمی کے پاس موجود تباہ کن اسلحے کو نہ صرف بلاک کر دیتا ہے بلکہ اس آدمی کو ہلاک بھی کر دیتا ہے اس کام کے لئے ماسٹر کمپیوٹر کی لیزر لائٹس کام کرتی ہیں۔ ماسٹر کمپیوٹر وائس سسٹم کے تحت کام کرتا ہے اور اس کا وائس کنٹرول

لیبارٹری کے انچارج کے پاس ہوتا ہے۔ انچارج کی آواز کے علاوہ ماسٹر کمپیوٹر کسی کی آواز نہیں سنتا۔ اگر اس کمپیوٹر میں کوئی خلل واقع ہو جائے یا دشمن کسی طرح لیبارٹری میں داخل ہو کر اس کے کوڈز تبدیل کر دے تو اس کے توڑ کے لئے چیف کے پاس سپریم کمپیوٹر ہے جس کا پاکیشیا کے تمام لیبارٹریوں کے ماسٹر کمپیوٹرز سے لنک ہے اور چیف سپریم کمپیوٹر سے دشمن کے لگائے ہوئے نہ صرف کوڈز تبدیل کر سکتا ہے بلکہ ماسٹر کمپیوٹر کو فری ہینڈ دے سکتا ہے کہ وہ کوڈز بدلنے والے کے خلاف فوراً ایکشن کر سکے اور ماسٹر کمپیوٹر غیر متعلق آدمی کو فوری طور پر لیبارٹری سے نکال کر باہر پھینک دے۔ وہ افراد لیبارٹریوں کے جن حصوں سے نکل کر باہر آتے ہیں ان جگہوں کا مجھے علم ہے۔ اب چیف جیسے ہی زیرو تو لیبارٹری کا کنٹرول اپنے ہاتھ میں لے گا اور لیبارٹری کے ماسٹر کمپیوٹر کو فری ہینڈ دے گا تو ماسٹر کمپیوٹر لیبارٹری میں موجود فوگاشے اور انجلینا کو فوراً اپنی گرفت میں لے کر لیبارٹری سے باہر ایک مخصوص مقام پر پھینک دے گا۔ اس کے بعد فوگاشے اور انجلینا لاکھ کوشش کر لیں تب بھی وہ دوبارہ لیبارٹری میں داخل نہیں ہو سکیں گے''...... عمران نے انہیں تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

''وہ کون سی جگہ ہے جہاں ماسٹر کمپیوٹر فوگاشے اور انجلینا کو لیبارٹری سے باہر پھینکے گا''...... جولیا نے پوچھا۔

''میرے ساتھ آؤ۔ ہمیں جلد سے جلد وہاں پہنچنا ہے کیونکہ

چیف کو سپریم کمپیوٹر آن کرنے اور فوگاشے سے ماسٹر کمپیوٹر کا کنٹرول چھڑانے میں زیادہ وقت نہیں لگے گا۔ ایسا نہ ہو کہ فوگاشے اور انجلینا لیبارٹری سے باہر آ کر وہاں سے فرار ہو جائیں۔ اگر وہ فرار ہو گئے تو پھر ان کا دوبارہ ہاتھ آنا مشکل ہو جائے گا اور میں نے انہیں پاکیشیا سے کسی بھی صورت میں زندہ نکلنے نہیں دینا''...... عمران نے کہا تو ان سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے اور پھر وہ سب تیزی سے ڈاکٹر اشتیاق کی رہائش گاہ سے نکلتے چلے گئے۔ کچھ ہی دیر میں ان کی گاڑیاں انتہائی تیز رفتاری سے سڑکوں پر دوڑی چلی جا رہی تھیں۔

شہرہ آفاق مصنف جناب مظہر کلیم ایم اے
کی عمران سیریز کے ان قارئین کے لئے جو
نیا ناول فوری حاصل کرنا چاہتے ہیں ایک نئی سکیم
''گولڈن پیکیج''
تفصیلات کے لئے ابھی کال کیجئے
0333-6106573 & 0336-3644440
ارسلان پبلی کیشنز اوقاف بلڈنگ پاک گیٹ ملتان

انجلینا جلد ہی ڈاکٹر اشتیاق کے ساتھ واپس آ گئی تھی۔ اس کے ہاتھ میں سیاہ رنگ کی ایک ڈائری نما بک تھی۔ اس نے بلیک بک لا کر فوگاشے کو دی تو فوگاشے بک کھول کر بیٹھ گیا۔

''ہونہہ۔ یہی ہے وہ ثبوت جو لیڈی زاؤ پاری کے گلے کا پھندہ بننے والا ہے۔ وہ اب اس بات سے انکار نہیں کر سکے گی کہ اس نے کارمن کی ایجادات کے فارمولے پاکیشیا کے ڈاکٹر اشتیاق کو دیئے تھے۔ کارمن سے غداری کے جرم میں یقیناً اس کا کورٹ مارشل کیا جائے گا اور اسے آن دی سپاٹ گولیاں مار دی جائیں گی''...... فوگاشے نے کہا۔

''بلیک بک ہمیں مل گئی ہے۔ اس لئے اب ہمیں یہاں نہیں رکنا چاہئے۔ ہمیں فوری طور پر یہاں پر موجود پاور سسٹم کو تباہ کر کے نکل جانا چاہئے''...... انجلینا نے کہا۔

''صرف پاور سسٹم ہی نہیں۔ ہم اب اس پوری لیبارٹری کو تباہ

کریں گے اور یہ تباہی اس لیبارٹری کا ماسٹر کمپیوٹر کرے گا۔ آج پہلی بار کارمن کے نامور ایجنٹوں کے ہاتھوں پاکیشیا کی ایک بڑی اور اہم ایٹمی لیبارٹری تباہ ہو گی۔ اس تباہی سے پاکیشیا کی ایٹمی ٹیکنالوجی کو ناقابلِ تلافی نقصان پہنچے گا۔ پاکیشیا جو اپنی ایٹمی ٹیکنالوجی کی وجہ سے اسلام کا قلعہ بنا ہوا ہے آج ہم اس قلعے کو مسمار کر دیں گے۔ ہمیشہ کے لئے''...... فوگاشے نے انتہائی مغرور لہجے میں کہا۔

''جو کرنا ہے جلدی کرو۔ ماسٹر کمپیوٹر کو کمانڈز دو اور نکل چلو یہاں سے نجانے کیا بات ہے کہ میرا دل ابھی سے گھبرانا شروع ہو گیا ہے جیسے کچھ ہونے والا ہے''...... انجلینا نے کہا تو فوگاشے چونک کر اس کی طرف دیکھنے لگا۔

''کچھ ہونے والا ہے۔ کیا مطلب۔ کیا ہونے والا ہے''۔ فوگاشے نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''میں نہیں جانتی لیکن میرا دل بہت زور زور سے دھڑک رہا ہے اور تم جانتے ہو کہ جب میرا دل کسی انجانے خطرے کو محسوس کرتا ہے تو یہ اسی طرح سے دھڑکنا شروع کر دیتا ہے اور پھر جو ہوتا ہے وہ ہمارے لئے اچھا نہیں ہوتا''...... انجلینا نے پریشانی کے عالم میں کہا۔

''ہونہہ۔ تمہارا یہ احساس واقعی کسی روز ہم دونوں کو لے ڈوبے گا۔ یہاں تمہارے اس احساس کا مطلب سمجھ میں نہیں آیا ہے۔

یہاں سب کچھ تو ہمارے کنٹرول میں ہے۔ ڈاکٹر اشتیاق مسلسل میری ٹرانس میں ہے اور لیبارٹری کا ماسٹر کمپیوٹر بھی میرے کنٹرول میں ہے۔ میری اجازت کے بغیر لیبارٹری میں کوئی داخل نہیں ہو سکتا اور نہ ہی کوئی یہاں سے باہر جا سکتا ہے پھر کس بات سے تمہیں خطرے کا احساس ہو رہا ہے''...... فوگاشے نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

''مجھے خود نہیں معلوم۔ بہرحال تم اس بات کو چھوڑو اور تم ماسٹر کمپیوٹر سے بات کرو اور اسے جو کمانڈز دینی ہیں دے دو''۔ انجلینا نے جھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

''اوکے۔ تم دروازہ لاک کر دو تاکہ کوئی ہمیں یہاں ڈسٹرب کرنے نہ آ سکے''...... فوگاشے نے کہا تو انجلینا نے اثبات میں سر ہلایا اور دروازے کے پاس جا کر اس نے دروازہ بند کیا اور اسے اندر سے لاک کر دیا۔ اور پھر واپس آ کر فوگاشے کے ساتھ ایک کرسی پر بیٹھ گئی جبکہ ڈاکٹر اشتیاق سائیڈ میں پتھر کے بت کی طرح ساکت کھڑا تھا۔

''ماسٹر کمپیوٹر''...... انجلینا کو دروازہ بند کرتے دیکھ کر فوگاشے نے ماسٹر کمپیوٹر سے مخاطب ہو کر کہا۔

''یس فوگاشے''...... فوراً ہی ماسٹر کمپیوٹر کی مشینی آواز سنائی دی۔

''میں اور انجلینا اس لیبارٹری سے نکلنا چاہتے ہیں۔ ہمیں یہاں سے نکلنے کا سیف راستہ بتاؤ''...... فوگاشے نے کہا۔

''یہاں سے نکلنے کا ایک ہی سیف راستہ ہے۔ لیبارٹری کے جنوبی حصے کی طرف ہال ہے۔ وہاں سپیشل ہیلی کاپٹر موجود ہے۔ یہ ہیلی کاپٹر ڈاکٹر اشتیاق کے لئے مخصوص ہے جسے ڈاکٹر اشتیاق اس وقت استعمال کرتا ہے جب اسے پرائم منسٹر یا پھر پریذیڈنٹ کے پاس جانا ہوتا ہے۔ ہیلی کاپٹر زمین دوز کمرے میں ہے میں تمہیں اس کمرے تک جانے کا وے بتا دیتا ہوں اور تمہارے لئے کمرے کی چھت بھی کھول دیتا ہوں تاکہ تم اور انجلینا وہاں سے ہیلی کاپٹر نکال کر لے جاؤ''...... ماسٹر کمپیوٹر نے جواب دیا اور پھر وہ فوگاشے کو ہیلی کاپٹر تک جانے کے راستے کے بارے میں بتانا شروع ہو گیا۔

''اوکے۔ اب تم اس لیبارٹری کا ڈسٹرکشن سسٹم آن کر دو۔ میں تمہیں اس لیبارٹری کو مکمل طور پر تباہ کرنے کے احکامات دیتا ہوں۔ ہمارے یہاں سے نکلنے کے بعد تم لیبارٹری مکمل طور پر تباہ کر دو گے اور اسے لیبارٹری کے نیچے بنے ہوئے بلیک ہول میں گرا دو گے''...... فوگاشے نے کہا تو ماسٹر کمپیوٹر خاموش ہو گیا۔

''میری ہدایات ہیں کہ تم زیرو ٹو لیبارٹری کو ہمارے یہاں سے جانے کے ٹھیک دس منٹ کے بعد تباہ کرو گے''...... فوگاشے نے ایک بار پھر کہا لیکن اس بار بھی ماسٹر کمپیوٹر نے کوئی جواب نہ دیا۔

''تم خاموش کیوں ہو ماسٹر کمپیوٹر۔ میری بات کا جواب دو۔ کیا تم نے ڈسٹرکشن سسٹم آن کر لیا ہے''...... فوگاشے نے تیز لہجے میں

کہا لیکن ماسٹر کمپیوٹر خاموش رہا۔

''یہ کیا مسئلہ ہے۔ ماسٹر کمپیوٹر میری بات کا جواب کیوں نہیں دے رہا ہے''...... فوگاشے نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''شاید یہ تمہاری ہدایات فالو کر رہا ہے اور ڈسٹرکشن سسٹم ایڈجسٹ کر رہا ہے''...... انجلینا نے کہا تو فوگاشے نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

''ماسٹر کمپیوٹر''...... فوگاشے نے ایک بار پھر ماسٹر کمپیوٹر سے مخاطب ہو کر کہا لیکن جواب ندارد۔

''مجھے تو کچھ گڑبڑ ہوتی ہوئی معلوم ہو رہی ہے''...... فوگاشے نے قدرے پریشانی کے عالم میں کہا اور تیزی سے اس مشین کی طرف بڑھا جس سے اس نے ڈاکٹر اشتیاق سے ماسٹر کمپیوٹر کے کوڈز بدلوا کر اسے اپنے کنٹرول میں لیا تھا۔ مشین آن تھی اور اس میں سے تیز زوں زوں کی آواز نکل رہی تھی۔ فوگاشے مشین کے سامنے بیٹھ گیا اور اس نے تیزی سے مشین کو آپریٹ کرنا شروع کر دیا۔ اس نے ہاتھ بڑھا کر ایک بٹن پریس کیا تو مشین پر لگی ہوئی سکرین آن ہو گئی۔ سکرین آن ہوتے ہی اسے سکرین پر بے شمار فگرز بجلی کی سی تیزی سے چلتے ہوئے دکھائی دیئے۔

''فگرز دیکھتے ہی فوگاشے نے مشین کے مختلف بٹن پریس کئے اور پھر اس نے ایک ڈائل گھمایا تو اچانک سکرین سے فگرز غائب ہو گئے اور ساتھ ہی سکرین پر بلاکڈ کا لفظ ابھر آیا۔ یہ لفظ دیکھ کر

فوگاشے بری طرح سے اچھل پڑا اور اس کی آنکھیں حیرت کی شدت سے پھیلتی چلی گئیں۔

''یہ کیا ہو رہا ہے۔ مشین کا کنٹرولنگ سسٹم بلاکڈ ہو چکا ہے۔ کیسے ہوا ہے یہ۔ مشین کو کس نے بلاک کیا ہے''...... فوگاشے نے پاگلوں کی طرح سے چیختے ہوئے کہا۔ اس کے ہاتھ مشینی انداز میں مشین پر چلنے لگے وہ مشین کو انتہائی تیزی سے آپریٹ کر رہا تھا لیکن سکرین پر سے بلاکڈ کا لفظ ختم ہونے کا نام ہی نہیں لے رہا تھا۔ اسی لمحے زوں کی تیز آواز کے ساتھ نہ صرف سکرین تاریک ہو گئی بلکہ کنٹرولنگ مشین بھی آف ہوتی چلی گئی۔ مشین کو آف ہوتے دیکھ کر فوگاشے کا رنگ بھی زرد ہو گیا اور اس کے چہرے پر خوف کے تاثرات نمایاں ہو گئے۔

''کک کک۔ کیا ہوا ہے فوگاشے۔ تم اس قدر گھبرائے ہوئے کیوں ہو''...... فوگاشے کے چہرے پر خوف کے تاثرات دیکھ کر انجلینا نے ہکلاتے ہوئے کہا۔

''ماسٹر کمپیوٹر کا کنٹرول مجھ سے چھین لیا گیا ہے۔ جس طرح میں نے ڈاکٹر اشتیاق سے کہہ کر اس کے کوڈز تبدیل کرائے تھے اسی طرح سے کسی اور نے اس مشین اور ماسٹر کمپیوٹر کے کوڈز بدل دیئے ہیں اور اب ماسٹر کمپیوٹر کا اختیار میرے پاس نہیں رہا ہے''۔ فوگاشے نے پریشانی کے عالم میں کہا تو اس کی بات سن کر انجلینا کا چہرہ تاریک ہوتا چلا گیا۔

''اوہ۔ اب کیا ہو گا۔ کس نے کیا ہے یہ سب۔ ڈاکٹر اشتیاق تو یہاں موجود ہے پھر کس نے مشین اور ماسٹر کمپیوٹر کے کوڈز تبدیل کئے ہیں''...... انجلینا نے خوف بھرے لہجے میں کہا۔

''میں نہیں جانتا۔ ہمیں اب جلد سے جلد یہاں سے نکلنا ہے۔ کمپیوٹر ری سٹارٹ ہو رہا ہے۔ اگر یہ ہمارے نکلنے سے پہلے ری سٹارٹ ہو گیا تو پھر ہم یہاں سے کبھی نہیں نکل سکیں گے۔ چلو۔ جلدی چلو یہاں سے''...... فوگاشے نے چیختے ہوئے کہا اور اچھل کر کھڑا ہو گیا اور تیزی سے دروازے کی طرف لپکا۔ اسے دروازے کی طرف جاتے دیکھ کر انجلینا بھی تیزی سے اس کے پیچھے لپکی۔ فوگاشے نے ڈاکٹر اشتیاق کو دیکھا پھر وہ اس کی طرف آیا۔ دوسرے لمحے اس کا ہاتھ گھوما اور ڈاکٹر اشتیاق کی کنپٹی پر ایک زور دار دھماکہ ہوا۔ ڈاکٹر اشتیاق کے منہ سے ایک زور دار چیخ نکلی اور وہ اچھل کر نیچے گرا۔ اس سے پہلے کہ وہ زمین پر گرتا، فوگاشے نے بجلی کی سی تیزی سے اسے سنبھالا اور اسے اٹھا کر اپنے کاندھے پر ڈال لیا۔

''اب یہاں سے نکلنے کے لئے یہی ہماری مدد کرے گا''۔ فوگاشے نے کہا تو انجلینا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ انجلینا اس وقت تک دروازے کے پاس پہنچ چکی تھی۔ اس نے لاک کھول کر ہینڈل پکڑ کر دروازہ کھولا اور تیزی سے باہر نکل گئی۔ فوگاشے بھی اس کے پیچھے لپکا اور پھر وہ دونوں بجلی کی سی تیزی سے اس طرف

دوڑنا شروع ہو گئے جس طرف سے انہیں لیبارٹری میں لایا گیا تھا۔ دونوں ایک دوسرے کے ساتھ بھاگ رہے تھے ابھی وہ کچھ دور ہی گئے ہوں گے کہ اچانک ان کے سامنے فرش کا ایک حصہ کھل گیا۔ فرش کو اوپن ہوتے دیکھ کر وہ دونوں گھبرا گئے اور فوراً رک گئے۔ ان کے سامنے فرش میں خاصا بڑا خلاء پیدا ہو گیا تھا۔ ابھی وہ خلاء کے قریب رکے ہی تھے کہ اچانک سائیڈ کی دیوار میں ایک خانہ کھلا اور اس میں سے ایک گن کی نال نکل کر باہر آ گئی۔ اس سے پہلے کہ وہ کچھ کرتے اچانک گن سے روشنی کی تیز دھار نکل کر ان دونوں کی کمروں سے ٹکرائی۔ فوگاشے اور انجلینا کو یوں محسوس ہوا جیسے اچانک کسی نے ان کی کمروں پر گرز مار دیئے ہوں۔ ان دونوں کے منہ سے زور دار چیخیں نکلیں اور وہ اچھل کر سامنے موجود خلاء میں گرتے چلے گئے۔ فوگاشے کے کاندھے پر ڈاکٹر اشتیاق بھی موجود تھا وہ بھی ان کے ساتھ خلاء میں گرتا چلا گیا۔ جیسے ہی وہ تینوں خلاء میں گرے اسی لمحے سرر کی تیز آواز کے ساتھ فرش برابر ہوتا چلا گیا۔

عمران اوز اس کے ساتھی بجلی کی سی تیزی سے گاڑیاں دوڑاتے ہوئے جنوبی میدانی علاقے کی طرف آ گئے تھے۔ اس ایریئے میں چھوٹی بڑی پہاڑیاں بھی تھیں لیکن علاقے کا زیادہ تر حصہ میدانی تھا جہاں ہر طرف گھاس پھونس اگی ہوئی دکھائی دے رہی تھی۔ وہاں درخت بھی موجود تھے لیکن ان کی تعداد زیادہ نہیں تھی۔

درختوں کے درمیان مخصوص راستے بنے ہوئے تھے جو میدانی علاقے کی طرف جا رہے تھے۔ عمران کی کار آگے تھی اس لئے وہ تیزی سے کار ان درختوں کے درمیان سے آگے لے جا رہا تھا جبکہ اس کے باقی ساتھی کاروں میں اس کے پیچھے آ رہے تھے۔

ایک کھلے میدان میں آتے ہی عمران نے کار روک دی۔ کار روکتے ہی وہ کار سے نکل کر باہر آ گیا۔ کچھ ہی دیر میں اس کے ساتھیوں کی کاریں بھی اس کی کار کے پاس آ کر رک گئیں۔

کھلے میدان میں دو اطرف چھوٹی چھوٹی پہاڑیاں تھیں جبکہ

سامنے ایک بڑی کھائی دکھائی دے رہی تھی۔ کھائی کے کنارے سپاٹ تھے اور وہ خاصی گہرائی دکھائی دے رہی تھی۔

''کیا یہ ہے وہ جگہ جہاں ماسٹر کمپیوٹر فوگا شے اور انجلینا کو باہر پھینکے گا''...... جولیا نے عمران کے نزدیک آتے ہوئے پوچھا۔

''ہاں۔ لیبارٹری اس پہاڑی کے نیچے ہے۔ اور اس پہاڑی میں جگہ جگہ مخصوص پائپ لگے ہوئے ہیں۔ ماسٹر کمپیوٹر ری سٹارٹ ہوتے ہی فوگا شے اور انجلینا کو مارک کرے گا اور پھر انہیں کوئی موقع دیئے بغیر لیبارٹری کے تہہ خانوں میں گرا دے گا جو عمودی انداز میں مزید نیچے کی طرف جاتے ہیں۔ وہ دونوں تہہ خانوں میں گرتے ہی ائر روم میں پہنچ جائیں گے۔ ائر روم کے نیچے بڑے بڑے فین لگے ہوئے ہیں۔ جیسے ہی وہ ائر روم میں گریں گے ائر روم کے فین خود بخود آن ہو جائیں گے۔ ان پنکھوں کی رفتار اتنی تیز ہوتی ہے کہ تیز ہوا سے انسان تو کیا بڑی بڑی چٹانیں بھی اوپر اٹھ جاتی ہیں۔ ان پنکھوں کے اوپر بڑی بڑی ٹیوبز لگی ہوئی ہیں جن کے دہانے پہاڑی کے مختلف حصوں سے نکلتے ہیں۔ ائر پریشر سے فوگا شے اور انجلینا ان ٹیوبز میں جائیں گے اور پھر ہوا میں اُڑتے ہوئے پہاڑی میں بنے ہوئے ہولز سے نکل کر یہاں آ گریں گے۔ اب یہ ان کی قسمت کہ وہ اس میدان میں گرتے ہیں یا پھر سینکڑوں فٹ گہری کھائی میں''...... عمران نے کہا۔ اس سے پہلے کہ ان میں سے کوئی کچھ پوچھتا انہیں سائیڈ پہاڑی کی جڑ سے

تیز گونج کے ساتھ گرد و غبار نکلتا دکھائی دیا۔ یوں لگ رہا تھا جیسے یہ کوئی آتش فشاں پہاڑی ہو اور اس کے نیچے موجود لاوا پھٹ پڑا ہو اور اس سے تیز گیس کی وجہ سے گرد و غبار نکل رہا ہو۔

''ماسٹر کمپیوٹر نے اپنا کام کر دیا ہے۔ اب دیکھو فوگاشے اور انجلینا کس طرح سے لیبارٹری سے کک آؤٹ ہوتے ہیں''۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اسی لمحے انہوں نے پہاڑی کی چوٹی سے نکلتے ہوئے گرد و غبار میں تین انسانی جسموں کو ہوا میں اچھلتے دیکھا۔ تینوں انسان بری طرح سے ہاتھ پاؤں مارتے ہوئے اوپر اٹھتے چلے جا رہے تھے۔ کچھ بلندی پر جاتے ہی ان تینوں کے جسم پلٹے اور وہ اڑتے ہوئے میدان کی طرف آتے دکھائی دیئے ان کی تیز اور دردناک چیخوں سے ماحول بری طرح سے گونج اٹھا تھا اور پھر وہ تینوں باری باری میدان میں گرتے چلے گئے۔ ان میں ایک لڑکی بھی تھی سب سے پہلے وہی گری تھی۔ وہ بلندی سے سر کے بل نیچے گری تھی۔ نیچے گرتے اس کے حلق سے دلدوز چیخ نکلی اور پھر وہ بری طرح سے ہاتھ پاؤں مارتی ہوئی ساکت ہوتی چلی گئی۔ اس کے بعد ایک ادھیڑ عمر آدمی کمر کے بل گرا۔ اس کے منہ سے بھی دردناک چیخیں نکلیں اور وہ بھی چند لمحے بری طرح سے تڑپنے کے بعد ساکت ہو گیا جبکہ تیسرے شخص نے خود کو نیچے گرتے دیکھ کر بجلی کی سی تیزی سے اپنا جسم گھمایا تھا اور ہوا میں قلابازیاں کھاتا ہوا زمین پر گرا۔ زمین پر گرتے ہی وہ رکے بغیر تیزی سے الٹی

قلابازیاں کھاتا چلا گیا۔ کافی پیچھے جا کر اس نے ایک لمبی اور الٹی چھلانگ لگائی اور پھر وہ بڑے اطمینان بھرے انداز میں پیروں کے بل کھڑا دکھائی دیا۔ وہ کھائی کے بالکل کنارے کے پاس جا کر پیروں کے بل کھڑا ہوا تھا۔

یہ دیکھ کر عمران بجلی کی سی تیزی سے اس کی طرف دوڑا۔ باقی سب بھی عمران کے پیچھے بھاگنے لگے۔ کھائی کے پاس کھڑے نوجوان نے اپنی طرف بھاگ کر آنے والے افراد کو چونک کر دیکھا اور پھر جیسے ہی اس کی نظریں عمران پر پڑیں اس کا چہرہ حیرت کی شدت سے بگڑتا چلا گیا۔

عمران بھاگتا ہوا اس کے سامنے آ کر کھڑا ہو گیا جبکہ اس کے ساتھی اس سے پہلے گرنے والے آدمی اور لڑکی کے پاس چلے گئے تھے۔

''تو تمہیں زیرو ٹو لیبارٹری سے ماسٹر کمپیوٹر نے کک آؤٹ کر کے یہاں پھینک دیا ہے''...... عمران نے نوجوان کی طرف دیکھ کر مسکراتے ہوئے کہا جو آنکھیں پھاڑے عمران کی طرف ایسی نظروں سے دیکھ رہا تھا جیسے اسے عمران کو زندہ دیکھ کر اپنی آنکھوں پر یقین ہی نہ آ رہا ہو۔

''تت۔ تت۔ تم عمران ہو''...... نوجوان نے ہکلاتے ہوئے کہا۔

''نہیں۔ میں اس کا بھوت ہوں۔ عمران کو تو تم نے ہیڈ لاک

کے کاری وار کر کے ہلاک کر دیا تھا''...... عمران نے کہا۔

''نہیں۔ نہیں۔ یہ نہیں ہو سکتا۔ میری آنکھیں ضرور دھوکہ کھا رہی ہیں۔ میرے لگائے ہوئے ہیڈ لاک کے وار سے تو بڑے سے بڑا طاقتور انسان بھی زندہ نہیں بچ سکا ہے پھر تم۔ تم اس وار سے کیسے بچ سکتے ہو اور پھر تم اس طرح میرے سامنے اپنے پیروں پر کیسے کھڑے نظر آ سکتے ہو''...... نوجوان نے آنکھیں پھاڑتے ہوئے کہا۔

''کہا تو ہے کہ میں عمران نہیں عمران کا بھوت ہوں۔ یقین نہیں ہے تو آگے آ کر مجھے چھو کر دیکھ لو لیکن یہ سوچ لو کہ تم نے عمران کے بھوت کو ہاتھ لگایا تو تم اسی وقت جل کر بھسم ہو جاؤ گے کیونکہ مرنے کے بعد میرے بھوت کو جلا کر راکھ کر دینے والی طاقتیں مل گئی ہیں''...... عمران نے کہا۔

''لل لل۔ لیکن یہ سب کیسے ہو گیا اور ہم زیرو ٹو لیبارٹری سے باہر کیسے آ گئے۔ زیرو ٹو لیبارٹری کا ماسٹر کمپیوٹر تو میرے کنٹرول میں تھا پھر اس نے مجھ سے غداری کیوں کی اور میرے احکامات ماننے کی بجائے مجھے اور میری ساتھی کو لیبارٹری سے اس طرح نکال کر باہر کیوں پھینک دیا''...... نوجوان نے بری طرح سے ہکلاتے ہوئے کہا جو فوگاشے تھا۔

''ماسٹر کمپیوٹر شیطان کے پیروکاروں کو لیبارٹری میں نہیں رہنے دیتا مائی ڈیر۔ تمہارا کیا خیال ہے کہ اس لیبارٹری کا ماسٹر کنٹرول

صرف ماسٹر کمپیوٹر کے پاس ہی تھا جس کے کوڈز بدل کر تم نے آسانی سے اسے اپنا محکوم بنا لیا تھا''...... عمران نے کہا۔

''اوہ۔ تو کیا اس کا کنٹرول کہیں اور بھی موجود تھا''...... فوگاشے نے چونکتے ہوئے کہا۔

''ہاں۔ لیبارٹری کی حفاظت کے لئے ڈبل کنٹرولڈ کمپیوٹرز ہیں ایک ماسٹر کمپیوٹر اور دوسرا سپریم کمپیوٹر اور سپریم کمپیوٹر پاکیشیا سیکرٹ سروس کے چیف ایکسٹو کے ہیڈ کوارٹر میں موجود ہے۔ اس کے پاس ایسے اختیارات ہیں کہ وہ جب چاہے لیبارٹریوں کے ماسٹر کمپیوٹر آف کر کے ان کی جگہ سپریم کمپیوٹر کو ایڈجسٹ کر سکتا ہے اور اس نے ایسا ہی کیا تھا۔ جب چیف ایکسٹو کو علم ہوا کہ تم ڈاکٹر اشتیاق کو ٹرانس میں لے کر زیرو ٹو لیبارٹری میں داخل ہو چکے ہو اور تم نے لیبارٹری کے ماسٹر کمپیوٹر کے کوڈز بدل کر اس کا کنٹرول حاصل کر لیا ہے تو چیف نے ہیڈ کوارٹر میں بیٹھے بیٹھے ماسٹر کمپیوٹر آف کیا اور اس کی جگہ سپریم کمپیوٹر آن کر دیا جس نے ایک لمحے میں تمہیں اور تمہاری مادام انجلینا کو اٹھا کر لیبارٹری سے باہر یہاں لا پٹخا ہے''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''اور تم۔ تم میرے ہیڈ لاک وار سے کیسے زندہ بچ گئے''۔ فوگاشے نے جبڑے بھینچتے ہوئے کہا۔

''سیدھی سی بات ہے کہ ابھی میری موت کا وقت نہیں آیا تھا۔ اگر آیا ہوتا تو میں اس طرح اپنے قدموں پر تمہارے سامنے نہ کھڑا

ہوتا''......عمران نے کہا۔

''ہونہہ۔ پہلے نہیں آیا تھا تو سمجھو اب آ گیا ہے تمہاری موت کا وقت۔ میں نے شاید تم پر ہلکے ہیڈ لاک وار کئے تھے لیکن اس بار میں ایسا نہیں کروں گا۔ اس بار میں تمہارے سر پر اس قدر طاقت سے ہیڈ لاک وار کروں گا کہ تمہاری کھوپڑی پچک کر رہ جائے گی۔ پھر میں دیکھوں گا کہ تم مجھ سے کیسے بچتے ہو''......فوگاشے نے غراتے ہوئے کہا۔

''سوچ لو۔ کہیں یہی وار تم پر الٹا نہ پڑ جائے''......عمران نے طنزیہ لہجے میں کہا۔

''ایسا نہ کبھی ہوا ہے اور نہ کبھی ہو گا''......فوگاشے نے غرا کر کہا اور تیزی سے عمران کی طرف بڑھا۔ عمران غور سے اس کی طرف دیکھ رہا تھا۔ فوگاشے آگے آتے ہی بجلی کی سی تیزی سے اچھلا اور اس نے اپنا جسم ہوا میں لٹو کی طرح گھماتے ہوئے عمران کے سینے پر لات مارنی چاہی لیکن عمران نے فوراً اپنی جگہ چھوڑ دی۔ اس سے پہلے کہ فوگاشے کا جسم نیچے آتا عمران اچھلا اور اس کی بھرپور لات فوگاشے کی پشت پر پڑی اور فوگاشے فضا میں ہی پلٹ کر زمین پر جا گرا۔

''بڑا شوق ہے تم میں لڑنے کا''......عمران نے طنزیہ لہجے میں کہا۔ فوگاشے نیچے گرتے ہی بجلی کی سی تیزی سے اٹھ کھڑا ہوا اور پھر جیسے بھوکا شیر کسی ہرن پر جھپٹتا ہے۔ عمران، فوگاشے پر جھپٹا اور

فوگاشے چیختا ہوا اس کے سر کے اوپر سے ہوتا ہوا پیچھے جا گرا۔

نیچے گرتے ہی فوگاشے یوں اچھلا جیسے اس کا جسم ربڑ کا بنا ہوا ہو۔ وہ بجلی کی سی تیزی سے پلٹ کر سیدھا ہوا اور اس نے دونوں ٹانگیں پھیلا کر عمران کی کمر پر جما دیں۔ عمران ایک لمحے کے لئے لڑکھڑایا لیکن اس نے فوراً ہی خود کو سنبھال لیا۔ عمران کو سنبھلتے دیکھ کر فوگاشے نے اس پر چھلانگ لگائی اور اُڑتا ہوا عمران کے سر کی طرف آیا۔ اس نے عمران کے نزدیک آتے ہی دونوں ہاتھ پھیلائے جیسے وہ عمران کے سر کے دائیں بائیں پوری قوت سے ہاتھ مار کر ہیڈ لاک وار کرنا چاہتا ہو لیکن اس سے پہلے کہ وہ عمران کے اوپر آتا عمران نے اپنا جسم کمان کی طرح موڑا اور پہلو کے بل چکر کھاتا ہوا فوگاشے کے نیچے سے نکلتا چلا گیا۔ فوگاشے نے اپنا جسم موڑ کر اس کے سر پر ٹانگیں مارنے کی کوشش کی لیکن اسی لمحے عمران اچھل کر سیدھا ہوا اور اس نے فوگاشے کی ٹانگوں پر زور دار لات مار دی۔ فوگاشے کو ایک زور دار جھٹکا لگا اور وہ اچھل کر منہ کے بل نیچے آیا۔ اس نے دونوں ہاتھ فوراً آگے کر دیئے تھے ورنہ اس کے چہرے کا بھرتہ بن جاتا۔ نیچے گرتے ہی وہ تیزی سے پلٹا اور اس نے پوری قوت سے عمران کے سینے پر ٹانگ مارنی چاہی لیکن عمران فوراً ایک پیر پر لٹو کی طرف گھوم گیا اور فوگاشے کی ٹانگ ہوا میں ہی گھوم کر رہ گئی۔

عمران پیچھے ہٹتا ہوا ایک بار پھر سیدھا کھڑا ہو گیا۔ فوگاشے نے

بھی اٹھنے میں دیر نہیں لگائی تھی۔ چند لمحے دونوں کھڑے ایک دوسرے کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر دیکھتے رہے پھر دونوں نے بیک وقت حرکت کی اور دونوں ایک دوسرے سے پوری قوت سے آ ٹکرائے۔ ان کے ٹکرانے سے یوں دھماکہ ہوا جیسے دو وحشی سانڈ ایک دوسرے سے ٹکرائے ہوں۔ فوگاشے نے ٹکراتے ہی پوری قوت سے عمران کے زیر ناف گھٹنا مارا اور عمران کی ٹکر پوری قوت سے فوگاشے کی ناک پر پڑی اور دونوں ہی لڑکھڑا کر پیچھے ہٹتے چلے گئے اور پھر عمران نے پیچھے ہٹتے ہی اپنا جسم کمان کی طرح موڑا اور پھر جیسے کمان سے تیر نکلتا ہے اسی طرح وہ بجلی کی سی تیزی سے اچھلا۔ اس کے دونوں ہاتھ پلک جھپکنے میں زمین پر لگے اور اس کی دونوں ٹانگیں پوری قوت سے سیدھے ہوتے ہوئے فوگاشے کے سینے پر پڑیں اور فوگاشے چیختا ہوا پشت کے بل زمین پر ڈھیر ہو گیا۔ عمران الٹی قلابازی کھا کر ایک لمحے کے لئے سیدھا ہوا اور دوسرے لمحے وہ اچھل کر فوگاشے کے سر کے پاس آ گیا۔ فوگاشے کی طرف آتے ہوئے اس کے دونوں ہاتھ مخالف سمتوں میں پھیل گئے تھے۔

فوگاشے نے عمران سے خود کو بچانا چاہا لیکن اسی لمحے دھماکا ہوا اور فوگاشے کے حلق سے لرزہ خیز چیخیں نکلنے لگیں۔ عمران کے دونوں ہاتھ پوری قوت سے اس کی کنپٹیوں پر پڑے تھے۔ فوگاشے کو یوں محسوس ہوا تھا جیسے اس کے کانوں کے دونوں پردے پھٹ گئے

ہوں۔ وہ ایک جھٹکے سے اٹھا لیکن اس کی آنکھوں کے سامنے اندھرا سا پھیلا ہوا تھا۔ اس کے کانوں اور ناک سے خون نکل رہا تھا۔ اس نے اپنے دونوں ہاتھ اپنے کانوں پر رکھ لئے تھے اور وہ لڑکھڑاتا ہوا اندھوں کی طرح ناچنا شروع ہو گیا تھا۔ یہ دیکھ کر عمران زمین پر گرا اور اس نے فوگاشے کے قریب آ کر دونوں ٹانگیں اٹھا کر فوگاشے کی ناف کے نیچے اس زور سے ماریں کہ فوگاشے کا جسم ہوا میں بلند ہو گیا۔ اس سے پہلے کہ فوگاشے کا جسم نیچے آتا عمران نے چھلانگ لگائی اور ہوا میں بلند ہوتے ہی اس نے الٹی قلابازی کھائی اور اس کی دونوں ٹانگیں ایک بار پھر اس کے سینے پر پڑیں۔ فوگاشے کے حلق سے ایک زوردار چیخ نکلی اور وہ مزید ہوا میں بلند ہو گیا اور اُڑتا ہوا سیدھا کھائی کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ دوسرے لمحے وہ پوری قوت سے کھائی کے کنارے پر گرا۔ اس سے پہلے کہ وہ خود کو سنبھالتا وہ کھائی کے کنارے سے ٹکرا کر کھائی میں گرتا چلا گیا اور فضا کھائی میں گرتے ہوئے فوگاشے کی دردناک چیخوں سے گونج اٹھی اور پھر وہاں خاموشی چھا گئی۔

فوگاشے کو کھائی میں گرتے دیکھ کر جولیا اور اس کے ساتھی جو عمران کو فوگاشے سے انتہائی خوفناک انداز میں فائٹ کرتے دیکھ رہے تھے بھاگ کر اس کے پاس آ گئے۔

''تم ٹھیک ہو''...... جولیا نے عمران کے پاس آ کر انتہائی تشویش بھرے لہجے میں کہا۔

''ہاں۔ میں ٹھیک ہوں۔ انجلینا کا کیا ہوا اور اس کے ساتھ ڈاکٹر اشتیاق بھی پہاڑی سے نکل کر یہاں گرا تھا۔ کیا وہ زندہ ہے''...... عمران نے پوچھا۔

''ہاں ڈاکٹر اشتیاق تو زندہ ہے لیکن بلندی سے گرنے کی وجہ سے اسے زبردست چوٹیں آئی ہیں۔ اسے جلد سے جلد کسی ہسپتال لے جانا پڑے گا ورنہ اس کا بھی بچنا مشکل ہے اور لڑکی جسے تم انجلینا کہہ رہے ہو وہ تو پہاڑی کی چوٹی سے نکل کر گری ہی سر کے بل تھی۔ اس کی کھوپڑی چٹخ گئی تھی اس لئے وہ بھلا کیسے زندہ رہ سکتی ہے''...... جولیا نے کہا۔

''اس کا مطلب ہے کہ شیطان کی خالہ خود ہی اپنے انجام کو پہنچ چکی ہے''...... عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

''شیطان کی خالہ''...... جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''ہاں۔ شیطان کے خالو کو تو میں نے کھائی میں پھینک دیا ہے۔ اگر وہ شیطان کا خالو ہو سکتا ہے تو پھر اس کی ممبوسہ بھی تو شیطان کی خالہ ہی ہونی چاہئے نا''...... عمران نے مسکرا کر کہا تو جولیا کے ہونٹوں پر بے اختیار مسکراہٹ آ گئی۔

''چلو۔ ان دونوں سر پھرے جاسوسوں کا تو قصہ تمام ہوا۔ جو آندھی کی طرح آئے تھے اور طوفان کی طرح زیرو ٹو لیبارٹری میں بھی گھس گئے تھے۔ اگر زیرو ٹو لیبارٹری کا سپریم کمپیوٹر کنٹرول چیف کے پاس نہ ہوتا تو نجانے یہ زیرو ٹو لیبارٹری کے ساتھ کیا کرتے''۔

جولیا نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

''کیا کرنا تھا انہوں نے۔ یہ لیبارٹری کو تباہ کر کے نکل جاتے اور انہیں وہ چیز بھی مل جاتی جس کے لئے یہ یہاں آئے تھے''۔ عمران نے کہا۔

''لیکن یہ لیبارٹری سے کیا چیز لینے آئے تھے اور اگر انہوں نے وہاں سے کوئی چیز حاصل کر لی تھی تو تم نے اسے کھائی میں کیوں پھینک دیا ہے۔ اگر وہ چیز اس کے ساتھ کھائی میں گر کر ضائع ہو گئی تو''...... جولیا نے کہا۔

میرا خیال ہے کہ یہ یہی بلیک بک لینے کے لئے یہاں آئے تھے۔ ان کے ساتھ بلیک بک بھی یہاں آ گری تھی اور مجھے یقین ہے کہ یہ وہی بلیک بک ہے جو ڈاکٹر اشتیاق کو کارمن کی لیڈی زاؤ پاری نے دی تھی اور اب لیڈی زاؤ پاری ڈاکٹر اشتیاق سے یہ بک حاصل کر کے اسے ہلاک کرنا چاہتی تھی''...... عمران نے کہا اور اس نے آگے بڑھ کر ایک جگہ پڑی ہوئی بلیک بک اٹھا لی اور اسے کھول کر دیکھنا شروع ہو گیا۔

''ہے کیا اس بک میں''...... جولیا نے اس کے قریب آ کر پوچھا۔

''کچھ ایسے فارمولے ہیں جن پر لیڈی زاؤ پاری اور ڈاکٹر اشتیاق نے کسی زمانے میں ایک ساتھ کام کیا تھا اور لیڈی زاؤ پاری نے بک خود ہی ڈاکٹر اشتیاق کو دے دی تھی۔ اب کافی حد

تک کہانی میری سمجھ میں آ گئی ہے۔ بلیک بک جس میں لیڈی زاوٗ پاری کے فارمولے تھے اس نے کسی وجہ سے ڈاکٹر اشتیاق کو دے دی تھی۔ اس کا پتہ کارمن حکومت چل گیا ہو گا تو کارمن حکومت نے فوری طور پر بلیو برڈ ایجنسی کے دو ایجنٹوں فوگاشے اور انجلینا کو پاکیشیا روانہ کر دیا۔ ادھر لیڈی زاوٗ پاری کو بھی خطرہ لاحق ہو گیا ہو گا کہ اگر ان ایجنٹوں نے ڈاکٹر اشتیاق سے اس کی بلیک بک حاصل کر لی تو اسے کارمن کا غدار سمجھا جائے گا اور اس کا کورٹ مارشل کر کے اسے موت کی سزا سنا دی جائے گی اس لئے اس نے ڈاکٹر اشتیاق سے خود ہی بلیک بک حاصل کرنے کی پلاننگ کر لی۔ اس نے ڈاکٹر اشتیاق سے بات کی ہو گی کہ وہ بلیک بک اسے واپس کر دے۔ بلیک بک کے بدلے میں وہ اسے میموری کارڈ بھیج رہی ہے۔ اس کے لئے اس نے ایک کرمنل گرل پرنسز مارشیا کو پاکیشیا بھیجا۔ جو تنویر کے ہمشکل کریم خان کو تلاش کر رہی تھی اور کریم خان اس کے پیچھے تھا تا کہ وہ اسے بلیک بک دیئے بغیر اس سے لیڈی زاوٗ پاری کا دیا ہوا پیغام اور باکس حاصل کر سکے۔ پرنسز مارشیا کو تجسس ہوا تو اس نے فور سٹارز کے ہیڈ کوارٹر میں لیڈی زاوٗ پاری کا دیا ہو باکس کھول لیا۔ جس باکس میں ڈاکٹر اشتیاق کی موت بند تھی۔ پرنسز مارشیا اس موت کا شکار ہو گئی۔ ادھر فوگاشے اور انجلینا بھی جس بلیک بک کی تلاش میں آئے تھے انہیں بھی کسی طریقے سے ڈاکٹر اشتیاق تک پہنچنے کا موقع مل گیا اور پھر فوگاشے نے ڈاکٹر

اشتیاق کو ٹرانس میں لیا اور اس کے ساتھ زیرو لیبارٹری میں پہنچ گئے تا کہ ایک تو وہ ڈاکٹر اشتیاق سے لیڈی زاوٗ پاری کی دی ہوئی بلیک بک حاصل کر سکیں اور دوسرا اس لیبارٹری میں ڈاکٹر اشتیاق نے لیڈی زاوٗ پاری کے فارمولوں سے جو بھی ایجادات کی ہوں انہیں تباہ کیا جا سکے۔ اس طرح وہ ایک پنتھ سے دو کاج کرنا چاہتے تھے۔ لیکن وہ نہیں جانتے تھے کہ پاکیشیا کی لیبارٹریاں اب عام لیبارٹریاں نہیں ہیں بلکہ ناقابلِ تسخیر ہیں جن کا کنٹرول چیف ایکسٹو کے پاس ہے اور جس کا کنٹرول چیف کے پاس ہو وہ بھلا کیسے ختم ہو سکتی ہیں''...... عمران نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔ تفصیل سننے کے لئے اس کے باقی ساتھی بھی اس کے قریب آ گئے تھے۔

''لیکن فوگاشے اور انجلینا، ڈاکٹر اشتیاق تک پہنچے کیسے کیا یہ پہلے سے جانتے تھے کہ ڈاکٹر اشتیاق کہاں رہتا ہے اور یہ اس تک کیسے پہنچ سکتے ہیں''...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

''اس کا مجھے صحیح اندازہ تو نہیں ہے لیکن میرے خیال کے مطابق ڈاکٹر اشتیاق کے لالچ نے اسے ان دونوں کے سامنے آنے پر مجبور کیا ہو گا''...... عمران نے کہا۔

''کیسا لالچ''...... صفدر نے پوچھا۔

''ڈاکٹر اشتیاق کو ڈالرز میں جوا کھیلنے کی بری عادت ہے اور ایسی ہی عادات کے یہ دونوں بھی مالک تھے۔ فوگاشے اور انجلینا جس ملک میں جاتے ہیں چاہے ان کا انتہائی اہم مشن ہی کیوں نہ

ہو یہ وقت نکال کر وہاں جوا ضرور کھیلتے ہیں اور ڈالرز لوٹ کر لے جاتے ہیں۔ شاید انہوں نے ڈاکٹر اشتیاق کو سامنے لانے کے لئے ایسا ہی کوئی داؤ کھیلا ہو اور کسی گیم کلب میں اتنا بڑا جوا کھیلا ہو کہ ڈاکٹر اشتیاق بھی اس کھیل میں شریک ہونے کے لئے وہاں پہنچ گیا ہو۔ یہ سب میرے اندازے ہیں۔ ڈاکٹر اشتیاق اگر بچ گیا تو پھر اصل بات کا اسی سے پتہ چلے گا کہ یہ دونوں اس تک پہنچے کیسے تھے“...... عمران نے کہا۔

”تو پھر اسے جلد سے جلد کسی ہسپتال لے چلتے ہیں کہیں یہ یہیں ہلاک نہ ہو جائے“...... جولیا نے کہا۔

”ان سب کو جانے دو۔ میں تم اور تنویر یہیں رکتے ہیں“۔ عمران نے کہا۔

”کیوں۔ ہم تینوں یہاں رک کر کیا کریں گے“...... جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

”اپنے مستقبل کی پلاننگ۔ تم نے ہی تو کہا تھا کہ میں بارات لانے کی تیاری کروں تو تم تنویر کو میرا شہ بالا بنانے کے لئے خود ہی راضی کر لو گی۔ اب کرو اسے راضی“...... عمران نے کہا تو وہ سب بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑے۔

ختم شد

عمران سیریز میں ایک دلچسپ اور یادگار ایڈونچر

مکمل ناول

شوگران مشن

مصنف
مظہر کلیم ایم اے

شوگران = جس کی ایک ایجنسی کی ایک لیڈی ایجنٹ نے کافرستان میں ایک مشن خفیہ طور پر مکمل کیا۔ وہ مشن کیا تھا——؟

شوگران = جہاں روزی راسکل بھی موجود تھی۔

روزی راسکل = جس نے ایئر پورٹ پر ایک لڑکی کو گولی ماردی اور شوگران کے ایک ایجنٹ کو بم سے اُڑا دیا۔ کیوں ——؟

روزی راسکل = جسے شوگران کی ایک ٹاپ سینڈیکیٹ نے اغوا کرلیا۔ کیسے؟

روزی راسکل = جو ایک بلائنڈ ٹنل میں قید تھی اور اس نے بلائنڈ ٹنل سے اپنی مدد کے لئے ٹائیگر کو پیغام بھیج دیا۔

ٹائیگر = جو روزی راسکل کا پیغام پڑھ کر فوری طور پر شوگران جانے کے لئے تیار ہو گیا۔

عمران = جو اس تذبذب میں تھا کہ شوگرانی ایجنسی کی لیڈی ایجنٹ نے کافرستان میں کون سا مشن پورا کیا تھا۔

شاگل = جو اس بار عمران اور اس کے ساتھیوں کے خلاف بات کرنے کی بجائے ان کی حمایت کرتا رہا۔ ایک حیرت انگیز سچوئیشن۔

شائی لاگ = بلیک اسکارپین سینڈیکیٹ کا ایک طاقتور اور مارشل آرٹ کا ماہر

لڑاکا۔ جس کی ٹائیگر کے ساتھ دست بدست فائٹ ہوئی اور پھر ——؟

وہ لمحہ = جب عمران اپنے ساتھیوں کے ساتھ شوگران داخل ہونے کے لئے تابات کے جنگلوں میں پہنچ گیا جہاں ہوشو قبیلے کا راج تھا۔

وہ لمحہ = جب وحشیوں نے عمران اور اس کے ساتھیوں پر جادو کر کے انہیں قبیلے میں لا کر قید کر لیا۔

بلیک اسکارپین = شوگران کا ایک طاقتور سینڈیکیٹ جو روزی راسکل سے ایک ریڈ نوٹ حاصل کرنا چاہتا تھا۔

ریڈ نوٹ = کیا تھا اور اس پر کون سا راز چھپا ہوا تھا ——؟

روزی راسکل = جو بلیک سکارپین کی قید سے نکل بھاگی لیکن پھر گولیوں کا شکار بن گئی۔ کیا روزی راسکل ہلاک ہو گئی تھی۔ یا ——؟

عمران اور اس کے ساتھی ہوشو قبیلے کے چنگل سے کیسے نکلے۔ جہاں ان کا جادوگر سردار اور پراسرار قوتوں کا مالک لاما موجود تھا۔

شوگران مشن = جس میں عمران اور اس کے ساتھیوں کے مقابل جب شوگرانی ایجنسی ریڈ ڈریگن آئی تو ——؟

انتہائی حیرت انگیز واقعات، تیز رفتار ایکشن اور اعصاب شکن سسپنس سے بھرپور ایک ایسا ناول جو ہر لحاظ سے یادگار حیثیت کا حامل ہے —

ارسلان پبلی کیشنز اوقاف بلڈنگ پاک گیٹ ملتان
Mob
0333-6106573
0336-3644440
0336-3644441
Ph 061-4018666
E.Mail.Address arsalan.publications@gmail.com

عمران سیریز میں ایک یادگار اور تیز رفتار ایڈونچر

مکمل ناول

راک فیلڈ

مصنف
مظہر کلیم ایم اے

راک فیلڈ —— اسرائیلی ایجنسی کا ٹاپ ایٹ ایجنٹ۔ جو لیڈی ایجنٹ کے ہمراہ پاکیشیا ایک اہم مشن پر آیا تھا۔

راک فیلڈ —— جسے پاکیشیا میں ایک سیاح کی تلاش تھی۔ وہ سیاح کون تھا اور راک فیلڈ اسے کیوں تلاش کرتا پھر رہا تھا ——؟

راک فیلڈ —— جس نے ٹائیگر کو گولی ماردی اور پھر ——؟

مونا لیزا —— ایک سیاہ فام دبلی پتلی لڑکی جس سے عمران مرعوب ہو گیا تھا۔ کیوں

بلیک کرسٹان —— ایک ایسی نایاب دھات جو واقعی پاکیشیا کی قسمت بدل سکتی تھی۔

بلیک کرسٹان —— جو بار بار عمران کے ہاتھ لگتی تھی اور پھسل جاتی تھی۔

کیا —— عمران اور اس کے ساتھی بلیک کرسٹان حاصل کر سکے یا راک فیلڈ اور اس کی ساتھی ایجنٹ انہیں ڈاج دے کر بلیک کرسٹان لے کر نکل جانے میں کامیاب ہو گئے ——؟

تیز رفتار اور نان سٹاپ ایکشن پر لکھا گیا ایک حیرت انگیز ناول

ارسلان پبلی کیشنز اوقاف بلڈنگ پاک گیٹ ملتان
Mob
0333-6106573
0336-3644440
0336-3644441
Ph 061-4018666
E.Mail.Address arsalan.publications@gmail.com

عمران سیریز میں ایک دلچسپ، منفرد اور یادگار ناول

سپیشل نمبر

مکمل ناول

کالی دنیا

مصنف مظہر کلیم ایم اے

کالی دنیا = کالے جادو کی دنیا جس میں شیطان کی بڑی اور طاقتور قوتیں ملوث تھیں۔

کالی دنیا = پاکیشیا اور کافرستان کے طول وعرض میں پھیلے ہوئے لاکھوں کالے جادو کے ماہر جو عوام الناس کو کالے جادو کی مدد سے سیدھے راستے سے ہٹا دینے میں صدیوں سے مصروف ہیں۔

کالا جادو = گندگی، بدروحوں، بھوتوں اور شیطانوں پر مبنی ایسا جادو جسے سریع الاثر اور انتہائی طاقتور سمجھا جاتا ہے۔

کالا جادو = جس کا شکار مردوں کی نسبت عورتیں زیادہ ہوتی ہیں۔ کیوں۔؟

کالا جادو = جس کے خلاف عمران، صفدر اور کیپٹن شکیل نے مشترکہ جدوجہد کی۔ پھر——؟

وہ لمحہ = جب جولیا، صالحہ اور تنویر نے کالے جادو کے خلاف کام کرنے سے انکار کر دیا۔ کیوں؟ کیا وہ بھی کالے جادو کا شکار ہو گئے تھے۔ یا۔؟

کالو کاریگر = پاکیشیا میں کالے جادو کا سب سے بڑا عامل جس نے عمران اور اس کے ساتھیوں کو ایک شیطانی کنویں میں قید کر دیا۔ پھر کیا ہوا——؟

راج کالا = کافرستان میں کالے جادو کا سب سے بڑا عامل جو انسانوں کا خون پیتا تھا اور جو پوری قوت سے عمران اور اس کے ساتھیوں سے ٹکرا گیا۔ پھر کیا ہوا——؟

کلجگ = کالے جادو کی مرکزی مورتی جسے تباہ کرنے سے کالے جادو کا تار و پود بکھر جاتا لیکن عمران اور اس کے ساتھی اس تک پہنچ جانے کے باوجود کالے جادو کے خطرناک حربے کا شکار ہو گئے۔ کیوں اور کیسے۔ انجام کیا ہوا——؟

کالے جادو کی گندی اور خوفناک طاقتوں اور عمران اور اس کے ساتھیوں کے درمیان ایسی جنگ جو روشنی اور اندھیرے کی جنگ تھی۔
لیکن انجام کیا ہوا؟

سحر و فسوں میں لپٹی ایک ایسی جدوجہد جس کا ہر لمحہ یادگار ثابت ہوا

ناشران

خان برادرز گارڈن ٹاؤن ملتان

کتب منگوانے کا پتہ
ارسلان پبلی کیشنز
اوقاف بلڈنگ
پاک گیٹ
ملتان
Ph 061-4018666
Mob0333-6106573

عمران سیریز میں خیر وشر کی ازلی آویزش پر مبنی ایک منفرد کہانی

بلیک سکارب

سپیشل نمبر

مصنف مظہر کلیم ایم اے

بلیک سکارب ٭ قدیم ترین دور میں شیطان کا ایک بہت بڑا اور مؤثر حربہ۔ جسے خیر کے خلاف انتہائی مؤثر انداز میں استعمال کیا جاتا تھا۔ پھر ——؟

بلیک سکارب ٭ جسے لکڑی کی ایک صندوقچی میں روشنی کی عظیم شخصیت نے بند کر کے اس پر اپنی مقدس مہر لگا دی۔ اس طرح بلیک سکارب کو بے بس کر دیا گیا۔ پھر؟

بلیک سکارب ٭ جسے کنویں کی تہہ میں بند کر کے اور کنواں بند کر کے غائب کر دیا گیا اور بلیک سکارب صدیوں تک زمین کی تہوں میں دفن رہا۔

بلیک سکارب ٭ موجودہ دور کے چند شیطانی پیروکاروں نے بلیک سکارب کا سراغ لگا لیا اور پھر یہودیوں کے ساتھ مل کر اسے دوبارہ سامنے لانے کے لئے سرگرم کار ہو گئے۔

بلیک سکارب ٭ جس کے سامنے آنے کے بعد شیطان کی طاقت اس حد تک بڑھ جاتی کہ پوری دنیا کے مسلمانوں کا خاتمہ یہودیوں کے لئے ممکن ہو جاتا۔

امیر کازوق ٭ خیر کا ایسا نمائندہ جس نے بلیک سکارب کو کھلنے سے روکنے کے لئے پوری دنیا میں پاکیشیا کے عمران کا انتخاب کیا۔ پھر ——؟

عمران ٭ جسے بلیک سکارب کے خلاف کام کرنے پر آمادہ کرنے کے لئے باقاعدہ ڈرامہ کھیلا گیا۔ کیسا ڈرامہ ——؟

وہ لمحہ ٭ جب عمران اور اس کے ساتھی بلیک سکارب کے خلاف۔ میدان عمل میں آ گئے لیکن ان کی تمام کوششوں کے باوجود بلیک سکارب صندوقچی کو کنویں کی تہہ سے باہر نکال لیا گیا۔

بلیک سکارب صندوقچی ٭ جسے نہ کھولا جا سکتا تھا اور نہ جلایا جا سکتا تھا۔ کیوں؟

بلیک سکارب صندوقچی ٭ جسے شر کے نمائندے کھولنے اور عمران اور اس کے ساتھی کسی طرح ہمیشہ کے لئے تباہ کرنے کے درپے تھے۔ لیکن نہ شر کے نمائندے کامیاب ہو رہے تھے اور نہ ہی عمران اور اس کے ساتھی۔

پھر کیا ہوا۔ انتہائی حیرت انگیز انجام۔

بلیک سکارب صندوقچی کا انجام کیا ہوا۔ کیسے ہوا۔ وہ لمحہ جب عمران اور اس کے ساتھی بے بس اور حیرت سے آنکھیں پھاڑے رہ گئے۔

مصر کی پراسرار سرزمین پر کھیلے جانے والا ایک ایسا کھیل جو اسرار تحیر کے دھندلکوں میں دل کی دھڑکنوں کو روک دینے اور ذہن کو منجمد کر دینے کی پراسرار طاقت رکھتا تھا

ناشران

خان برادرز گارڈن ٹاؤن ملتان

کتب منگوانے کا پتہ

ارسلان پبلی کیشنز اوقاف بلڈنگ پاک گیٹ ملتان

Ph 061-4018666

Mob0333-6106573

عمران اور کرنل فریدی کا انتہائی دلچسپ مشترکہ کارنامہ

ہاف فیس

سپریم نمبر

ہاف فیس ٭ دنیا بھر کے مسلمانوں کے خلاف ہونے والی ایک بھیانک اور لرزہ خیز سازش۔

ہاف فیس ٭ ایک ایسی سازش جس کے تحت پوری دنیا کے مسلمان موت کے گھاٹ اتار دیئے جاتے۔

ریڈ کوبرا ٭ ایکریمیا اور اسرائیل کی ایک ایسی ایجنسی جس کا چیف بھی تھا اور گرانڈ ماسٹر بھی۔

ریڈ کوبرا ٭ ایک ایسی ایجنسی جو انتہائی خفیہ انداز میں پاکیشیا اور کافرستان کے مسلمانوں کو ایک ساتھ ہلاک کرنے کے بھیانک منصوبے پر کام کر رہی تھی۔

ریڈ کوبرا ٭ جس کا چیف کرنل براؤن تھا لیکن گرانڈ ماسٹر کون تھا اس بات سے سب لاعلم تھے۔ کیوں ——؟

سیٹھ عاصم ٭ قاسم کا باپ جس کے گھر میں ایک خونی کھیل کھیلا گیا تھا۔ وہ خونی کھیل کیا تھا ——؟

قاسم ٭ جو اپنی کار میں ایک لاش لئے گھوم رہا تھا۔ وہ کس کی لاش تھی ——؟

کیپٹن شکیل ٭ جس کے فلیٹ پر یاجوج آیا تھا۔ یاجوج کون تھا۔ کیا وہ کوئی فرشتہ تھا۔ یا ——؟

قاسم ٭ جس کی کار سے ملنے والی لاش ماجوج کی تھی۔

کرنل فریدی ٭ جسے یاجوج کی تلاش تھی اور عمران ماجوج کو تلاش کرتا پھر رہا تھا۔ کیوں ——؟

عمران ٭ جسے آدھے چہرے والی ایک تصویر ملی تھی۔ وہ تصویر کس کی تھی۔؟

کرنل فریدی ٭ جس کے پاس بھی ایک تصویر تھی لیکن وہ بھی آدھے چہرے کی تھی۔

وہ لمحہ ٭ جب کرنل فریدی ایک سازش کا احوال بتانے عمران کے پاس پاکیشیا پہنچ گیا۔

وہ لمحہ ٭ جب عمران نے بھی کرنل فریدی کو ایک سازش کا حال بتایا اور دونوں بڑے سر جوڑ کر ایک ساتھ بیٹھ گئے۔

کرنل براؤن ٭ جس نے عمران اور کرنل فریدی کو ہلاک کرنے کے لئے دو جزائر پر موت کے بھیانک جال پھیلا دیئے تھے۔

کرنل براؤن ٭ جس نے عمران اور کرنل فریدی کو ان جزائر تک لانے کے لئے ایک گیم کھیلی تھی۔ وہ گیم کیا تھی ——؟

کیا ٭ عمران اور کرنل فریدی، کرنل براؤن کی گیم سمجھ سکے۔ یا ——؟

وہ لمحہ ٭ جب عمران اپنے چند ساتھیوں کو لے کر جزیرہ ہوان کی طرف روانہ ہو گیا اور کرنل فریدی اپنے ساتھیوں کے ساتھ جزیرہ کرانڈ کی طرف چل پڑا۔

جزیرہ ہوان ٭ جہاں ریڈ کوبرا کی ٹاپ لیڈی ایجنٹ عمران اور ان کے ساتھیوں کے لئے موت کا سامان سجائے بیٹھی تھی۔

جزیرہ کرانڈ ❋ جہاں ریڈ کوبرا کا ٹاپ ایجنٹ کرنل فریدی اور ان کے ساتھیوں کے لئے موت کا سامان سجائے بیٹھا تھا۔

موت کے جزائر ❋ جہاں عمران اور اس کے ساتھیوں اور کرنل فریدی اور اس کے ساتھیوں کے لئے قدم قدم پر موت نے پنجے پھیلائے ہوئے تھے۔

کیا ❋ عمران اور کرنل فریدی موت کے پھیلے ہوئے ان پنجوں سے خود کو اور اپنے ساتھیوں کو بچا سکے۔

سمندر کے گہرے پانیوں میں ہونے والی خوفناک جنگ

جزیرہ ہوان اور جزیرہ کرانڈ پر لڑائی کا نہ رکنے والا سلسلہ شروع ہو گیا اور ہر طرف موت کے سیاہ بادل چھاتے چلے گئے۔

موت کے بادل کس پر چھائے تھے۔ پاکیشیا اور کافرستان کے مسلمان ایک ساتھ اور ایک ہی وقت میں کیسے ہلاک ہو سکتے تھے۔ دنیا بھر کے مسلمانوں کے خلاف ہونے والی سب سے بڑی اور انوکھی سازش جس کا احوال پڑھ کر آپ انگشت بدنداں رہ جائیں گے۔

کرنل فریدی اور عمران کے متوالوں کے لئے ایک ناقابل یقین اور انتہائی حیرت انگیز ناول جو آج تک صفحۂ قرطاس پر نہ ابھرا ہوگا۔

ارسلان پبلی کیشنز اوقاف بلڈنگ پاک گیٹ ملتان

Mob
0333-6106573
0336-3644440
0336-3644441
Ph 061-4018666

E.Mail.Address arsalan.publications@gmail.com

عمران سیریز میں خالص جاسوسی انداز میں لکھی گئی ون سائیڈ سٹوری نمبر 1

مکمل ناول

مجرم کون؟

مصنف
ظہیر احمد

سر قاسم جلال — جو پاکیشیا کے سیکرٹری داخلہ تھے۔ انہیں ایک ٹارگٹ کلر نے فون کیا تھا کہ وہ انہیں اگلے چوبیس گھنٹوں میں ہلاک کر دے گا۔ کیوں

عمران — جو اس کیس میں خصوصی طور پر دلچسپی لینے پر مجبور تھا۔ کیوں —؟

عمران — جس کے ساتھ اس کے چار ساتھی اور سر سلطان کے ساتھ سوپر فیاض اور اس کی پوری ٹیم سر قاسم جلال کی حفاظت پر مامور تھی لیکن اس کے باوجود سر قاسم جلال کو ہلاک کر دیا گیا۔ کیسے —؟

وہ لمحہ — جب عمران اور اس کے ساتھی خالص جاسوسوں کے انداز میں قاتل کی تلاش کے لئے سرگرداں ہو گئے لیکن —؟

زندہ لاش — جسے جوزف آگ میں جلا رہا تھا۔

وہ لمحہ — جب جولیا نے اپنے ساتھیوں کے ساتھ رانا ہاؤس پر حملہ کر دیا۔؟

سر قاسم جلال کا قاتل کون تھا اور ون سائیڈ سٹوری کیا تھی؟

جاسوسی دنیا کا ایک منفرد اور انوکھا ناول جسے آپ مدتوں فراموش نہ کر سکیں گے۔

ارسلان پبلی کیشنز اوقاف بلڈنگ پاک گیٹ ملتان

Mob
0333-6106573
0336-3644440
0336-3644441
Ph 061-4018666

E.Mail.Address arsalan.publications@gmail.com

عمران سیریز کی دنیا میں ایک تہلکہ مچا دینے والا ناول

مصنف

ظہیر احمد

ایکسٹو کا راز

ایک ایسا ناول

جس میں جولیا سمیت پاکیشیا سیکرٹ سروس کے تمام ممبران کے سامنے عمران کے ایکسٹو ہونے کا راز کھلتا ہے۔

ایک ایسا ناول

جس میں عمران کو آخر کار سب کے سامنے اپنے ایکسٹو ہونے کا اعتراف کرنا پڑتا ہے۔

ایک ایسا ناول

جس میں عمران کو بطور ایکسٹو، ایکسٹو کا راز کھلنے پر سیکرٹ سروس کو موت کی سزا دینے کا فیصلہ کرنا پڑتا ہے۔

کیا عمران بطور ایکسٹو سیکرٹ سروس کو ہلاک کر دیتا ہے۔

انتہائی تیز رفتار ایکشن اور سسپنس سے بھرپور منفرد انداز کا ناول

بہت جلد آپ کے ہاتھوں میں ہوگا

ارسلان پبلی کیشنز اوقاف بلڈنگ پاک گیٹ ملتان

Mob
0333-6106573
0336-3644440
0336-3644441
Ph 061-4018666

E.Mail.Address arsalan.publications@gmail.com

عمران سیریز میں بلیک تھنڈر کے سلسلے کا ایک یادگار ناول

خاص نمبر

مکمل ناول

ٹاپ مشن

مصنف

مظہر کلیم ایم اے

سلاجیم ہزاروں سال پہلے کرۂ ارض پر پائی جانے والی ایسی مخلوق جس کا سر بیل کا اور جسم انسانوں کا تھا۔

سلاجیم ایسی مخلوق جس نے اُس دور میں عام انسانوں کو انتہائی بے دردی سے تہ تیغ کر دیا تھا۔

سلاجیم ایسی مخلوق جس میں طاقت کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی تھی اور جو ناقابل تسخیر اور ناقابل شکست تھی۔

جو انسانوں کی بجائے طوفان نوح کی وجہ سے مکمل طور پر فنا ہوگئی تھی۔

بلیک تھنڈر ایسی بین الاقوامی خفیہ تنظیم جس کے سائنسدان سلاجیم مخلوق کے ہزاروں

سال پرانے ملنے والے ڈھانچے کے ڈی این اے سے کلوننگ کے ذریعے دوبارہ اس مخلوق کو وجود میں لے آنے میں کامیاب ہو گئے۔ کیوں اور کیسے ——؟

بلیک تھنڈر جو سلاجیم مخلوق کو پوری دنیا کے انسانوں کے خلاف استعمال کرنا چاہتی تھی۔ پھر ——؟

سلاجیم جس کے خاتمے کے لئے دنیا کی تمام سپر پاورز نے پاکیشیا سیکرٹ سروس کو حرکت میں لانے کی درخواست کی۔

سلاجیم جس کے خاتمے کے لئے عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس جیسے ہی حرکت میں آئے عمران اور اس کے ساتھی موت کے پنجوں میں پھنستے چلے گئے۔ کیسے؟

وہ لمحہ جب
عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس مکمل طور پر بے بس کر دیئے گئے۔ پھر؟

انتہائی دلچسپ، حیرت انگیز، تیز رفتار اور
انتہائی خوفناک ایکشن سے بھرپور ایک یادگار ناول

کتب منگوانے کا پتہ
ارسلان پبلی کیشنز اوقاف بلڈنگ پاک گیٹ ملتان
Mob
0333-6106573
0336-3644440
0336-3644441
Ph 061-4018666
E.Mail.Address arsalan.publications@gmail.com